Muhammad Siddiq Hasan, nawab of Bhopal

فتح الباب لعقائد

Fath al-bab

أولي الألباب

طبع بمطبع مفيد عام الواقع

في بلدة آگره في

سنة ١٣٠٢ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و الصلوۃ و السلام علی اول انبیائہ و خاتم رسلہ سیدنا المصطفی محمد و علی الہ و صحبہ صلوۃ و سلاما لا تقفان عند حد ؛

مقدمہ

مخفی نرہے کہ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کے تین رکن ہین ایک ایمان دوسرا اسلام تیسرا احسان تو جتنی کتابین عربی فارسی اُردو بیان عقائد مین آجتک لکھی گئی ہین وہ سب شرح ہین ایمان کی جتنی کتابین بیان احکام عبادات و معاملات مین تالیف ہوئی ہین وہ سب شرح ہین اسلام کی جتنی کتابین بیان سلوک و تصوف مین تصنیف ہوئی ہین وہ سب شرح ہین احسان کی ان تینون قسم کی کتابین اس امت مرحومہ مین صدر اسلام سے لیکر آجتک بے گنتی تالیف ہوچکی ہین انمین جو کتابین علمار کاملین محدثین محسنین کی بنائی ہوئی ہین وہ تو

بہت ٹہیک و چوکس ہین گو بعض مطالب رطب و یابس سے خالی نہون اسلیے کہ حصر علم کا کسی فرد بشر
مین نہین ہے نہ سوا ے انبیا رو رسل کے کوئی شخص کتنا ہی بڑا عالم کیون نہو معصوم ہو سکتا ہے
و فوق کل ذی علم علیم محقق و غیر محقق ہین فقط اتنا ہی فرق ہوتا ہے کہ محقق سے بہول چوک
بہت کم ہوتی ہے غیر محقق سے خطا زیادہ ہوتی ہے دنیا مین وہ کون عالم ہے جس سے کوئی خطا
نہین ہوئی وہ کون مؤلف ہے جسکو وہم و سہو نہین ہوا سو جسکے حسنات و صالحات زیادہ سیئات
و زلات کم ہین وہ آدمی عالم کامل ہے جسکے سیئات و خطیات زیادہ حسنات و صالحات کم ہین وہ
شخص عالم ناقص ہے زیادہ خطا او نہین لوگون سے ہوتی ہے جنکو علم کتاب و سنت کا بالکل نہین
ہے یا کم ہے جیسے مقلدین مذاہب مجتہدین رائے و قیاس مجتہدین بدعات رہے وہ لوگ جنکو قرآن
و حدیث مین مہارت کامل حاصل ہے سو اونسے یا تو غالباً خطا ہوتی ہی نہین ہے یا ہوتی ہے تو
اتفاقاً ہوتی ہے نہ دائما پس جن علمار کو ایسا اتفاق ہوا ہے اونکے خطا و وہم کو دوسرے علماے
صادقین نے دور کر دیا ہے بخلاف زمرۂ اہل تقلید کے کہ انہین جو لوگ بعد صدر اول کے آئے
اونہون نے ایک نیا ڈہونگ نئی رائے و قیاس کا بنایا کتاب مجید حدیث شریف کو طاق نسیان
مین رکہنکر بہول گئے کتاب و سنت سے کچہہ واسطہ کام نرکہا ع ہم طرز جنون اور ہی ایجاد
کرینگے اسیلیے جسقدر تہافت و تناقض ان کتب رائے و قیاس مین پایا جاتا ہے اوتنا کسی دوسرے
علم مین موجود نہین ہے اس علم فقہ اصطلاحی کے بعد پہر جو اختلاف کتب علم عقائد فن کلام مین
ہوا ہے وہ تو کسی دوسرے فن مین معلوم ہی نہین ہوتا آخر یہہ بہتر فرقے گمراہ اس امت مرحومہ مین
کہان سے آئے اسیطرح سے تو نکلے ہین کہ امت اسلام عقائد مین مختلف ہو گئی فروع مین متناقض
ٹہیری جس شخص کی سمجہہ مین جو عقیدہ و عمل آیا اوس نے اوسیکو اختیار کیا کسی نے کسی عالم کو اپنا
مقتدا بنایا کسی نے کسی امام کو اپنا پیشوا ٹہیرایا پہر اوس نے دوسرے عالم و امام سے کچہہ واسطہ نرکہا
الگ الگ امام جدا جدا مقتدی بنگئے دین حق مین ایک خلل عظیم پڑ گیا لکن جو کہ اللہ پاک کو باقی
رکہنا اس ملت حقہ کا قیامت تک منظور نظر تہا اسلیے ایک گروہ کو ان تہتر فرقون مین سے

اہل علم و فضل سوا ونکے لیے کتب فقہ حدیث عربی زبان جو غالباً ہر جگہہ آجکل میسر آسکتی ہین
وافی ہین باقی رہے عقائد سُنیۃ سَنِیۃ سو ہرچند انتقاد رجیح بغیۃ الرائد وغیرہا مین لکہے گئے
ہین مگر عربی فارسی زبان ہونے کے سبب سے عوام الناس اونکے مسائل واحکام پر بخوبی قدرت
نہین پاتے اسلیئے اس رسالہ مختصر مین بیان عقائد اسلام کا کیا جاتا ہے ہر مسئلہ کو دلیل مسئلہ
سے ربط وضبط دیا جاتا ہے بیان دلائل مین بہی اختصار منظور رہے ورنہ ہر عقیدہ کے لیئے
دس دس بیس بیس دلیلین مذکور ہو سکتی ہین اس رسالہ کو چند فائدون پر مشتمل کیا ہے ہر فائدے
کو علحدہ لکہا ہے تاکہ خلط مبحث نہو ہر عقیدہ ہر شخص کو جدا گانہ معلوم رہے جس عقیدہ مین
کہین اتفاقاً اختلاف اہل علم کا ہوا ہے وہان قول قوی کو بہی بیان کر دیا ہے قوی وہی قول
ہوتا ہے جو موافق ظاہر نص وصریح سنت کے ہوتا ہے گو قول مخالف بہی کسی دلیل ضعیف یا اضعف
سے ماخوذ کیون نہو کیونکہ بعض عقائد واعمال مین ادلہ مختلف الظاہر بہی آئے ہین ہر قوم طرف
اوسی دلیل کے گئی ہے جو اوسکو پہونچی تہی دوسری دلیل اوسکو نہ پہونچی تہی یا پہونچی تہی مگر کسی وجہ سے
نزدیک اوسکے لایق عمل کے نہ ٹہیری تہی یا ایک کا ناسخ دوسرے کا منسوخ ہونا معلوم نہوا تہا
یا دلیل دیگر سے بوجہ تقلید کسی امام یا شیخ یا اوستاد یا پیر کے باز رہنا پڑا تہا جاہلونکی عادت
ہوتی ہے کہ جسکے معتقد ہو جاتے ہین اوسکی بات کو وحی آسمانی سمجہکر ہرگز اوسکی مخالفت روا نہین
رکہتے گو وہ پیر یا امام اونکا کم علم یا جاہل ہی کیون نہو اور دوسرا شخص جو خلاف اوسکے کہتا ہے
بڑے سے بڑا عالم ہو ہان جس مسلمان کو خدا نے عقل سلیم طبع مستقیم بخشی ہے وہ اس بات کو بخوبی
سمجہ سکتا ہے کہ جو اعتبار دین مین اوس عالم کا ہو سکتا ہے جسکو سارے قرآن شریف کی تفسیر
پیش نظر ہے صحاح ستہ کے سوا اور بہی بہت کتب سنت اوسکے مطالعہ مین آچکے ہین علم اصول
وعلم لغت وعلم ادب وغیرہ سے بخوبی آگاہ ہے بہلا وہ اعتبار اوس مولوی ملا مشائخ کی بات
کا کب ہو سکتا ہے جسکا علم کبہی کتب رائے وقیاس سے متجاوز ہو کر عادم کتاب وسنت تک
نہین پہونچا ہے اگر اتفاقاً اوسنے کوئی کتاب علم حدیث کی کسی سے پڑہی بہی ہے تو اوسکا مطلب

نہین سمجہا ہے یا تبرکاً سند کتب حدیث کسی شخص دور و نزدیک سے بلا قرارت و سماعت کے فریب
دہی عوام کے لئے لے رکہی ہو کہ یہہ کچہ علم نہین ہے بلکہ جہل ہے ابن عبد البر وغیرہ علماء مجتہدین نے
زمرۂ مقلدین کو جماعت علماء سے خارج رکہا ہے گو وقایہ ہدایہ در مختار منہاج مختصر خلیل وغیرہ
کتب اوسکی پشت پر لدی ہوئی ہون یا ٹوٹی پہوٹی عربی مطابق محاورہ عجم یا مقاولہ ہند کے
لکہتا پڑہتا ہو یا دو چار رسالے بڑے فقرا ے مین بگردآوری بعض اقوال مقلدۂ مذہب
جمع کر لئے ہون یہگڑہ لڑنے مین تبرا کرنے مین گالی گلوج بکنے مین بیہودہ سرائی ژاژخائی شوخ چشم
سری بے حیائی مین دستگاہ کامل رکہتا ہو مناظرہ مین اوسکو عادت مجادلہ مکابرہ مخاصمہ شتم
کی ہو یہہ بات اسلئے لکہی گئی ہے کہ آجکل کے اکثر مدعی علم و اہل بدعت اسیطرح کا برتاؤ اہل حق
سے کیا کرتے ہین غیبت کرنا انکی عبادت ہے بے تہذیبی انکی عادت ہے انہون نے اپنے اوپر گویا
یہہ بات فرض واجب کر لی ہے کہ جو کتاب یا رسالہ کسی کا مطابق کتاب و سنت کے پاوینگے اوسکا
رد لکہین گے اسمین خواہ ایمان رہے یا جاوے آخر مسلمان تو کہلاتے ہی رہین گے سچ ہے نیچر کیا
آپ کو مسلمان نہین کہتے جانتے ہین یا روافض خوارج نواصب کیا اپنے لئے لفظ اسلام کا انکار
کرتے ہین بہتر فرقون مین وہ کونسا فرقہ ہے جو آپکو مسلمان نہین جانتا ہے سب ہی تو مسلمان
کہتے کہلاتے ہین گو اونمین بعض سکنۂ سرحد کفر کے ہون یا اکثر باشندے ملک بدعت کے سو فقط
اس نام سے کچہ کام نہین چلتا ہے جب تک کہ کام اسلام کا نہ کیا جاوے مطابق اسلام کے عقیدہ
صحیح نہو فلا و ربك لا یؤمنون حتیٰ یحکموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم
حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیما اس آیت شریف مین خداوند عالم نے قسم کہا کر فرمایا ہے کہ جو
لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو حکم نہین ٹہیراتے ہین آپ کے حکم سے دلمین تنگ ہوتے
ہین وہ ایماندار نہین ہین قسم کہانے کا مطلب یہی تاکید نفی ایمان ہے ایمان کا درست نہ ہونا
جب ہی سمجہا جاتا ہے کہ عقائد درست نہون درستی عقیدہ کی بے اسکے نہین ہوسکتی ہے کہ جو
صفات الٰہی قرآن شریف یا حدیث رسالت پناہی مین آئے ہین جو اوصاف نبوی سنت مطہرہ

کہ آپکو سُنّی کہے محمدی سمجھے نہ حنفی ماتریدی بنے نہ شافعی اشعری بلکہ محمدی خالص احمدی صرف
سُنّی سانج محدث بحت ٹہرے وما توفیقی الا باللہ ٥

ماتریدی و اشعری ہمہ خوب	لیک طور سلف بود مرغوب
چیست دانی عقائد ایشان	انتخاب فوائد ایشان
پاے بر پاے مصطفےٰ رفتن	بسر خویش نے ز پا رفتن
محو در اتباع او بودن	جادۂ اقتفاش پیمودن
عقل خود را عقیل دانستن	شرع او را کفیل دانستن
پشت پا بر زدن بفہم جمیل	بر قیاسات واین ہمہ تاویل
چشم پوشیدن از کلام امام	بلکہ از گفتگوے اہل کلام
از کتاب وحدیث خواندن درس	ماندن از طعن ہر خسی بے ترس
خوض کردن بمعنیٔ آیات	راہ بردن بنور ذات وصفات
آنچہ ظاہر شود ازین دو بیان	بر ضمیر ہمہ لغت فہمان
بر وفاقش عقیدہ آوردن	پشت طاقت خمیدہ آوردن
درِ تاویل این و آن بستن	از جواب سوال حق رستن

تنبیہ علم عقائد کو علماء اسلام نے اشرف علوم لکھا ہے افضل فنون بتایا ہے اسلئے کہ
معلومات اس علم کی عقائد سُنیّہ ہین انجام اس علم کا سعادت دارین کا پانا ہے دلیلین اس
علم کی قطعی حجتین ہین براہین سمعیہ آیات قرآنیہ الفاظ حدیثیہ اسکے موید ہین اس علم مین قدیمًا
وحدیثًا بہت سی کتب ورسائل بڑے چہوٹے بن چکے ہین غالب مصنف اونکے یہی مقلدین
مذاہب اربعہ ہین انہون نے بیان عقائد کا مطابق اپنے اپنے اعتقاد ماتریدی یا اشعری
کے لکھا ہے اور عقلی کو اثبات ونفی عقیدہ مین زیادہ تر برتا ہے جہان کہین کوئی استدلال
کسی خبر واثر سے اگر اتفاقًا کیا ہے تو وہان پوری جانچ صحت وضعف روایت کے نہین کی ہے

اگر کوئی آیت شریف لکہی ہے تو کسی جگہہ خلاف جمہور مفسرین سلف کے بہی استنباط کر لیا ہے اسلئے
یہہ کتب انکی علم کلام کہلاتی ہین کیونکہ ہر اپنے مخالف عقیدہ کے ساتہہ انہون نے کلام کیا ہے
کلام کو نہایت درجہ کا طول وعرض دیا ہے شرح مقاصد و مواقف کو دیکہو کتنی بڑی کتاب ہے
عقائد نسفی اور اوسکے حواشی کو دیکہو کیا کچہہ اطناب ہے اگرچہ مسائل ان کتابون کے بالکل خلاف
سنت و کتاب کے نہین ہین لکن طرز علمار کلام سے بے شبہہ بہرے ہوئے ہین اسلیے علمار سنت
ابر اعتماد کرنا پسند نہین کرتے ہین عمدہ کتابین اس فن کی مطابق کتاب عزیز و سنت مطہرہ کے
وہ ہین جنکو علمار محدثین نے آیات بینات احادیث صحیحہ سے چنکر لکہا ہے جیسے تالیفات
شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے یا مصنفات حافظ ابن القیم کے یا عقیدہ صابونی یا عقائد سفارینی وغیرہا
کہ ان کتب و رسائل مین بیان عقائد کا مطابق قرآن و حدیث کے بلا آلودگی رائے و قیاس کے
لکہا گیا ہے ردّ انواع شرک اقسام بدعت بہی بخوبی کام مین آیا ہے توحید و اتباع سنت کو خوب ہی
سمجہا دیا ہے کفر و الحاد کو علحدہ بتا دیا ہے خصوصاً بیان مسئلہ توحید و صفات آلہی مین رسائل
مستقل لکہے گئے ہین ہر عقیدہ کی تحقیق مین بال کی کہال نکالی ہے پانی کو دودہ سے جدا کر دیا ہے
نور کو نار سے علحدہ کرکے امتیاز بخشدیا ہے آب و پیشاب کا فرق بتا دیا ہے حق و باطل کا تفرقہ
بخوبی سمجہا دیا ہے یہہ انکا ہم پر وہ احسان ہے جسکا شکر ہر انسان پر فرض ہے انکار اس احسان کا
کفران نعمت ہے غرضکہ اس رسالے مین ہمکو بیان کرنا لکہنا عقائد سلف صلحار کا منظور ہے سلف
کہتے ہین صحابہ و تابعین و تبع تابعین کو پہر انکے بعد جو اور اہل علم و دین آئے وہ خلف کہلاتے ہین
سو جس شخص کو یہہ بات پسند ہو کہ وہ سلف کی پیروی کرے ہمراہ اونکے دار آخرت مین رہے کیونکہ
ہر تابع دنیا کا ہمراہ اپنے متبوع کے آخرت مین ہوگا یوم ندعو کل اناس بامامہم اور وہ یہہ ندعو
چاہے کہ مین انکی راہ پر چلون اسلئے کہ جو وعدہ اوسکے متبوع نے کیا ہے خیر ہو یا شر یہہ سالک
اوسی مسلک کا ہے تو چاہیے کہ وہ شخص اپنا عقیدہ مطابق اونکے عقائد حقہ کے درست کرلے
ورنہ یہہ اونکے ساتہہ دن قیامت کے نہوگا بلکہ جسکا ہم عقیدہ تہا اوسیکے ہمراہ ہوگا بہتر فرقے

لقب خاصہ اہل سنت کا لقب عامہ رکہا ہے یا مراد استغراق سے وہی سارے اصحاب قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر ہین کہ یہ سبکے سب صراط مستقیم پر قائم دائم تہے انکے بعد جو زمانہ آیا وہ شیوع کذب و فساد کا تہا اوس وقت کے سارے مومنین صلحا مسلمین نہ تہے کہ وہ مراد ہوسکین پہر قیامت تک کے مومنین تو کسیطرح پر بہی مقصود نہین ہوسکتے ہین کیونکہ ہر صدی مین غربت اسلام کی بڑہتی جاتی ہے **وقال تعالیٰ** یا ایہا الذین امنوا لا تتخذوا الیہود والنصاریٰ اولیاء بعضہم اولیاء بعض ومن یتولہم منکم فانہ منہم معلوم ہوا کہ جو شخص جس کسی شخص کا دوست ہوتا ہے اوسکا حکم اور اوسکے دوست کا حکم یکسان ہے خواہ کسی اہل کتاب کا دوست ہو یا کسی مجوس ہنود کا آشنا یا کسی فاسق فاجر مشرک مبتدع کا یار **وقال تعالیٰ** فاتبعوا امر فرعون وما امر فرعون برشید یقدم قومہ یوم القیامۃ فاوردہم النار بئس الورد المورود معلوم ہوا کہ یہ تابع آخرت مین ہمراہ اپنے متبوع کے داخل نار ہونگے جسطرح کہ دنیا مین اونکے تابع تہے لفظ اتباع کا اسجگہہ موقع شر مین استعمال ہوا ہے یہ کچہہ مخالف استعمال کے موضع خیر مین نہین ہے یہ ویسی بات ہے جیسے کہ لفظ بشارت کا وعد اور وعید دونون مین بولا جاتا ہے فبشرہم بعذاب الیم اسیلئے کبہی ہمراہ اس لفظ کے قید احسان کی زیادہ کردیجاتی ہے تاکہ محل شر سے الگ ہوجاوے جس جگہہ یہ قید نہین آئی ہے وہان کوئی اور قرینہ سباق سیاق کا اس فرق پر دلالت کرتا ہے یعنی کہ مراد اتباع سے اوسجگہہ کونسا اتباع ہے خیر یا شر حدیث مین آیا ہے اللہ تعالیٰ ہر قوم کے لیے اونکے معبود کی صورت ظاہر کریگا جسکو وہ دنیا مین پوجتے تہے پتہر درخت سورج چاند وغیرہ ذلک پہر فرماویگا کیا یہ میرا عدل نہین ہے کہ مین ہر انسان کو وہی دون جسکو وہ دنیا مین چاہتا تہا پہر کہیگا کہ ہر امت ہمراہ اپنے معبود دنیاوی کے جاوے یہ ہمراہ اوسی معبود کے چل کہڑے ہونگے وہ معبود انکو لیجاکر آتش دوزخ مین پہونچاویگا ابن قدامہ مقدسی نے کتاب ذم التاویل مین لکہا ہے فکذلک کل من اتبع اماما فی الدنیا ف

سنة او بدعة او خیرا و شرا کان معہ فی الآخرۃ اسکے بعد یہہ کہا ہے کہ جسکو آخرت
مین ہمراہ سلف کے ہونا محبوب ہوا ور یہہ چاہے کہ جو وعدہ خدا کا اونکے ساتھہ ہو چکا ہے
جنات و رضوان کا وہی وعدہ اسکے ساتھہ بہی پورا کیا جاوے تو اسکو چاہیے کہ اتباع اون کا
اچھی طرح کرے اگر اونکی راہ کو چھوڑ کر پگڈنڈی راہ پر چلیگا تو پہر عموم آیہ ومن یشاقق
الرسول الخ مین داخل ہوگا انتہٰی اس بیان سے بہی یہہ بات معلوم ہوئی کہ مراد مومنین
سے آیت مذکور مین یہی سلف صالحین ہین نہ اور کوئی وللہ الحمد **ف** اہل حق نے کہا ہے کہ
حقائق اشیاء کے ثابت ہین علم ان حقائق کا متحقق ہے ہان سوفسطائیہ حقائق اشیاء کا
انکار کرتے ہین سارے حقائق کو اوہام و خیالات باطلہ تابع اعتقادات جانتے ہین یہہ بات
انکی خلاف عقل و نقل شرع ہے اسباب علم کے واسطے خلق کی تین چیزین ہین ایک حواس
سلیمہ دوسرے خبر صادق تیسرے عقل حواس پانچ ہین ایک سننا دوسرے دیکھنا تیسرے سونگھنا
چوتھے چکھنا پانچوین چھونا ہر حاسہ ان حواس سے جس کام کے لئے بنایا گیا ہے اوسکو معلوم
کر لیتا ہے مثلاً کان آواز سنتا ہے آنکھہ صورت شکل دیکھتی ہے ناک خوشبو بدبو باقی ہے چکھنے
سے مزا دریافت ہوتا ہے چھونے سے نرمی سختی معلوم ہوتی ہے ایک حاسہ کا کام
دوسرے حاسہ سے نہین ہو سکتا اگرچہ نفس الامر مین جائز ہے خبر صادق دو طرح پر ہوتی
ہے ایک خبر متواتر جو ایسی قوم کی زبان سے ثابت ہوئی ہے جنکا اتفاق جھوٹی بات پر عقل
روا نہین رکھتی ہے اسطرح کی خبر سے علم ضروری کا حاصل ہونا واجب آتا ہے جسطرح کہ
شاہان گذشتہ و بلاد دور دست کا حال معلوم ہے دوسری خبر رسول مؤید بمعجزہ اس
خبر سے علم استدلالی حاصل ہوتا ہے یہہ علم مشابہ اوس اگلے علم ضروری کے ہے حصول یقین
و ثبوت مین کسی مشکک کی تشکیک سے زائل نہین ہو سکتا یہہ علم بمعنی اعتقاد مطابق جازم
ثابت ہے اگر ایسا نہو تو پہر یہہ علم نہوا جہل یا گمان یا تقلید ہوا تیسری عقل سو اس سے بہی علم آتا
ہے عقل ایک ایسا جوہر ہے کہ جب آلات اوسکے سلامت ہوتے ہین تو علم ضروری اوس سے

ایک نئی تاویل سمجھی نئے معنی گڑہے نیا مطلب بتایا انکو کہا مقصود سکہایا پہر کیا وجہ ہے کہ ایک شخص کی
تاویل تو قبول سمجہا دے دوسرے کی تاویل نامقبول ٹہیرے آخر وہ دوسرا بہی تو عالم ہے کچہ جاہل نہین ہے سو
جب تاویل مین یہہ آفت ثابت ہے تو اس سے بہتر یہی ہے کہ ظاہر لفظ پر ایمان لاوے علم اوسکا خدا کو
سونپے اسیکا قائل رہے کہ لا یعلم تاویله الا الله اللہ تعالے نے راسخین فی العلم سے نقل کیا ہے کہ وہ یون
کہتے ہین امنا به کل من عند ربنا سو ہر مومن متقی کو یہی چاہئے کہ جب کسی صفت آلہی کا ذکر اوسکے
روبرو آوے تو وہ بہی یہی کلمہ کہے جو راسخین فی العلم کہتے ہین خدا نے انکو عقلمند فرمایا ہے کہ وما
یذکر الا اولو الالباب معلوم ہوا کہ تاویل کرنے والے نہ علم مین رسوخ رکہتے ہین نہ کسیطرح کا عقل
وشعور نرے جاہل مزدور ہین علاوہ اسکے جب خود خدا نے کہدیا ہے کہ سوا خدا کے کوئی تاویل اوسکی نہین
جانتا ہے تو پہر تاویل کرنا اگر بیوقوفی نہین ہے تو پہر کیا ہے کیا جو بات ان صاحبونکو معلوم ہے وہ خدا
کو معلوم نہین تہی یہہ خدا کو سکہاتے پڑہاتے ہین ع تعلیم خدائی بخدا نتوان کرد ٭ بہلا وہ قادر جسکا
کلام پاک معجز ٹہیر چکا ہے انکے خیال مین اوسکو تو یہہ قدرت حاصل نہو گی کہ وہ بیان اپنی صفات کا
ایسی عبارت مین کرتا جسمین کوئی خلل تشبیہہ تجسیم کا لازم نہ آتا مگر انکے اسلاف کو ایسی طاقت حاصل ہو گئی
ہے کہ اونہون نے بیان صفات کا الفاظ تنزیہ وتطہیر مین شرح وبسط سے کردیا لا حول ولا قوة الا
بالله یہہ بہی کوئی مسلمانی ہے کہ خدا تو عاجز ٹہیرا اوسکی مخلوق قادر ٹہیری خدا نے وہ لفظ کہے ہین جنکا
ظاہر باطن کفر والحاد ہے یارون نے وہ لفظ تراشے ہین جنکا ظاہر باطن سراپا تنزیہ ہے یہہ کلمہ اوسی
شخص کی زبان سے نکل سکتا ہے جسکو اقرار حشر ونشر کا نہو گا ورنہ کسی مومن کی کیا شامت آئی ہے کہ وہ
اپنی زبان سے ایسی بات کہے یا کسیکو موت نے دبگا دیا ہے کہ وہ یہہ کلمہ اپنے مونہہ سے نکالے ٭

فصل

اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہے کہ اس جہان فانی کا ایک بنانیوالا ہے اوسکو اللہ کہتے ہین وہ سب سے ازلی ہے
یہہ عالم حادث ہے ان ربکم الله الذی خلق السموات والارض فی ستة ایام وقوله تعالے

اللہ خالق کل شیئ وقولہ افی اللہ شک فاطر السموات والارض قرآن مجید مین قریب
بانسو آیت کے ایسی ہین جو اثبات صانع پر دلالت کرتی ہین سوا دہریہ کے جنکو محاورہ حال مین نیچریہ
بہی کہتے ہین سارے جہان کے عقلمند قائل ہین خالق کے دنیا کو حادث نو پیدا جانتے ہین جسنے یہہ کہا
کہ عالم قدیم ہے وہ کافر ہے اثبات صانع کے لئے یارون نے صدہا دلیلین عقل سے تراشی ہین بہلا کہین
قرآن پاک کی دلیلون کے سامنے اونکی کیا ہستی ہے عجب ہے جنہنے اپنے خالق مطلق معبود برحق کو حکمت یونان
سے پہچانا نہ حدیث وقرآن سے تو یہہ کیا خاک ایمان ہوا غزالی نے کیا اچہی بات کہی ہے کہ فی فطرۃ
الانسان وشواھد القرآن ما یغنی عن اقامۃ البرھان **ف** علی قاری نے لکہا ہے کہ لفظ
قدیم کا اسماء حسنیٰ مین نہین ہے اکثر سلف نے اس لفظ کا انکار کیا ہے بعض خلف بہی اسکے منکر ہین جیسے
ابن حزم شرع شریف مین بجاے اس لفظ کے لفظ اول آیا ہے وہ اس لفظ قدیم سے بہتر ہے انتہی سچ
ہے ہمکو کیا ضرور ہے کہ جو لفظ خدا نے اپنے لئے نہین بولا ہے وہ ہم اوسکے لئے بولین متکلمین بہی عجب چیز
ہین جو الفاظ قرآن مین آئے ہین یا رسول خدا نے بتائے ہین اونکو تو نہین بولتے جو الفاظ انکے پرکہون
نے تراشے ہین اونکو بولکر گمراہی مول لیتے ہین مثلاً تعریف خدا مین یہہ لکہتے ہین کہ وہ نہ عرض ہے نہ جوہر
نہ جسم ہے نہ اندر کسی چیز کے ہے نہ کسی جہت مین نہ وہ متحرک ہے نہ نازل نہ داخل عالم ہے نہ خارج
خدا نے جو خود اپنی تعریف لکہی ہے اپنا نسب بتایا ہے اوسکا ذکر نہین کرتے وہ یہہ الفاظ ہین قل
ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ذرا آنکہہ کہولکر خواب
جہالت سے جاگ کر انصاف سے تو کہو کہ خدا کو اگلی عبارت سے پہچاننا ٹہیک ہے یا اس آیت شریف
سے اوسکے معنی مین زیادہ بلاغت ہے یا اس سورہ کے الفاظ مبارک مین جسکو عربیت مین کچہہ بہی
تہوڑا یا بہت سلیقہ ہوگا وہ ضرور کہیگا کہ عبارت اول بالکل لغو ومہمل ہے یہہ سورہ خدا کیطرف سے
وحی منزل ہے اسکے ہر لفظ کے نیچے بہت سے معانی ومطالب ہین اوسکے نیچے سوا گپ شپ کے کچہہ بہی
مقصود نہین ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا **ف** جسطرح ایک لفظ قدیم کا تہا اسیطرح
دوسرا لفظ واجب الوجود کا ہے مانا کہ مطلب غلط نہین ہے مگر جبکہ لفظ اول وآخر سے یہہ مطلب

نکلتا ہے تو پہر کیا ضرور ہے کہ ہم لفظ سُنّی چہوڑ کر لفظ بدعی اختیار کرین اَللّٰہ پاک کے نام کتاب و
سنت مین آئے ہین تو وہ نام تو یہی ہین جو مشہور ہین انکے سوا اور الفاظ مدح بہی قرآن و حدیث
مین وارد ہوئے ہین جیسے مَاہِر مُنشی نَارِع وغیرہ سو جو لفظ جسطرح سے زبان خدا و رسول پر
جاری ہوا ہے اُوسکو اوسیطرح پر بولنا چوکس ہے موضع استعمال کا بدلنا بہی کچہہ ضرور نہین ہے
چہ جائے اسکے کہ جو الفاظ شرع مین نہین آئے ہین اونکو بولے گو وہ بولنا اونکا بوجہ صحت معنی کے
جائز ہی کیون نہو جیسے بولنا ہر دو لفظ مذکور اور لفظ خدا کا **ف** اللہ تعالےٰ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ
رہیگا سب سے بڑا ہے معدوم ہونا اوسکا ممتنع ہے یعنی کسیطرح وہ مٹ نہین سکتا جتنی صفتین کمال کی
ہین وہ سب اوسمین موجود ہین خواہ ذاتی ہون یا فعلی جیسے عِلم قُدرَت حَیات سَمع بَصَر اِرادہ تکوین کلام تَرزِیق
تَخلِیق وغیرہا جتنی صفتین نقصان و زوال کی ہین اون سب سے پاک صاف ہے جیسے عَجز جَہل
کِذب کوری کری ظُلم مَوت کیونکہ ان صفتون مین لگاؤ حدوث و امکان کا ہے اللہ تعالےٰ
ان دونون امر سے منزہ ہے **ف** ساری مخلوق کو اوسی نے پیدا کیا ہے جب خلق نتہی تب بہی
وہ ازل مین خالق تہا جو کچہہ عالم ملک و ملکوت مین موجود ہے جہان لاہوت و ناسوت مین مشہود ہے
سبکو اوسی نے پیدا کیا ہے وہی سبکا خالق ہے یہہ سب اوسیکی مخلوق ہین کیا انس کیا جن کیا ملائکہ
کیا شیاطین اللّٰہ خالق کل شیئی خَلق کہتے ہین فعل و تکوین و ایجاد و احداث و اختراع و ابداع
وغیرہا کو یعنی معدوم کا عدم سے وجود مین لانا سو یہہ اوسکی ایک صفت ازلی ہے **ف**
جتنی معلومات ہین وہ سبکو جانتا ہے جزئیات ہون یا کلیات موجودات ہون یا معدومات
ممکنات ہون یا مستحیلات زمین کی تہ سے آسمان کی چوٹی تک جو کچہہ ہوتا ہے وہ سب اوسکو
معلوم ہے کیا ذکر ہے کہ ایک ذرہ اوسکے علم سے باہر رہ سکے زمین مین ہو یا آسمان پر بلکہ کالی
چیونٹی کی چال اندہیری رات مین ٹہوس پتہر پر ذرہ کی حرکت ہوا پر اوسکو معلوم ہے الا یعلم من
خلق وھو اللطیف الخبیر کہلا چہپا سب نزدیک اوسکے برابر ہے ہوا جس ضمائر حرکات خواطر
خفیات سرائر سب پر مطلع و آگاہ ہے عندہ مفاتیح الغیب لا یعلمھا الا ھو یعلم ما فی البر

والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة فی ظلمات الارض فلاسفہ کا یہ کہنا کہ
اللہ تعالے جزئیات کو نہین جانتا دہریہ کا یہ قول کہ وہ اپنی ذات کو نہین پہچانتا کفر صریح ہی
اللہ نے تو یہ فرمایا ہے هو بكل شيئ عليم واحاط بكل شيئ علما ولا يحيطون بشيئ من علمه
الا بما شاء بلکہ یہ صفت علم کی سب صفات الٓہی کی امام ہے یہ علم اوسکا ایک وصف ازلی ہے
جسکے سامنے ساری معلومات مع اپنے متعلقات کے منکشف بکشف تام ہین ف ساری ممکنات
پر قادر ہے وہ کون ممکن ہے جو اوسکی قدرت کاملہ سے باہر ہے اس وصف ازلی سرمدی کا
اثر مقدورات مین وقت تعلق قدرت کے ظاہر ہوتا ہے قادر کے یہ معنی ہین کہ جاہے ایجاد عالم
کرے جاہے نکرے ان اللہ علی کل شیئ قدیر فلاسفہ کا یہ زعم کہ ایک سے زیادہ پر قادر نہین ہے
نظام کا یہ خیال کہ خلق جہل وقبیح پر قدرت نہین رکہتا ہے بلخی کا یہ گمان کہ جو بندہ کرسکتا ہے وہ خدا
نہین کرسکتا عامہ معتزلہ کا یہ وسوسہ کہ اوسکو نفس مقدور عبد پر قدرت حاصل نہین ہے
ابطل باطلات سے ہے یہ قول بعض اہل علم کا کہ اگر خدا جاہے تو مثل جبریل علیہ السلام ومحمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سیکڑون بندے پیدا کر ڈالے غلط نہین ہے اسلئے کہ قدرت اور
چیز ہے تکوین اور بات ہے خو وماتریدیہ اسکے قائل ہین قدرت کا اثر یہہ ہے کہ صدور مقدور
کا قادر سے ممکن ہوتا ہے بنظر اوسکی ذات کے یہہ ضرور نہین ہے کہ بالفعل وہ واقع بہی ہوجاے
تکوین کا اثر یہہ ہے کہ مکون فی الحال موجود ہوجاوے **قال تعالے** اولیس الذی
خلق السموات والارض بقادر علی ان یخلق مثلهم بلی وهو الخلاق العليم
معلوم ہوا کہ یہہ بات لازم قدرت نہین ہے کہ مقدور بالفعل خارج مین واقع بہی ہوجاوے
سو اللہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیا کیا ہے اسلیے مثل اونکا خارج
مین پایا نجاویگا گو اللہ تعالے کو قدرت ایجاد مثل پر حاصل ہے **قال تعالے** ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین حدیث کا لفظ یہہ ہے وختم بی النبیون ف
جتنی کائنات ہے وہ سب اوسی کے ارادہ سے ہوئی ہے سارے حادثات کا وہی ایک

مدبر ہے کوئی قلیل یا کثیر عسیر یا یسیر خیر یا شر نفع یا ضر حلو یا مر ایمان یا کفر عرفان یا نکر
فوز یا خسران زیادت یا نقصان طاعت یا عصیان سارے ملک وملکوت مین ایسا نہین ہے
جو اوسکے ارادہ سے نہو بلکہ جو کچہہ اوسنے چاہا وہ ہوا جو نچاہا نہوا حدیث مین آیا ہے ماشاء اللہ
کان ومالم یشالم یکن ہ

چاہا ہم نے ولے نچاہا اوسنے	اوسکا چاہا ہوا ہمارا نہوا

قرآن مین فرمایا ہے وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ رب العالمین **ف** سارے صوت
وحروف وکلمات کو وہ سنتا ہے سارے اشکال والوان کو وہ دیکہتا ہے یہہ سننا دیکہنا صفت
قدیمہ ہے کوئی نئی بات نہین ہے کیا ذکر ہے کہ اوسکے سننے سے کوئی مسموع باقی رہجاوے یا اوسکے
دیکہنے سے کوئی مبصر بچ جاوے گو کتنا ہی مخفی وغائب وپوشیدہ کیون نہو بُعد وظلمت مانع اس
سمع وبصر کی نہین ہوسکتی سمع کا علاقہ مسموعات سے ہے بصر کا علاقہ مبصرات سے یہہ دونون صفتین
علحدہ علحدہ ہین ایک نہین ہین جسنے یہہ سمجہا کہ مراد انسے علم ہے غلط سمجہا ہے اسلئے کہ ذکر علم کا قرآن شریف
مین ہمراہ معلومات کے آیا ہے ذکر سمع کا بیان مسموعات مین ذکر بصر کا بیان مبصرات مین جب سمع و
بصر سے ارادہ علم کا کیا جاویگا تو قرآن وحدیث کی تحریف لازم آویگی معنا وہ اسکے جو کوئی سنتا دیکہتا
نہین ہے اوسکو سمیع بصیر نہین کہتے ہین **ف** کوئی چیز مشابہ اوسکے نہین ہے نہ ذات مین نہ صفات
مین لیس کمثلہ شیء نہ وہ مشابہ کسی چیز کے ہے جہمیہ اہل سنت کو مشبہ کہتے ہین حالانکہ خود معطلہ
ہین تشبیہ تو جب ہوتی کہ کسیکو مثل خدا کے یا خدا کو مثل کسی شے کے اعتقاد کرتے یہہ تو اس اعتقاد
کو کفر سمجہتے ہین ترمذی نے لکہا ہے کہ جاری کرنا ان صفتون کا تشبیہ نہین ہے تشبیہ تو یہہ ہے
کہ یون کہا جاوے سمع کسمع وبصر کبصر انتہی یہی حکم ساری صفات کا ہے کہ کسی ایک صفت
مین بہی تشبیہ منظور نہین ہے ہ

چہ نسبت ذرہ را با عین خورشید	چہ دعوی خاک را با عالم پاک

ف خدا کا نہ کوئی ضد ہے جو اوس سے کسی بات مین جہگڑے اوسکے لو کان فیہما الہۃ الا اللہ

لفسدتا نہ کوئی ندہے فلا تجعلوا للہ انداد‌ا حدیث مین آیا ہے اجعلتنی للہ ندا ایتہ
اسپر فرمایا کہ ایک شخص نے کہا تہا ماشاء اللہ وشئت مطلب یہہ ہے کہ نہ کوئی خدا کا مخالف ہے
نہ کوئی اوسکی برابر کا ہے شوکانیؒ نے لکہا ہے کہ ایسا مبالغہ اثبات صفات مین جو تجسیم تک پہونچا ہے
ایسا غلو نفی صفات مین جو تعطیل سمجہادے افراط وتفریط ہے سلف کا طریقہ فقط یہہ تہا کہ جو کچہہ
خدانے اپنے لیئے ثابت کیا ہے اوسکو ثابت رکہتے جسکی نفی اپنی ذات سے کی ہے اوسکو منفی سمجہتے
لیس کمثلہ شئی کہتے بس بس انتہٰی **ف** وجوب وجود واستحقاق عبادت خلق وتدبیر مین اللہ
کا کوئی شریک نہین ہے پہلی بات کی دلیل قولہ تعالےٰ ہے لوکان فیہما الہۃ الا اللہ لفسدتا
اس آیت کو برہان تمانع کہتے ہین اور یہہ دلیل منع کرتی ہے اس بات سے کہ سوا ایک خدا کے کوئی
دوسرا خدا نہین ہوسکتا ہے دوسری بات کی دلیل یہہ آیت ہے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ
شیئا معلوم ہوا کہ سوائے خدا کے کوئی دوسرا لائق ومستحق عبادت کے نہین ہے تیسری بات کی یہہ صورت
ہے کہ باعتبار ایجاد عالم کے اللہ مین تین صفتین ہین ایک صفت ابداع کی ہے یعنی ایجاد کرنا کسی
چیز کا عدم سے بغیر کسی مادہ کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب پوچہا کہ سب سے پہلے کیا تہا
فرمایا اللہ تہا کوئی چیز اوس سے پہلے نتہی دوسری صفت خلق کی ہے یعنی ایجاد کرنا کسی چیز کا کسی چیز
سے جسطرح آدم علیہ السلام کو مٹی سے جان کو آگ سے بنایا ہے تیسری صفت تدبیر کی ہے یعنی سارے
جہان کا بند وبست رکہنا انتظام کرنا جیسے ابر سے پانی برسانا زمین سے غلہ میوہ پیدا کرنا یا جیسے
ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو سرد کردیا یا ایوب علیہ السلام کے لیئے ایک چشمہ نکالدیا جس سے ساری
بیماریان اونکی دور ہوگئین یا جیسے سارے عرب وعجم کو دیکہکر ناپسند کیا پہر رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو وحی بہیجی اونہون نے تاریکی سے نکالکر روشنی مین پہونچادیا سو سوا اوسکی
ذات پاک کے کوئی مستحق عبادت کا نہین ہے عبادت کہتے ہین پلے سرے کی تعظیم کرنے کو یہہ تعظیم خاص
ہے واسطے رب العالمین کے **قال تعالےٰ** ایاک نعبد وایاک نستعین **ف** سوا اللہ
کے کوئی نہ کسی بیمار کو شفا دے نہ کسیکو رزق نہ کسی بلا کو ٹالے نہ کسیکو اوسکی مراد بخشے **قال تعالےٰ**

فتنہ کے تیح ہین مفوضین علم الی اللہ کے اوتری ہے اس سے یہہ معلوم ہوا کہ سوا خدا کے کوئی معنی
اوسکے نہین جانتا جو دعوی معنی شناسی کا کرتا ہے وہ صاحب زیغ و فتنہ ہے جو علم مین مضبوط دم
ثابت قدم ہین اونکا یہہ مقولہ ہے آمنا بہ کل من عند اللہ انس وابوامامہ وواثلہ وابوالدردا
کہتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا تہا راسخین فی العلم کون لوگ ہین فرمایا جسکی
قسم سچی زبان پکے دل سیدہا پیٹ پارسا شرمگاہ عفیف ہے اسکو طبرانی وابن جریر وابن ابی حاتم
نے روایت کیا ہے یہہ حدیث نزدیک ابن عساکر کے بہی انس وغیرہ سے مرفوعاً آئی ہے لفظ حدیث کا یہ
ہے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سئل عن الراسخین فی العلم فقال من برت
یمینہ وصدق لسانہ واستقام قلبہ وعف بطنہ وفرجہ فذلک من الراسخین
فی العلم اس حدیث سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ جو عالم ہوکر سوگند دروغ کہاتا ہے یا سچ نہین بولتا ہی
یا قلب مستقیم نہین رکہتا ہے یا شکم وستر کو گناہ سے نہین بچاتا ہے وہ راسخین فی العلم مین داخل نہین
ہے گو کتنا ہی پڑہا لکہا کیون نہو جسطرح آجکل حال اکثر فضلا ءمبتدعین ر ادموحدین متبعین کا ہی
ف فلاسفہ ومعتزلہ نے بسبب صعوبت مقام کے نفی صفات کی اختیار کی ہے کرامیہ نفی قدم
صفات کرتے ہین اشاعرہ نے کہا صفات رب نہ عین ہین نہ غیر مگر سچ یہہ ہے کہ کتاب وسنت مین کہین
آتا پتا اس خوض لایعنی کا نہین چلتا کیسا عین کہان کا غیر یہہ غیر وعین بعینہ شین وغین ہے اسیطرح
جسنے یہہ کہا کہ صفات زائد ہین نفس ذات پر اوسنے ایسے امر مین خوض کیا ہے جسکا حکم اوسکو نہتا
شاہ ولی اللہ نے ٹہیک بات کہی ہے کہ حق اسجگہہ یہہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مسئلہ
مین کچہہ گفتگو نہین فرمائی بلکہ امت کو اسطرح کے تکلم وبحث کرنے سے روکا اور ڈانٹا ہے تو کسی شخص
کو نہین پہونچتا کہ جس بات سے آپنے منع فرمایا ہے اوسپر پیشقدمی کرے انتہٰی **ف** جہمیہ کا یہہ کہنا
کہ اللہ اپنی ذات سے ہر جگہہ موجود ہے بدلیل آیات معیت وقرب ونجوی وغیرہا کے خلاف آیت
محکم استوا کے ہے آدم سے لیکر خاتم تک جتنے پیغمبر ونبی آئے سبنے یہی کہا سنا کہ اللہ اس جہان سے
الگ تہلگ عرش کے اوپر خلق سے جدا ہے آخر جسنے یہہ کہا ہے کہ مین ساتہہ احسان والون جبر

کرنیوالون کے ہون اوسی نے تو یہہ بھی فرمایا ہے کہ مین بالاے عرش ہون تو اس معیت و علو مین کسیطرح کا تناقض و تعارض و تخالف و تباین نہین ہے گو بادی نظر مین قاصرین کی انظار مین کسیطرح کا تعارض ظاہر کیون نہو مگر محصلین کے نزدیک ہر آیت اپنے موقع و محل پر آئی ہے ❊

فصل

اصحاب حدیث کا ایک عقیدہ یہہ ہے کہ قرآن کریم خدا کا کلام و کتاب و وحی مستطاب و تنزیل جلیل ہے مخلوق نہین ہے جو اس کلام کو مخلوق کہتا ہے وہ کافر ہے مخلوق ہونے کے یہہ معنی ہین کہ معنی اس کتاب کے طرف سے اللہ کے ہین۔ لفظ اس کتاب کی طرف سے رسول اللہ کے ہین تو یہہ عقیدہ معتزلہ کا تہا اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہے کہ یہہ وہی کلام ہے جسکو جبریل علیہ السلام طرف سے اللہ تعالے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لائے ہین یہہ کلام قرآن عربی زبان ہے تیئے علمون کی تعلیم کے لئے آیا ہے جاہلونکو ڈرانا خوشخبری سنانا ہے قال تعالے انہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین یہہ وہی کلام خدا ہے جسکو رسول خدا نے امت کو پہونچایا ہے اللہ نے فرمایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک حدیث مین آیا ہے امنعونی ان ابلغ کلام ربی یہہ کلام سینون مین محفوظ ہے بل ہو آیات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم زبانون پر پڑہا جاتا ہے فاذا قرأناہ فاتبع قرآنہ مصحفون مین لکہا ہوا ہے وکتاب مسطور فی رق منشور وقال انہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون حدیث مین آیا ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسافر بالقرآن الی ارض العدو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حتی انظر فی کلام اللہ عکرمہ مصحف کو ہاتہہ مین لیکر کہتے ہذا کلام ربی کانون سے سنا گیا ہے یعنی انہین الفاظ و حروف و اصوات کے ساتہہ حتی یسمع کلام اللہ اشعریہ اسی کے قائل ہین ماتریدی کا یہہ قول کہ معنی اس آیت کے یہہ ہین کہ حتی یسمع ما یدل علیہ خلاف ظاہر قرآن ہے انکے نزدیک

موسیٰ علیہ السلام نے نفس کلام نہین سُنا بلکہ ایک آواز سنی جو کلام پر دلالت کرتی تہی لاحول
ولا قوۃ الا باللہ بہرحال کسیطرح سے کوئی قاری اوسکو کیون نہ پڑہے یا حافظ حفظ نکرے
یا لافظ متلفظ ہو یا تالی کسی جگہہ اوسکی تلاوت کیون نکرے خواہ لڑکون کی تختیون پر لکہا جاوے
یا گہرون کی در و دیوار پر بے شک و شبہہ وہی کلام خدا ہے ہرگز مخلوق نہین خلق کلام کا اعتقاد
کرنا کفر صریح ہے یہی مذہب ہے اکابر اہلسنت وجماعت کا جیسے ابن خزیمہ ابوبکر اسمعیلی ابن مہدی
طبری وغیرہم امام جماعۂ اہلسنت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی پکڑ دہکڑ اسی مسئلے پر ہوئی تہی اگر یہہ
ثابت قدم نرہتے تو مذہب اہلسنت کا دنیا سے جا چکا تہا مگر اللہ تعالےٰ نے یہہ مرتبہ انہین کے لئے
گویا رکہہ چہوڑا تہا کہ اوس ہنگامے مین وہ نصرت حق کی جسکا پایان نہین جزاہ اللہ عنا
خیراً اسی قبولیت کا یہہ اثر تہا کہ انکے جنازۂ مبارک پر آٹہہ لاکہہ آدمی بے طلب جمع ہوئے
تہے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہہ عزت دنیا مین کسی بادشاہ وقت کو بہی حاصل
نہوئی بغداد مین وہ کون بشر تہا جسنے یہہ سعادت حضوری حاصل نکی یا بعد انکے جو ہجوم جنازۂ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر ہوا تہا پہر وہ کسی دوسرے عالم کے جنازہ پر نہوا یہان بہی کئی لاکہہ آدمی
جمع ہوگئے تہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء امام احمد نے فرمایا ہے جو کوئی یہہ کہتا ہے کہ
لفظی بالقران مخلوق وہ جہمی ہے جو کہتا ہے غیر مخلوق وہ بدعتی ہے طبری نے کہا یہی
بات حق ہے اسمین کفایت وقناعت ہے یعنی یہہ الفاظ قرآن جو ہمارے تمہارے موہنہ و زبان
سے نکلتے ہین مخلوق نہین ہین بلکہ بعینہ وہی کلمات وعبارات ہین جو خدا نے نازل کئے ہین سو
اسمین یہہ بحث کرنا کہ مخلوق ہین یا نہین خلاف طریقۂ سنت ہے سرے سے یہہ خوض ہی کرنا نچاہیے
لفظ ومعنی قرآن کے سب طرف سے خدا کے ہین یہہ کلام ایک صفت ہے منافی سکوت وآفت کی
اس کلام مین خدا نے امر ونہی کی ہے احوال گزشتہ وحال واستقبال سے اطلاع بخشی ہے ساری
کتب آسمانی اسی صفت کلام کی تفصیل ہین اس کلام کا ثبوت خود کلام اللہ سے ہے وکلم اللہ
موسیٰ تکلیما حدیث مین آیا ہے کلم اباک کفاحا دوسری حدیث مین یون ہے ما منکم

من احد الا یکلمہ اللہ یوم القیامۃ یہہ حدیثین سنن وصحاح کی ہین ف اللہ تعالے کی آٹھہ
صفتین ہین علم وقدرت وحیاۃ وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام سو یہہ صفت کلام کی ایک
صفت ازلی سرمدی ہے اہل کلام نے اگرچہ بشدومد تمام اسبات کا انکار کیا ہے کہ اللہ کا کلام
جنس حروف واصوات سے ہو لیکن اصحاب حدیث نے واسطے کلام اللہ کے اثبات حرف وصوت کا
بہی کیا ہے اور کسطرح یہہ اوسکا اثبات نکرتے جبکہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنپر
یہہ کلام پاک اوترا ہے ذکر حرف وصوت کا فرمایا ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعًا آیا ہے جسنے
پڑہا ایک حرف کتاب اللہ عز وجل کا اوسکے لئے دس نیکیان ہین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے
دوسری روایت مین یون آیا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور
لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ قرارت رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی حرف بحرف کہلی ہوئی ہوتی تہی رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وصححہ
اسطرح کی اور بہت حدیثین ہین جمین ذکر حروف کا آیا ہے رہی صوت یعنی آواز سو حدیث
طویل عبداللہ بن انس مین بذیل بیان حشر مرفوعًا یون آیا ہے کہ پکاریگا اللہ اونکو ایسی
آواز سے جسکو دور والا ویسا ہی سنے گا جیسا نزدیک والا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے
بخاری اس حدیث کو بطریق گواہی کے لائے ہین ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ جب کلام کرتا ہی
اللہ ساتہہ وحی کے تو سنتے ہین آواز اوسکی آسمان والے جیسے کوئی زنجیر کسی چکنے پتہر پر گرتی
ہے اوسوقت وہ سب سجدہ مین گر پڑتے ہین اسکے سوا خود کلام مجید مین اطلاق لفظ قول
وکلمات کا قرآن شریف پر آیا ہے اور ظاہر ہے کہ کلمہ وکلام حروف سے مرکب ہوتا ہے اور وقت
تلفظ کے اوسمین آواز موجود ہوتی ہے تفتازانی کا یہہ اعتراض اس عقیدہ پر کہ یہہ حنبلیونکی
بالکل نا انصافی ہے کہ وہ قائل ہین حرف وصوت کے بالکل لغو ہے کیا یہہ بات اہل حدیث نے
اپنے جی سے گڑہی ہے کہ لائق قبول کے نہین ٹہیرتی حالانکہ دلیل اس دعوی کی ویسی ہی
قوی وصحیح ہے جسطرح دلیل نفس ثبوت کلام اللہ کی قوی وصحیح ہے پہر ایک دلیل کا ماننا دوسری

دلیل کا نہ ماننا اگر انصاف کا خون کرنا نہین ہے تو پھر کیا ہے ہمارے نزدیک جو شخص منکر حرف وصوت کا ہے اوسکو لازم ہے کہ وہ نفس کلام کا بھی انکار کرے صاف یون کہدے کہ نہ خدا تعالے متکلم ہے نہ کلام اوسکی صفت ہے انحصار تکلم کا طریقہ مالوفہ حیوانات مین سبب اس خبط وخلط کا ہوا ہے کیونکہ لوگ یہہ نہ سمجھے کہ تکلم کے لئے کچھہ مخارج حروف وادوات اصوات کا ہونا ضرور نہین ہے دیکھو سنگریزہ نے تسبیح کی تھی بکری کی زہر آمود بول اوٹھی تھی درخت وپتھر نے سلام کیا تھا جہنم کہیگی هل من مزيد آخر یہہ کلام طریق معہود کے سوا ہے پس اگر قادر قدیر بھی بدون طریق عادی کے تکلم فرماوے تو کیا مشکل ہے ہان یہہ کلام نفسی جسکا ذکر کتب اشعریہ وماتریدیہ مین موجود ہے اسکی ہوا تک بھی کتاب وسنت مین نہین ملتی تمیز اس کلام نفسی کا صفت علم سے بجز اعتبار معتبر کے کسی دوسری طرح پر نہین ہوسکتا ہے بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات مین اثبات صفت کلام مین بسط تمام کیا ہے صفت قول وتکلم واسماع وعدم خلق قرآن وفرق تلاوت ومتلو کا اور ہونا کلام اللہ کا باحرف وصوت اوسکو کتاب وسنت سے جیسا کہ چاہئے ویسا ثابت کیا ہے گو طریق تاویل کو بھی برتا ہے حسن العقیدہ مین لکھا ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے اللہ نے اس کلام کو طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وحی کیا ہے وما كان لبشر ان يكلمه الله الا وحيا او من وراء حجاب او يرسل رسولا فيوحي باذنه ما يشاء یہہ ہے حقیقت وحی کی وحی یون ہوتی ہے کہ کوئی بات دلمین پھونک دیجاوے یا رؤیا دکھائی جاوے یا وقت توجہ کرنے کے طرف غیب کے علم ضروری پیدا کر دیا جاوے وراء حجاب یہہ ہے کہ ایک کلام منظوم سنا جاوے خارج مین کوئی قائل اوسکا نظر نہ آوے ارسال رسول خود ظاہر ہے

	زجنبش دل پر اضطراب می شنوم		صدای شہپر جبریل عشق ہر ساعت

ف بیہقی نے کہا ثبوت صفات الٰہی کا قرآن وحدیث دونون سے ہے ایک صفت خدا کی حیات ہے فرمایا هو الحي القيوم پھر کہا هو الحي لا اله الا هو پھر کہا وتوكل على الحي الذي لا يموت حدیث مرفوع ابن عباس مین آیا ہے انت الحي الذي لا يموت رواه الشيخان عم كالنفظ

مرفوع یہہ ہے وھو حی لا یموت بیدہ الخیر رواہ البیہقی انس کی حدیث مین مرفوعاً
یون آیا ہے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اس دعا کو بعض اہل علم نے اسم اعظم بہی کہا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت نزول کرب کے اسکو کہتے تہے دوسری صفت خدا کی
علم ہے لا یحیطون بشئ من علمہ الا بما شاء وقال انزلہ بعلمہ وقال الیہ یرد
علم الساعۃ وقال وسع کل شیئ علما وقال انما العلم عند اللہ موسیٰ علیہ السلام
نے جب کہا کہ مین بڑا عالم ہون تو اللہ نے اونپر عتاب کیا کہ علم کو طرف خدا کے کیسلئے نہ پہیرا اسکو بخاری
نے ابی بن کعب سے مرفوعاً روایت کیا ہے حدیث استخارہ مین آیا ہے انی استخیرک بعلمک رواہ
البخاری عن جابر عمار بن یاسر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق
اخرجہ البیہقی تیسری صفت خدا کی قدرت ہے قال تعالےٰ ھو القادر وقال
بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے اعوذ باللہ وقدرتہ
رواہ مسلم ابوذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے ومن علم انی ذو قدرۃ فاستغفرنی غفرت لہ
بقدرتی رواہ البیہقی قدرت کو کسی جگہہ بلفظ قوت بہی ذکر کیا ہے جیسے ھو اشد منھم قوۃ
وھو الرزاق ذو القوۃ المتین حدیث سجدہ مین آیا ہے شق سمعہ وبصرہ بحولہ و
قوتہ چوتہی صفت خدا کی عزت ہے وھو العزیز الحکیم وکان اللہ قویا عزیزا وقال
ان العزۃ للہ جمیعا وقال سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون حدیث ابی ہریرہ
مین آیا ہے وعزتک لا اسالک غیرھا رواہ البخاری ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے
اعوذ بعزتک اخرجہ البخاری عثمان کا لفظ یون ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ رواہ
البیہقی حدیث ابی سعید مین مرفوعاً یہہ لفظ آیا ہے العز ازاری والکبریاء ردائی پانچوین
صفت جلال ومجد وجبروت وکبریا وعظمت ہے یہہ الفاظ جو معنی مین قریب یکدیگر ہین قرآن و
حدیث مین بہت جگہہ آئے ہین جیسے ذو الجلال والاکرام ولہ الکبریاء فی السموات والارض
انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے وعزتی وجلالی وعظمتی رواہ البخاری عوف کی حدیث مرفوع

مین ہے سبحان ذی الجبروت والملکوت ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے اھل الثناء
والمجد رواہ مسلم چھٹی صفت خدا کی مشیت وارادہ ہے دونون کے ایک ہی معنی ہین وما
تشاؤن الا ان یشاء اللہ ولکن اللہ یھدی من یشاء ویزید فی الخلق مایشاء
فعال لما یرید ابن عباس کہتے ہین ایک اعرابی کی عیادت مین آپنے یون فرمایا لا باس علیک
طھور ان شاء اللہ **وقال** ولکن اللہ یفعل ما یرید **وقال** یحکم ما یرید **وقال**
یرید اللہ لیبین لکم **وقال** یرید ان یتوب علیکم ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا
اراد اللہ تعالیٰ خلق شیئ لم یمنعہ شیئ رواہ مسلم معاویہ کی حدیث مرفوع یہ ہے
من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین رواہ الشیخان ساتوین صفت خدا کی سمع ہے
قال تعالیٰ ھو السمیع البصیر ھو السمیع العلیم ان اللہ سمیع بصیر واللہ یسمع
تحاورکما اننی معکما اسمع واری انا نسمع سرھم ونجواھم حدیث ابی موسیٰ مین مرفوعاً
آیا ہے تدعون سمیعا بصیرا رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ قد
سمع قول قومک رواہ الشیخان آٹھوین صفت خدا کی بصر و رویت ہے آیات مذکورہ دلیل
ہین اس صفت کی فسیری اللہ عملکم الم یعلم بان اللہ یری علاوہ ان صفات کے
بعض آیات واکثر احادیث مین اطلاق لفظ ذات نفس شخص مرء صورت وجہ عین یدین
یمین کف حثیات اصابع ساعد ذراع صدر ساق قدم رجل جنب کا آیا ہے رحم
ظل اللہ استوار فوق من فی السماء رفع عروج صعود معیت مرصاد دنو قرب اتیان
اللہ نزول ہرولہ وطار وج نفس تقدیر نفس کو بیان فرمایا ہے اللہ کا سامنے مصلی کے
ہونا ذکر کیا ہے ضحک عجب فرح تبشبش نظر غیرت ملال استحیاء استہزاء خدیعت مکر
فراغ تردد فضل رحمت محبت رضا سخط غضب عداوت ولایت اختیار صبر اعادہ
خلق محاضرہ مصافحہ اطلاع اشراف عندیت تقلیب قلوب سبق کلمہ شفاعت بالاذن کا
بیان فرمایا ہے دلیلین ان صفات کی قرآن وحدیث مین موجود ہین کتاب الجوائز والصلات

ہین سارے ادلّہ انکے مذکور ہین اگر وہ سب دلیلین اس جگہہ لکھی جاوینگی تو یہہ رسالہ ایک بڑی کتاب
ہوجاویگا **ف** اصحاب حدیث شاہد ہین اس بات کے کہ اللہ تعالے ساتون آسمان کے اوپر بالاے
عرش ہے جسطرح قرآن مین سات جگہہ ذکر استوار کا آیا ہے رسالۂ احتوا راسی بیان مین ہے اوسمین
ادلہ کتاب وسنت اقوال ائمہ امت بتفصیل مذکور ہین یہہ سب آیات و روایات محمول ہین ظاہر پر
علم انکا حوالہ علم آلہی ہے ام سلمہ نے کہا ہے استوار مجہول نہین کیف معقول نہین اقرار استوار کا ایمان
ہے انکار اوسکا کفر ہے یہی بات امام مالک نے بہی کہی ہے ابن مبارک کہتے ہین نعرف ربنا فوق
سبع سمٰوات علی العرش استوی بائنا من خلقه ولا نقول کما قالت الجهمية انه
هاهنا اس لفظ سے اشارہ طرف زمین کے کیا ابن خزیمہ نے کہا ہے جو منکر ہے استواے رحمٰن کا
بالاے عرش پر وہ کافر حلال الدم ہے آوس سے توبہ کرائین اگر نکرے تو فی الفور اوسکی گردن مارین
اور کسی مزبلہ پر اوسکو ڈالدین تاکہ اوسکی بدبو سے اہل اسلام ومعاہدین کو ایذا نہ پہونچے اوسکا مال
فیٔ ہے کوئی مسلمان اوسکا وارث نہین ہوسکتا کیونکہ حدیث مین آیا ہے لا یرث المسلم الکافر انتہی
یہی قول سارے ائمۂ سلف ومحدثین کا ہے **ف** اصحاب حدیث نے جسطرح اثبات استوار کا کیا ہے
اسیطرح اثبات صفت نزول حق تعالے کا بہی کیا ہے کہ وہ ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتا ہے
یہہ نزول مشابہ نزول مخلوق کے نہین ہے بلکہ بلا تمثیل وتکییف ہے جو خبر صحیح اس باب مین آئی ہے
اوسکو ظاہر لفظ پر جاری کرتے ہین علم اوسکا خدا کو سونپتے ہین اسحٰق بن راہویہ سے امیر عبداللہ
بن طاہر نے کہا اے ابا یعقوب حدیث مین آیا ہے ینزل ربنا کل لیلة الی السماء الدنیا یہہ
نزول کیسا ہے کیونکر ہے انہون نے کہا اعز الله الامیر لا یقال لامر الرب کیف انما ینزل
بلا کیف ابن مبارک سے کسی نے کیفیت اس نزول کی پوچہی تہی کہا ینزل کیف یشاء پہر کہا
اذا جاءك الحدیث عن رسول صلی الله علیه واله وسلم فاخضع له حدیث نزول جسمین
مین آئی ہے اس مسئلہ کے بیان مین شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے ایک کتاب مستقل لکہی ہے ابو ہریرہ کا لفظ
یہہ ہے اذا مضی نصف اللیل او ثلثاه ینزل الله الی السماء الدنیا الخ صابونی نے

احادیث نزول کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے پھر یہہ کہا کہ اخبار نزول کو علمار حجاز وعراق نے اپنی سند سے ثابت کیا ہے ابن خزیمہ نے کہا ہے فنشهد شهادة مقر بلسانه مصدق بقلبه مستيقن بما في هذه الاخبار من ذكر النزول من غير ان نصف الكيفية لان نبينا صلى الله عليه واله وسلم لم يصف لنا كيفية نزول خالقنا الى السماء الدنيا واعلمنا انه ينزل ام سلمہ نے دن عرفہ کے کہا کہ آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالے آسمان دنیا پر نزول کریگا اسیطرح شب نصف شعبان میں ذکر نزول رب کا آسمان دنیا پر آیا ہے صابونی کہتے ہین جب احادیث نزول ثابت ہوگئین تو اہل سنت نے ان حدیثون کو قبول کیا قائل نزول ہوئے بدون تشبیہ کے انکا اعتقاد یہہ ہے کہ کوئی صفت بہی خدا کی مشابہ صفات مخلوق کے نہین ہے جسطرح کہ ذات اوسکی کسی مخلوق کی ذات سے مشابہ نہین ہے انتہٰے غرضکہ اللہ تعالےٰ گو بالاے عرش سے فرش آسمان دنیا پر آوی اللہ ہی ہے بندہ فرش زمین سے اگرچہ بالاے ہفت آسمان تک پہونچے پہر بندہ ہی ہے جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تہی ؎

الرب رب وان تنزل　　والعبد عبد وان ترقی

ف نسفی نے جو یہہ کہا ہے کہ محدث عالم کا اللہ واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے یہہ ٹہیک کہا ہے قرآن وحدیث سے اسیطرح پر ثابت ہوا ہے اسکے بعد جو یہہ لکہا ہے کہ اللہ نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض نہ متجزی نہ متناہی نہ موصوف بماہیت نہ موصوف بہ کیفیت نہ وہ متمکن کسی جگہہ مین ہے نہ اوسپر کوئی زمانہ جاری ہو سکتا ہے سو یہہ لکہنا اونکا ماخوذ ہے الفاظ وعبارات فلاسفہ حمقا رسے گو معنی ان الفاظ کے صحیح ہی کیون نہون مبانی ومعانی حدیث وقرآن کریم کیا کافی مقصود وشافی مراد وافی مطلوب نہین ہین جو اہل اسلام ان الفاظ وحشیانہ کو اختیار کرین بلکہ جو تفصیل صفات الٰہی کی کتاب وسنت مین آئی ہے یہہ سارے الفاظ اوسکے ادا مین قاصر ہین کہان اللہ ورسول کا کلام معجز نظام کہان حکمار یونان فلاسفہ نافرجام کا کلام ضلالت التیام ملت اسلام مین جو لوگ ایمہ علم کلام تہے انہین

جس کسیکو خدانے ہدایت کی تھی وہ یہہ کہہ گیا ہے کہ علیکم بدین الاعراب والعجائز والصبیان
امام الحرمین جوینی امام رازی امام غزالی وغیرہم نے آخر عمر میں اسبات پر ندامت وخجالت ظاہر
کی کہ ہمنے بیفائدہ عمر شغل علم کلام میں کیوں برباد کی اس علم سے ہرگز معرفت خداوند تعالے
کی حاصل نہیں ہوتی ہے بجز شکوک وظنون وحیرت کے کچھہ ہاتھہ نہیں آتا ہے حق بحت صدق
صرف وہی سیدہی سادی بات ہے جو صاف صاف کتاب وسنت میں آئی ہے ہم اوسی بات پر
مرتے ہیں وللہ الحمد ؏

آیا جو وجود میں سو معدوم ہوا	سب سمجھی تھی سب جو کچھہ کہ مفہوم ہوا
سمجھے اتنا کہ کچھہ نہ سمجھے افسوس	معلوم ہوا کہ کچھہ نہ معلوم ہوا

غرضکہ معرفت صفات الٰہی کا گر یہی قرآن وحدیث ہے جسنے انکو چھوڑکر دوسرے کی بات سنی
وہ گمراہ ہوا معطل کو عابد عدم کہا ہے ممثل کو عابد صنم بتایا ہے معطل اعمی ہے ممثل اعشی ہے خدا کا
دین درمیان غالی وجافی کے ہے نہ اسمیں افراط ہے نہ تفریط جو بیچ ہے وہ اتنی بات ہے کہ صفات
کا انکار نکرے اونکی کیفیت خدا کو سونپے سلف کا مذہب اثبات بلا تشبیہہ تنزیہ بلا تعطیل ہے
اسی اعتقاد پر سارے ایمہ اسلام مجتہدین کرام گزرے ہیں جیسے مالک وابو حنیفہ وشافعی وثوری
واوزاعی وابن مبارک وامام احمد وابن راہویہ وغیرہم یہی اعتقاد مشائخ امجاد کا بہی تہا جیسے
فضیل بن عیاض ابو سلیمان دارانی سہل تستری وغیرہم ان ایمہ میں درمیان اصول دین کے
کچھہ جہگڑا قضیا نہ تہا یہی مذہب سارے محدثین محسنین کا بہی ہے سارے کتب آسمانی اور انبیاء رسل
جملہ عقلاء روے زمین اسی کے قائل ہیں ہاں فقط ایک مٹھی بہر معتزلہ جہمیہ فرعونیہ نے انکار اس
مسئلہ صفات کا کیا ہے سو علماء متقین نے اونکے لتے لے ڈالے ہیں جہوٹے کو اوسکے گہر تک پہونچا دیا
ہے ہمکو اثبات کمال کے لئے یہہ آیت کافی ہے الرحمن علی العرش استوی نفی نقص وزوال کے
لئے یہہ کریمہ شریفہ شافی ہے لیس کمثلہ شیئ اگر اعتقاد اجمالی درکار ہے تو سورۂ اخلاص کفایت
کرتی ہے اگر ایمان تفصیلی مطلوب ہے تو قرآن کریم وحدیث رسول کریم بس کرتی ہے ہم جو خدا کو اوسطرح

پہچانین جسطرح کہ اوسکو افلاطون ارسطو بوعلی سینا ابن سبعین وغیرہم نے پہچانا ہے تو اسکی ہمکو
کیا ضرورت ہے ہم نہ ان لوگون کے بندے ہین نہ انکی امت ہین ہمکو تو ارشاد آلہی ہدایت رسالت
پناہی کافی وافی شافی ہے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون یہ بچارے حکمار کیا اور
انکی عقل کیا ما للتراب ورب الارباب ف شرح حسن العقیدہ مین لکھا ہے اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات مین کسی چیز کا محتاج نہین ہے نہ کوئی اوسپر حاکم ہے وہی سبکا حاکم ہے کوئی چیز اوپر
غیر کے واجب کرنے سے واجب نہین ہوتی ہے ہان کبھی وہ وعدہ کرتا ہے پہر اوس وعدہ کو وفا فرماتا
ہے یہہ ایفا اوسنے خود اپنے اوپر واجب کیا ہے سارے کام اوسکے متضمن حکمت ہین حکیم اوسکا نام
ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا مصلحت کلیہ ہر امر کی اوسیکو معلوم ہے نہ کسی دوسرے کو اوسکی ذات
پاک پر نہ کوئی لطف جزئی خاص واجب ہے نہ اصلح خاص ورنہ کسی کافر فقیر معذب فی الدارین
کو پیدا نکرتا کیونکہ اوسکے لئے عدم وجود سے زیادہ صالح تر ہے اللہ سے کوئی امر قبیح نہین ہوتا ہی
بلکہ جو کچھ اوسنے پیدا کیا ہے وہ سب حسن ہے حدیث مین آیا ہے الخیر کلہ بیدیک والشر لیس
الیک اوسکے فعل وحکم مین جور وظلم نہین ہوسکتا ہر خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہی یہہ
کام اوسکا اسلئے نہین ہے کہ وہ اپنی ذات وصفات کو کامل کرنا چاہتا ہے یا اوسکی طرف
حاجت وغرض لگی ہوئی ہے کہ یہہ دلیل ہے ضعف و قبح کی بلکہ اوسمین مصالح عباد و بلاد و
مخلوقات کے بحسب مشیت مراد ہین سواے خدا کے کوئی حاکم نہین ہے عقل کیا چیز ہے جس سے
کسی چیز کا حسن وقبح معلوم ہوسکے یا وہ ثواب وعقاب کا حکم لگا سکے حسن وقبح ہر چیز کا خدا
کے حکم وقضا سے ہوتا ہے لوگون کو جو تکلیف دی ہے کبھی مصلحت اوسکی اتفاقاً کسی کی عقل مین آجاتی
ہے مناسبت ثواب وعقاب کی دریافت ہوجاتی ہے کبھی وہ مصلحت اخبار رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم سے معلوم ہوجاتی ہے کبھی بالکل معلوم نہین ہوتی ساری صفتین خدا کی ذات مین ایک ہی
ہین تکرر وتعدد کو اونمین دخل نہین ہے بحسب تعلق وتجدد کے انتہا نہین رکھتین بلکہ خود یہہ تعلق
بھی متعدد نہین ہے تعدد جو ہے متعلق بفتح لام مین ہے احکام تعلق کا ظہور جو متفاوت ہوتا ہے

یہہ مطابق تفاوت متعلقات کے ہوتا ہے ورنہ اوسکی ذات پاک ہرطرح کے حدوث و تجدد و تغیر و تعدد سے بری و منزہ ہے واللہ اعلم ؛

باب دوسرا بیان مین اسمار ربوبیت والٓہی کے

ثبوت خدا کے نامون کا کتاب و سنت و اجماع سلف امت سے ہے فرمایا وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بھا وقال ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایا ما تدعو فلہ الاسماء الحسنیٰ وقال ھو اللہ الخالق البارئ المصور لہ الاسماء الحسنیٰ شوکانی نے کہا ہے کہ یہہ آیتین مجملاً مشتمل ہین اسبات پر کہ اللہ کے لئے نام ہین نہ تفصیلاً انتہٰی مراد نام سے وہ لفظ ہے جو تنہا ذات یا ذات و صفات دونون پر دلالت کرتا ہے قالہ الصاوی بیضاوی نے کہا مراد الفاظ ہین یا صفات ہین اللہ کے نامون کی بزرگی بسبب نامون پر دلالت ہے کہ یہہ نام اشرف معانی پر بخوبی دلیل ہین انتہٰی حدیث حذیفہ مین آیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بچھونے پر جاتے فرماتے اللھم باسمک احیی و باسمک اموت رواہ البخاری اسس سے نام خدا کا ثبوت ہوا حدیث بطاقہ مین آیا ہے فلا یثقل مع اسم اللہ شیئ اسیطرح پر اور بہت سی حدیثین آئی ہین علمار حدیث و قرآن کا اتفاق و اجماع ہے اثبات اسمار پر کوئی مخالف انکا اس امر مین معلوم نہین ہے سو جب ثبوت اسمار الٓہی کا ان تینون طرح سے ہوچکا ہے اور قرآن شریف سے بہی معلوم ہوگیا ہے کہ اللہ ہی کو ان نامون سے پکارنا چاہئے تو جو کوئی ما سوا اللہ کو پکارتا ہے وہ مشرک ہے اہل اعمال نام ملائکہ و شیاطین کے پڑہتے لکہتے ہین فقہا اولیار اللہ کے نام کا وظیفہ کرتے ہین کوئی رسول اللہ کے نام کا ورد بحرف ندا کیا کرتا ہے کوئی اسمار اہل بدر کا وظیفہ خوان ہے کوئی سارے انبیار کے نامون کی تسبیح پہیرتا ہے سو یہہ سب ورد وظیفے خلاف مقصود شرع شریف ہین سوا اللہ کے نہ کسیکو پکارے نہ کسی کے نام کو جپے ۵ اللہ کا نام سچا جہوٹا ہے سب جگہ ف مشہور یہہ ہے کہ اللہ کے نام توقیفی ہین یہی بات ٹہیک ہے مگر بعض علمار نے کہا ہے کہ

یہہ توقیف اسمار مین ہے نہ صفات مین معتزلہ وکرامیہ کا قول یہہ ہے کہ جب کوئی معنی کسی لفظ
کے حق مین اللہ کے ثابت ہون پہر اوسپر عقل بہی دلالت کرے تو اوسکا بولنا اللہ پر جائز ہے طیبی نے
کہا آخر عجم نے اللہ کے ایسے نام رکہے ہین جو شرع شریف مین نہین آئے ہین حالانکہ اون نامون
کی صحت پر اتفاق ہے انتہے جیسے لفظ ایزد یا لفظ یزدان یا لفظ خدا فارسی مین یا لفظ گاڈ
انگریزی مین یا لفظ نرنکار ہندی مین مگر مختار غزالی وغیرہ محققین یہی ہے کہ جب یہہ سارے نام
توقیفی ٹہیرے تو انہین پر توقف کرنا چاہیئے دوسرونکے تراشے ہوئے نام نہ بولے بلکہ غزالی
نے یہانتک کہا ہے کہ جو نام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آپکے مان باپ نے نہین رکہا
ہے نہ خود آپنے وہ نام اپنا مقرر فرمایا ہے ہمکو اوس نام کا رکہنا درست نہین ہے اسیطرح ہر
بڑے نام کا شخص سو جب یہہ بات حق مخلوقین مین منع ہے تو خدا کے حق مین بالاولے ممنوع ہوگی بلکہ
اسپر اتفاق ہے کہ جس نام یا صفت سے توہم نقص کا ہو گو نص مین آیا ہو اوسکو بہی بولنا نچاہیئے
جسطرح لفظ ماہد زارع فالق حالانکہ فنعم الماهدون ام نحن الزارعون فالق
الحب والنوی آچکا ہے اسیطرح ماکر و بنّار نہ کہے گو مکر اللہ والسماء بیناها فرمایا ہے
انتہے معلوم ہوا کہ خدا ورسول کے حق مین اونہین اسمار وصفات کا بولنا کہنا اطلاق استعمال
کرنا درست ہے جو شرع شریف مین آچکے ہین جیسے اسمار حسنی اپنی طرف سے کوئی نام وصفت واسطے
اللہ ورسول کے نہ تراشے جسطرح دلائل الخیرات وغیرہ مین لفظ قندیل عرش اللہ وغیرہ
آیا ہے اسلیئے کہ ان دونون صاحبون کے نام توقیفی ہین نہ قیاسی ہان بعض اہل علم کے نزدیک
بولنا اوس نام وصفت کا جائز ہے جسپر علمار امت نے اجماع کیا ہے جیسے لفظ خدا وایزد وغیرہ
واللہ اعلم **ف** حلیمی نے کہا اسمار حسنی کی تقسیم پانچ عقائد پر ہے ایک اثبات باریتعالے ان اسمار
مین رد ہے معطلہ پر جیسے حی باقی وارث وغیرہ دوسری توحید حق تعالے انہین رد ہے مشرکین
پر جیسے کافی علی قادر وغیرہ تیسری تنزیہ خدا انہین رد ہے مشبہہ پر جیسے قدوس مجید محیط وغیرہ
چوتہے یہہ اعتقاد کہ ہر موجود خدا ہی کا اختراع وایجاد کیا ہوا ہے انہین رد قائلین ہے علت و

معلول پر جیسے خالق باری مصور قوی وغیرہ پانچوین اعتقاد اس بات کا کہ مدبر و معرف ساری
مخترعات کا وہی ایک اللہ ہے جسطرح چاہتا ہے لوٹتا پہیرتا ہے جیسے قیوم علیم حکیم انہین ردّ ہے
قائلین طبائع و تدبیر کواکب و تدبیر ملائکہ پر انتہےٰ بیہقی نے کہا پہر انہین ایسے نام بہی ہین جو دو
معنی پر دلالت کرتے ہین دو قسم یا زیادہ اقسام مین داخل ہوتے ہین سید محمد بن اسمعیل امیر نے ضابطہ
اطلاق اسمار آلہی کا یہہ بیان کیا ہے کہ ایک وہ نام ہین جنکا اطلاق باب دعا و ندا و طلب حاجات
مین آتا ہے جیسے یا غفور یا رحیم یا رزاق یا حی یا قیوم برحمتک استغیث دوسرے وہ نام ہین
جنکا اطلاق باب اخبار مین ہوتا ہے جیسے اللہ موجود اللہ متکلم کہ اسطرح پر بولنا انکا درست
ہے مگر باب دعا مین یہہ اسمار نہین بولے جاتے مثلاً یون نہین کہین گے یا متکلم اغفرلی اسیطرح
لفظ ماہر و زارع وغیرہ کا حال ہے کہ باوجود ورود سمع کے اطلاق انکا ایک باب سے دوسرے باب
مین ٹہیک نہین ہے رازی کی تقریر یہہ ہے کہ اسمار صفات تین طرح پر ہین ایک وہ جو قطعاً
ثابت ہین دوسرے وہ جو قطعاً ممنوع ہین تیسرے وہ جو مقرون بکیفیت ہین پہلی قسم مین ایک
وہ نام ہین جو مفرداً و مضافاً بولے جاتے ہین جیسے قادر قاہر دوسرے وہ جو مفرداً جائز ہین نہ مضافاً
مگر بشرط جیسے خالق کہ اسکا تنہا بولنا اور خالق کل شیئ کہنا دونون جائز ہے مگر خالق القردة
نہ بولین گے تیسرے وہ نام کہ مضافاً درست ہین مفرداً نا درست جیسے منشی کہ منشی الخلق
جائز ہے نہ نرا منشی دوسری قسم کی صورت یہہ ہے کہ جو نام اوسمین سمعاً وارد ہوا ہے اوسکا اطلاق
جائز ہے اوسکو مالیق بہ پر محمول کرینگے تیسری قسم مین جو نام سمعاً آچکا ہے اوسکا اطلاق درست ہے
مگر اوسپر قیاس کیا جاویگا نہ تصرف باشتقاق جیسے ومکراللہ ویستہزی بہم کہ اللہ کو
ماکر و مستہزی کہنا جائز نہین ہے انتہےٰ ف ایک جماعت اہل علم نے اسمار حسنیٰ کی شرح عربی فارسی
بلکہ اردو مین بہی لکہی ہے سب سے بہتر وہ معنی ہین جو بیہقی نے حلیمی سے کتاب الاسمار والصفات
مین یا شوکانی رحنے شرح عدہ مین یا مفسرین و محدثین نے ذیل تفسیر و شرح حدیث مین لکہے
ہین قال تعالےٰ وذروا الذین یلحدون فی اسمائہ سیجزون بما کانوا یعملون

یعنی جو لوگ اللہ کے ناموں مین الحاد کرتے ہین حق و صواب کو چھوڑ دیتے ہین اسماء حسنیٰ کے سوا اُلٹے
نام تراشتے ہین تم اونکو چھوڑ دو وہ اپنے کئے کی جزا سزا پاوینگے مثلاً یون کہے یا سخی یا رفیق
اسلیئے کہ خدا نے یہ نام اپنے لیئے نہین بتائے اسی الحاد مین یہ بھی داخل ہے کہ جوہر و جسم
و عقل و علت و واجب الوجود و علۃ العلل اول الاوائل وغیرہ الفاظ مخترعہ عبارات مفتعلہ کا
اطلاق ذات پاک باریتعالے پر کیا جاوے مانا کہ انکے معنی صحیح ہین لکن توقیف اس اطلاق سے
منع کرتی ہے بعض علماء نے یہ بھی کہا ہے کہ الحاد فی الاسم تین طرح پر ہوتا ہے ایک یہ کہ اللہ
کے نامون کو غیر اللہ پر بولا جاوے جسطرح کفار نے بتون کے نام لات و عزیٰ و مناۃ اللہ
و عزیز و منان سے نکالکر ٹھہرائے تھے مسیلمہ کذاب نے اپنا نام رحمن رکھا تھا اسی قسم مین یہ
بھی داخل ہے کہ بعینہ نام خدا کا کسی مخلوق پر بولے جسطرح ہنود راجون کو ان داتا کہتے ہین
بمعنی رازق حالانکہ یہ وصف مخصوص ہے ساتھ خدا کے اسیطرح کسی امیر رئیس کو غریب پرور
خداوند نعمت کہنا درست نہین ہے اسلیئے کہ یہ الفاظ ترجمہ ہین لفظ رب و ولی نعمت کے
دوسرے وہ نام رکھنا اللہ کا جو جائز نہین ہے جیسے ابو المسیح ابو العزیز وغیرہ نصاری اب و
ابن و روح القدس بولتے ہین کرامیہ لفظ جسم کا اطلاق اللہ پر جائز رکھتے ہین یا جسطرح معتزلہ
اثناء کلام مین لکھہ جاتے ہین کہ اگر اللہ تعالے ایسا کرتا تو سفیہ مستحق الذم ہوتا نعوذ باللہ
ان الفاظ مین نہایت درجہ کی بے ادبی و گستاخی ہے اللہ پاک کی تنزیہ ایسی بول چال گفتگو
محاورہ سے واجب ہے تیسرے یہ کہ بندہ ذکر اپنے رب کا ایسے لفظ سے کرے جسکے معنی نہین جانتا
ہے نہ اوسکے مسمیٰ کو پہچانتا ہے شاید وہ مسمیٰ ایسا امر ہو جو لائق وصف جلال ذو الجلال نہین
ہے سو یہ تینون قسمین الحاد کی ہین انتہیٰ معلوم ہوا کہ جس لغت و زبان کا یہ شخص عالم عارف
نہین ہے اوس لغت کا لفظ حق مین اللہ تعالے کے نہ بولے گو وہ لفظ برا نہو بلکہ اچھا ہی کیون
نہو اسلیئے کہ یہ بات خلاف توقیف ہے پس جو اسم و صفت شرع مین نہین آیا ہے اوسکے
بولنے ہی کی کچھہ حاجت نہین ہے خدا کے نام نیک کیا کم ہین کہ اونکو چھوڑ کر تیرے میرے نام

رکھے ہوئے پکارے جاوین ف حدیث ابی ہریرہ مین مرفوعاً آیا ہے اللہ کے ننانوے نام ہین ایک
کم سو جسنے اونکو گن لیا یا سیکھہ لیا یا یاد کر لیا وہ بہشت مین جاویگا اللہ ایک ہے ایکو دوست
رکھتا ہے رواہ الشیخان واهل السنن وغیرهم ترمذی نے ان نامونکو نام بنام ذکر کیا
ہے لفظ هو اللہ سے شروع کرکے لفظ صبور پر گنتی ختم کی ہے یہہ حدیث حسن ہے ایک جماعت
حفاظ نے ان اسماء کو اس روایت مین مدرج کہا ہے یعنی غیر مرفوع مگر بعض طرق سے یہہ نام
مرفوعاً بہی آئے ہین گو سندا وسکی ضعیف ہے بعض علماء نے تتبع ان اسماء کا خود قرآن کریم
سے کیا ہے کسی نے اسیقدر نام کسی نے کم بیش نام نکالے ہین لفظ حدیث مذکور کا اسجگہ احصاہا
ہے یہہ لفظ متفق علیہ شیخین ہے دوسری روایت مین لفظ من حفظها آیا ہے بخاری نے اسی
لفظ کو تفسیر لفظ احصاء ٹہیرایا ہے بعض نے کہا ہے احصاء کے یہہ معنی ہین کہ ان اسماء کے
معانی پر عامل قائم ہو مثلاً جب رازق کہے تو اوسی پر رزق کا اعتماد رکھے نہ کسی اور پر بعض نے
کہا احصاء یہہ ہے کہ اللہ کو سارے نامون کے ساتھہ پکارے یہہ نکرے کہ بعض نامون پر
اقتصار کرے کسی نے کہا بلکہ مراد از بر کرنا ان نامون کا ہے غرضکہ کچہہ ہی مطلب ہو جو ان اسماء
کا محصی ہے یا حافظ یا انپر عامل ہے وہ موعود بہ جنت ہے اللہم ارزقنا اگر کسیکو یہہ نام
نوک زبان پر مسلسل یاد نہین ہین مگر وہ ہمیشہ تلاوت قرآن شریف کی کرتا رہتا ہے تو وہ بہی
مستحق اجر مذکور کا ہے اسلیئے کہ یہہ سارے نام قرآن پاک مین مع شئے زائد موجود ہین رہی
یہہ بات کہ اس حدیث سے حصر اسماء ثابت ہوتا ہے یا نہین سو حدیث مذکور مین کوئی لفظ مفید
حصر کا نہین آیا ہے بلکہ مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ اتنے ہی نامون کے یاد رکہنے عمل کرنے پر جنت
ملتی ہے گویا یہہ خبر دی ہے دخول جنت کی نہ حصر اسماء کی اسیوجہہ سے دوسری حدیث ابن
مسعود مین آیا ہے کہ اسألك بكل اسم سميت به نفسك رواہ احمد وصححه ابن حبان
بعض علماء نے کہا ہے اللہ کے ہزار نام ہین مگر یہہ کم ہین انتہے لیکن ہمکو اوسیقدر نام معلوم
ہین جو کتاب وسنت مین آئے ہین گو اصل مین کتنے ہی نام کیون نہون حدیث مذکور سے بعض نے

یہ سمجہا ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے سو یہ بات نہین ہے بلکہ مراد اسجگہہ تسمیہ ہے سچ پوچہو تو اس
مسئلہ مین غور کرنے ہی کی کچہہ ضرورت نہین ہے سلف نے اسمین خوض نہین کیا ہے یہ بلا علم کلام
سے خلف مین آلگی ہے خوبی اسلام کی یہہ ہے کہ مسلمان لایعنی کام سے بچے سو وہ تو نہو اکنا نخوض
مع الخائضین پر عمل کیا اللہ تعالے نے قرون ثلثہ مشہو دلہا بالخیر کو اس آفت سے عافیت مین
رکہا تہا جب متکلم و فقہا و صوفیہ آئے یہ خرافات لائے اسکو علم سمجہا یہہ نہ سمجہے کہ حدیث مین آیا
ہے ان من العلم لجہلاً ف رہی یہہ بات کہ قسم کہانا ان نامون کے ساتہہ چاہئے یا نہین
سو فتح الباری مین لکہا ہے کہ جو نام خدا کا قرآن یا حدیث مین ثابت ہوا ہے اوس سے حلف
منعقد ہو جاتا ہے شوکانی کا لفظ مختصر مین یہہ ہے کہ الحلف انما یکون باسم اللہ او
صفتہ لمو یحرم بغیر ذلک انتہے اسم سے مراد نہ نام ہین صفت سے یہہ مراد ہے
کہ مثلاً یون کہے ورب الکعبۃ والذی نفسی بیدہ یا مقلب القلوب یا وعزۃ اللہ
غیر اللہ کی قسم کہانا پیغمبر ہو یا پیر بادشاہ ہو یا امیر قبر ہو یا اور کچہہ اسلئے حرام ٹہیرا ہے کہ حدیث
مین آیا ہے من حلف بغیر اللہ فقد کفر اسکو ترمذی نے حسن حاکم نے صحیح کہا ہے دوسری
روایت یون ہے فقد اشرک رواہ احمد تیسری روایت یہہ ہے فقد کفر و اشرک
حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے کہ بعض محدثین نے اس حدیث کو محمول تہدید و تغلیظ پر کیا ہی
لکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک مراد اس سے یمین منعقدہ و یمین غموس باسم غیر اللہ
ہے انتہے یعنی ایسی قسم کہانیوالا بالیقین کافر مشرک ہو جاتا ہے جاہلون مین کوئی شاہ مدار
کی قسم کہاتا ہے کوئی مسعود سالار کی کوئی کسی اور پیر فقیر ملا مشائخ کی کوئی اعضا جسم یار
کی سو یہہ سب قسمین کفر خالص شرک صرف ہین اگر تو بہ نصیب نہوئی تو ایمان کو گو یا اسلام کیا
اسلام کا تسمہ تک نہ چہوڑا ہان قسم شعرا کی کلام موزون مین اگر عفو ٹہیرے تو کچہہ بعید نہین
ہے اسلئے کہ وہ کسی مطلب کیواسطے نہین ہوتی کہ انعقاد اوس یمین کا سمجہا جاوے محض
انبساط خاطر کے لئے گپ شپ کرتے ہین گل و ریحان و نعل و دستار تک کی قسم کہاتے ہین

یہہ قسم اگر خدا چاہیگا تو داخل یمین لغو ہوگی لا یواخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم الآیۃ
ف وہ نام مبارک آلہی جو اثبات باریتعالےٰ پر دلالت کرتے ہین اللہ کے ہونے کا اعتراف و اقرار
کراتے ہین یہہ ہین اوّل قدیم باقی حق مبین ظاہر وارث واحد بیہقی نے قدیم کی سند حدیث
مرفوع سے روایت کی ہے پس اگر یہہ روایت صحیح ہے تو یہہ نام گو اسمار حسنیٰ مین نہین ہین مگر
جائز الاطلاق ٹہیریگا والا فلاان آٹھہ ناموں کے معنی کتاب الجوائز والصلات مین لکھے ہین
اسیطرح باقی اسمار آیندہ کے معنی ۲ وہ نام جنسے وحدانیت عز اسمہ ثابت ہوتی ہے یہہ ہین واحد
وتر کافی علے رفیع ۳ وہ نام جنسے ابداع اختراع ثابت ہوتا ہے یہہ ہین اللہ حی قیوم ۴ وہ
نام جنکو اسم اعظم کہا ہے یہہ ہین عالم قادر حکیم سید جلیل بدیع باری ذاری خالق خلاق
صانع فاطر ہادی مصور مقتدر مالک ملیک جبار ۵ وہ نام جنکو دلالت ہے نفی تشبیہہ پر یہہ
ہین احد عظیم عزیز متعالی باطن کبیر سلام غنی سبوح قدوس مجید قریب محیط فعال
قدیر غالب طالب واسع جمیل واجد محصی قوی متین ذوالطول سمیع بصیر علیم علام
خبیر شہید حسیب ۶ وہ نام جنکو دلالت ہے اثبات تدبیر آلہی پر وہ یہہ ہین مدبر قیوم رحمن رحیم
حلیم کریم اکرم صبور عفو غافر غفار غفور رؤف صمد حمید قاضی قاہر قہار فتاح کاشف
لطیف مومن مہیمن باسط قابض جواد منان مقیت رزاق رازق جبار کفیل غیاث
مجیب ولی والی مولی حافظ حفیظ ناصر نصیر شاکر شکور برّ فالق متکبر رب مبدی
معید محیی ممیت ضار نافع وہاب معطی مانع خافض رافع رقیب تواب دیان وفی
ودود عدل حکیم مقسط صادق نور رشید ہادی حنان جامع باعث موخر مقدم
معز مذل وکیل سریع الحساب ذوالفضل ذوانتقام مغنی طبیب شافی حیی کریم یہہ
سب چہیاشی نام دلیل ہین تدبیر و تصرف باریتعالےٰ پر سب سے زیادہ گنتی مین یہی نام ہین اس سے
معلوم ہوا کہ سارے عالم مین سوا خدا کے کسی کی نہ کوئی تدبیر ہے نہ کوئی تصرف پار روں کا استغاثہ
کرنا استعانت بغیر اللہ کرنا زندہ سے ہو یا مردہ سے قبر سے ہو یا شجر سے یا حجر سے حیوان سے ہو

یا انسان سے شرک صریح ہے خدا کے سوا وہ کون ہے جو مفلس کو آسودہ کرے بیمار کو شفا دے حاجتمند کی مراد برلائے مصیبت زدہ کی بلا ٹالے یا کسیکو اولاد بخشے مخلوق کو کہلائے پلائے سولائے جگائے بٹہائے چلائے جدا کرے ملائے مارے یا جلائے وہ تمام جو ابواب مختلفہ مین داخل ہو سکتے ہین یہہ ہین ذو العرش ذو الجلال والاکرام فرد ذو المعارج **ف** دیکھنا اللہ تعالیٰ کا آنکہہ سے عقلاً جائز و نقلاً واجب ہے مسلمان قیامت کے دن خدا کو اپنی آنکہہ سے دیکھین گے

قال تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ حدیث ابی سعید خدری مین آیا ہے کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کیا ہم اپنے رب کو دیکھین گے فرمایا تمکو سورج کے دیکھنے مین جبکہ وہ صاف ستہرا ہو کچہہ دہوکا ہے کہا نہین فرمایا تمکو کچہہ شک ہے دیکھنے مین چودہوین رات کے چاند مین جبکہ وہ صاف ہو کہا نہین فرمایا تم شک نکرو گے دیکھنے مین اپنے رب کے جسطرح شک نہین کرتے ہو تم دیکھنے مین سورج چاند کے الحدیث رواہ الشیخان دوسری روایت مین یون آیا ہے بیشک قریب ہے کہ تم دیکھو گے اپنے رب کو جسطرح دیکھتے ہو تم سورج کو تمکو کچہہ دہوکا نہوگا اوسکے دیکھنے مین ابن القیم نے نونیہ مین ایکفصل مستقل اثبات رویت حق تعالیٰ مین لکہی ہے بعض اشعار اوسکے یہہ ہین ؎

ویرونہ سبحانہ من فوقھم	نظر العیان کما یری القمران
ھذا تواتر عن رسول اللہ لو	ینکرہ الا فاسد الایمان

شیخ الاسلام نے بہی ایک کتاب مستقل اسی مسئلہ مین تالیف کی ہے دلیلین رویت کی حدیث مین بہت موجود ہین سبکے ذکر کرنے مین کتاب بڑہتی ہے کتاب حادی الارواح مین بہی اس مسئلہ کو بسط سے لکہا ہے مشہور یہہ ہے کہ معتزلہ و شیعہ منکر رویت ہین خوارج و بعض مرجیہ کا بہی یہی مذہب ہے انکی دلیل لفظ لن ترانی ہے لن کو واسطے تائید نفی کے کہتے ہین سو یہہ دعوی انکا باطل ہے محاورہ عرب سے ثبوت اس مدعا کا نہین ہوتا ہے نری انکی لن ترانی ہے سارے صحابہ و تابعین و ایمہ اسلام کا اتفاق ہے رویت الٰہی پر منکر اوسکے یہی جہمیہ معطلہ باطنیہ رافضیہ ہین باقی جیر سلا

دوسری دلیل انکی لاتدرکه الابصار ہے یہ قصور انکی بصیرت و بصارت کا ہے کہ اس آیت
سے نفی رؤیت سمجھے ہین حالانکہ یہی آیت دلیل ثبوت رؤیت کی ہے اسلئے کہ اسمین نفی ادراک
کی فرمائی ہے نہ رؤیت کی ادراک اور چیز ہے رویت اور چیز بہت چیزین دیکھنے مین آتے ہین مگر
حقیقت اونکی مدرک نہین ہوتی صحابو نے کہتے ہین اہل سنت گواہ ہین اسبات کے کہ اہل ایمان اپنے
رب کو آنکھون سے دیکھین گے اللہ کیطرف نظر کرینگے جسطرح کہ خبر صحیح مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے آیا ہے انکم ترون ربکم کما ترون القمر لیلة البدر یہ تشبیہ رؤیت کی
رویت سے ہے نہ تشبیہ مرئی کی مرئی سے انتہےٰ زہری نے کیا خوب بات مناسب اس مقام کی کہی
ہے علی اللہ البیان وعلی الرسول البلاغ وعلینا التسلیم بعض سلف نے کہا ہے قدم الاسلام
لایثبت الا علی قنطرة التسلیم یہ رویت دو طرح پر ہوسکتی ہے ایک انکشاف تام بلیغ جو
تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہو یہ انکشاف زائد ہے نرے علم پر جسطرح کوئی شخص چاند کو دیکھکر
آنکھین بند کرلیتا ہے اس حالت مین بھی بے شبہہ چاند اوسپر منکشف رہتا ہے چاند کی صورت
دلکی آنکھ مین برابر پھرتی ہے بلکہ یہ انکشاف نظر سے زیادہ تر ہوتا ہے اس دیکھنے کو گویا آنکھ
کا دیکھنا کہہ سکتے ہین لکن یہ رؤیت بدون مقابلہ وجہت ولون وشکل کے ہوتی ہے جسطرح رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی اراکم من وراء ظهری رواه الشیخان یا جسطرح
کہ اللہ تعالے ہمکو دیکھتا ہے معتزلہ اسی طرح کے دیکھنے کے قائل ہین بعض اہل سنت بھی اسیطرف
مائل ہین سو یہ بات انکی غلط نہین ہے بلکہ خطا انکی فقط اتنی ہے کہ طریق رؤیت کو اسی ایک صورت
مین حصر کرتے ہین یا رؤیت کے صرف یہی ایک معنی بتاتے ہین حالانکہ کوئی دلیل اس بات پر موجود نہین
ہے دوسری شق یہ ہے کہ اللہ تعالے بصور کثیرہ متمثل ہوکر نظر آوے اون صور مین جو کہ لایق
جناب قدس باریتعالے ہین مماثلت مخلوق تصور اوہام سے الگ تھلگ ہین حدیث مین آیا ہے
ان اللہ یتجلی بصور کثیرة لاهل الموقف دوسری حدیث مین ہے ادخل علی ربی و
ہو علی کرسیه تیسری حدیث مین ہے ان اللہ یکلم ابن ادم شفاها محدثین با تمکین

اسی کے قائل ہین اس بنا پر اللہ کو سب مسلمان کی آنکہ سے دیکہین گے یہہ دیکہنا شکل ولون و
جہت وسو جہہ کے ساتہہ ہوگا جسطرح خواب مین اتفاق ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے رائیت ربی فی احسن صورۃ دوسری روایت مین آیا ہے فی صورۃ شاب
غرضکہ دنیا مین جو خواب مین نظر آتا ہے وہ وہان بیداری مین دکہلائی دیگا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی نے کہا ہے ہم ان دونون صورتون کے معتقد ہین اور اگر کوئی اور صورت مراد
خدا و رسول ہے تو اوسپر بہی ایمان لاتے ہین اگرچہ وہ صورت بعینہ ہمکو معلوم نہوانتہی رازی
نے کہا دیکہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کو خواب مین بصورت مخصوص جائز ہے
انتہی معلوم ہوا کہ دنیا مین کوئی خدا کو بچشم سر حالت بیداری مین نہین دیکہہ سکتا ہان خواب مین
اگر دیکہے تو ہوسکتا ہے امام احمد حنبل نے بارہا خواب مین دیکہا بات چیت کی یہہ پوچہا کہ اے رب
تیرا قرب کس عمل سے ہوسکتا ہے فرمایا تلاوت قرآن سے کہا سمجہہ یا بے سمجہے فرمایا جسطرح ہو ابو منصور
ماتریدی کا انکار بابت رویت منام مخالف حدیث خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے حاصل
کلام یہہ ہے کہ دلیل سمعی رویت الہی کو دار آخرت مین واجب بتاتی ہے قال تعالیٰ للذین
احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ لهم ما یشاؤن فیها ولدینا مزید مراد لفظ زیادہ و لفظ
مزید سے یہی رویت پروردگار ہے حدیث ابو سعید کو جو اس باب مین آئی ہے اکیس صحابہ نے
روایت کیا ہے امت کا اجماع وقوع اس رویت پر ہوچکا ہے نسفی کا یہہ لکہنا کہ یہہ رویت نہ کسی
مکان مین ہوگی نہ جہت مین بلکہ بلا مقابلہ واتصال شعاع و ثبوت مسافت درمیان رائے و خدا کے
ہوگی شق اول مذکور پر گو درست ہو مگر جبکہ یہہ قیود کسی حدیث مرفوع مین نہین آئی ہین تو اونکا
ذکر کرنا ہی کیا ضرور ہے ظاہر حدیث پر ایمان لانا مراد کو سپرد صاحب مراد کرنا کفایت کرتا ہے یہہ سارا
بکہیڑا انکا اسلئے ہے کہ تشبیہہ لازم نہ آوے سو ہمکو تشبیہہ سے کیا غرض جیسا اللہ ویسی اوسکی رویت
وہ کسیطرح دکہائی دے تمثیل مخلوق سے الگ ہے یہہ رویت جنت مین جانے سے پہلے پیچہے
دونون جگہہ ہوگی کتاب وسنت واجماع صحابہ وائمہ اسلام واتفاق اہل حدیث کا یہی بات

یہہ دیکہنا جہت فوق وعلو مین ہوگا نہ جہت اسفل وخلف ویمین وشمال وروبرو مین حدیث
مین آیا ہے فاذا الرب قد اشرف علیھم من فوقھم رواہ اھل السنن علی قاری نے
کہا ہے احادیث رویت کی بتواتر معنوی ثابت ہین قبول کرنا اونکا واجب ہے ملمع اہل بدعت
کا لائق التفات کے نہین ہے ف عورتون کے دیکہنے مین خدا کو اختلاف ہے حق یہہ ہے کہ یہہ
بہی گاہ گاہ خدا کو دیکہین گی جسطرح دنیا مین روز عید دربار عام ہوتا ہے گو مثل خواص مومنین
کے ہر صبح وشام نہ دیکہین عامہ مومنین جمعے کے جمعے دیکہین گے قالہ السیوطی لکن کوئی دلیل
واضح اس بات پر معلوم نہین ہے کہ دیکہنا مستورات کا خداوند پاک کو برخلاف اوقات رجال کے
ہوگا عموم ادلہ رویت تو مقتضی اس امر کی ہین کہ رویت مین سب یکسان برابر ہون گو درجات
مین متفاوت ہون یہہ اور بات ہے کہ مرد بہشت مین زیادہ ہونگے عورتین کم ہونگی مگر جب کہ
بعض عورتین جنت مین گئین گو جہنم مین سب سے زیادہ بہی ہونگی تو اب کوئی مانع اونکے عروج مرتبہ
سے نہین ہے مغفرت بہی ہو گئی دخول بہشت بہی ہوا اب محرومی دیدار کسلئے ہے فاطمہ خدیجہ
عائشہ آسیہ مریم وغیرہا تو ہزارون لاکہون مردون سے بہتر ہین انکو دیدار کا گاہ گاہ ہونا
صبح شام مثل خواص عباد کے نہونا نہایت انوکہی بات معلوم ہوتی ہے واللہ اعلم ؛

باب تیسرا بیان مین خلق فعال عباد وغیرہ کے

بندون کے جتنے کام ہین سب اللہ کے پیدا کئے ہوئے ہین ممکن کی کیا ہستی ہے کہ وہ ممکن کو بنا سکے
بلکہ ساری ممکنات کیا جوہر کیا عرض کیا افعال عباد سب مخلوق خدا ہین اتنی بات ہے کہ اللہ پاک
نے اسباب ووسائط کو اپنے فعل کا پردہ ٹہیرایا ہے ؎

کہہ سکے کون کہ یہہ جلوہ گری کسکی ہے	پردہ چہوڑا ہے وہ اوسنے کہ اوٹہائے نہ بنے

ہان فعل اختیاری عباد وحرکت جماد مین فرق ہے خدا نے اپنے بندونکو صورت قدرت و
ارادے کی دی ہے اللہ کی عادت یون ہی جاری ہے کہ جب بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے

تو اللہ اوس کام کو پیدا کر دیتا ہے وجود مین لاتا ہے اسی ارادہ و قدرت کی بنیاد پر بندہ
کو کاسب کہتے ہین اسی اصل پر مدح و ذم ثواب و عقاب مرتب ہوتا ہے انکار کرنا فرق کا درمیان
حرکت جماد و حرکت حیوان کے کفر ہے خلاف شرع خلاف بداہت عقل ہے جو درد مضروب مین
بعد ضرب کے جو شکستگی شیشے مین بعد کسر کے پائی جاتی ہے یہ سب مخلوق خدا ہے بندہ کو اس
کام مین کچھ بھی دخل نہین ہے نہ بطریق تخلیق نہ بطریق اکتساب اسیطرح غیر خدا کو کسی چیز کا خالق
جاننا کفر ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث شریف مین قدریہ کو مجوس امت فرمایا ہے اگرچہ یہ حدیث
ضعیف ہے مگر مراد قدریہ سے اسجگہہ معتزلہ ہین یہ کہتے ہین کہ بندہ اپنے کار و بار مین قدرت
مستقل رکھتا ہے اسکے افعال خود اسی کے مخلوق ہین اللہ تعالے کا کچھ دخل افعال حیوان
مین نہین ہے قدر کے یہ منکر ہین اسلئے قدریہ کہلائے یہی شیوہ آجکل نصاری و نیچریہ کا
ہے حالانکہ یہ اعتقاد بالکل خلاف قرآن شریف کے ہے واللہ خلقکم وما تعملون مجوس
کہتے ہین پارسیونکو انکے بیان دو خدا ہوتے ہین ایک خیر کا جسکو یزدان کہتے ہین دوسرا
شر کا جسکو اہرمن بولتے ہین سو قدریہ انسے بھی زیادہ بدتر ہین کہ یہ تو دو ہی خدا بتاتے
ہین قدریہ غیر متناہی خالق ٹہراتے ہین کیونکہ گنتی بندون کی سوا خدا کے کوئی نہین جان سکتا
یہ ہر بندہ کو خالق اوسکے افعال کا سمجھتے ہین غرضکہ بندہ کا کوئی بھی فعل ہو کفر یا ایمان
طاعت یا عصیان اعضا سے ہو یا دل سے سب کام بندہ کے اللہ ہی کے ارادہ و مشیت
و حکم و قضا و تقدیر سے ہوتے ہین اگر خدا نہ چاہتا تو کوئی کام بھی نہوتا کافر و فاسق کا کفر و فسق
خدا نے مطابق اونکے اختیار کرنے کے ارادہ کیا ہے اسلئے کچھہ جبر اونپر نہین ہے مکلف ہونا اونکا
ساتھہ ایمان و طاعت کے صحیح ہے ہان بندون کے لئے افعال اختیاریہ ہین جنپر ثواب ملتا ہے
اگر طاعت ہی عقاب ہوتا ہے اگر معصیت ہے یہ بات نہین ہے کہ بندونکا کچھہ بھی فعل نہو بلکہ
جبر ہی جبر ہے انکے حرکات سکنات مثل جمادات کے ہون نہ کچھہ انکو قدرت ہو نہ قصد و اختیار
کہ یہ عقیدہ بالکل باطل ہے فرق درمیان حرکت بطش و حرکت رعشہ کے ایکا امر ضروری بدیہی

ہے یہہ بہی معلوم ہے کہ حرکت اول اختیار سے ہوتی ہے نہ حرکت ثانی بندہ کو اگر اصلا فعل نہوتا تو تکلیف بہی اوسکی صحیح نہوتی نہ استحقاق ثواب کا رکہتا نہ عقاب کا حالانکہ قرآن شریف مین آیا ہے جزاء بما کانوا یعملون یہہ جزا ہے اون کامون کی جو وہ کیا کرتے تھے پہر فرمایا فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر جسکا جی چاہے وہ مومن بنے جسکا جی چاہے وہ کافر بنے اگرچہ فعل بندہ کا اختیار بندہ مین ہے لکن کچہہ اختیار اوسکا اس اختیار مین نہین ہے ع مجبور بودہ ایم کہ مختار گشتہ ایم ؛ غرضکہ فعل مین مختار اختیار مین مجبور ہے یا صورت مین مختار ہے معنی مین مجبور ہے وجود اختیار وکسب کا جزا راعمال مین شرط ہونا بالعرض ہے نہ بالذات یہہ بات کلام صحابہ وتابعین سے سمجہی گئی ہے یہہ مسئلہ قضاء وقدر وجبر واختیار کا نہایت باریک حیرت انگیز ہے اسمین زیادہ خوض کرنا آدمی کو گمراہ کر دیتا ہے یہان عجز وسکوت کافی ہے مرجع اسکا یہہ آیت شریفہ ہے لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون لکن سچ یہہ ہے کہ یہہ ساری حیرت اہل بحث وجدل کو ہوتی ہے یہہ گمراہی انہین صاحبون کا دامن پکڑتی ہے کیونکہ یہہ اثبات عقائد کا کارخانہ عقل سے چاہتے ہین ہمکو یہہ مسئلہ خبر شارع علیہ السلام سے معلوم ہوچکا ہے ہمین اوسپر ایمان لانا کفایت کرتا ہے کوئی عمل اس مسئلہ کے دریافت پر موقوف نہین ہے اعملوا کل میسر لما خلق لہ بعد خبر شارع کے بہی اگر کچہہ خلجان باطنِ انسان مین باقی ہے تو اب اوسکو کسی اَور ایمان کی فکر کرنا چاہیئے ع شرمے شرمے کہ رفت ایمان شرمے ؛ ہان فعل حَسَن سے اللہ راضی ہوتا ہے فعل قبیح سے راضی نہین ہوتا ہے جسکو چاہتا ہے راہ نیک دکہاتا ہے جسکو چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے استطاعت ہمراہ فعل کے ہوتی ہے یہی حقیقت ہے اوس قدرت کی جس سے فعل صادر ہوتا ہے استطاعت کا لفظ سلامتی اسباب وآلات وجوارح پر بولا جاتا ہے تکلیف کا صحیح ہونا اسی استطاعت پر موقوف ہے جو بات بندہ کی وسعت وطاقت مین نہین ہے اوس کام کی تکلیف بہی اوسکو نہین دیجاتی ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا معلوم ہوا کہ انسان پر جو کچہہ حال گزرتا ہے وہ سب اوسکی وسعت مین داخل ہے اگر داخل نہوتا تو وہ بلا اسکے سر پر

نہ آتی یہہ اوس تکلیف کو اگر اپنی طاقت سے باہر خیال کرتا ہے تو یہہ اوسکی سمجہہ کا ایر پہیر ہے
صابونی کہتے ہین اہل سنت وجماعت کا مذہب یہہ ہے کہ اعمال عباد خیر ہون یا شر سبکا ارادہ
کرنیوالا خدا ہے کوئی بے اوسکی مشیت کے ایمان نہین لاتا نہ کوئی کفر کرتا ہے وہ چاہے تو سبکو ایک ہی
طرح کا کردے اگر یہہ چاہتا کہ کوئی اوسکی نافرمانی نکرے تو ابلیس کو پیدا نکرتا معلوم ہوا کہ کفر
کفار کا ایمان مومنین کا اوسی کی قضا و قدرت و ارادت و مشیت سے ہے **قال تعالے**
ان تکفروا فان اللہ غنی عنکم ولا یرضی لعبادہ الکفر وان تشکروا یرضہ لکم
بندہ کا اکتساب خدا کی مخلوق ہے اسمین کچہہ شک نہین جو اسباب کا منکر ہے اوسکا شمار اہل
ہدایت ودین مین نہین کیا جاتا ہے جسکو خدا نے گمراہ کردیا ہے اوسکو کوئی حجت خدا پر یا کوئی عذر
نزدیک خدا کے نہین پہونچتا بلکہ پوری پوری حجت خدا ہی کے لئے ہے اگر وہ چاہتا تو سبکو
راہ پر لگا دیتا ہر جان کو ہدایت کرتا لکن بات تو یہہ ٹہیر چکی ہے کہ جہنم انس وجن سے بہری جاویگی
اب خلاف اس قرارداد کے کیونکر ہو سکتا ہے ایک فریق کو براہ فضل کے واسطے نعیم کے پیدا کیا ہے
دوسرے فریق کو براہ عدل کے واسطے جحیم کے بنایا ہے کوئی غوی ہے کوئی رشید کوئی شقی
ہے کوئی سعید کوئی رحمت سے قریب کوئی اوس سے دور کسکا مقدور ہے کہ پوچہہ سکے کہ
یہہ کیا ہوا اور کیا ہوتا ہے ہان انسے پوچہا جاویگا کہ تمنے کیا کیا کسلئے کیا کسکے لئے کیا اوسوقت
آگے والا کا بہاؤ معلوم ہو جاویگا حدیث ابن مسعود مین آیا ہے کہ فرشتہ مان کے پیٹ ہی
مین لکہہ جاتا ہے کہ رزق وعمل واجل کیا ہے شقی ہے یا سعید یہانتک کہ بعضا آدمی جنت
کے کام کرتا ہے جنت اوس سے ایک ہاتہہ رہجاتی ہے اتنے مین قسمت کا لکہا آگے آجاتا ہے اہل نار
کے سے کام کرنے لگتا ہے نار مین جاتا ہے اسیطرح بالعکس اسکے غرضکہ خیر وشر نفع وضر سب
خدا کے قضا وقدر سے ہوتا ہے کوئی اوسکو پہیر نہین سکتا نہ اوس سے بچ سکتا ہے آدمی کو
وہی پہونچتا ہے جو اللہ نے اوسکی تقدیر مین لکہہ رکہا ہے کیا مقدور ہے کہ کوئی کسیکو فائدہ
یا نقصان پہونچا سکے جب تک کہ خدا نچاہے ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف

له الاهوو ان یردك بخیر فلا راد لفضله اصحاب حدیث کا یہہ مقولہ ہے کہ عواقب عباد مبہم ہین کوئی نہین جانتا کہ کیسا خاتمہ ہوگا بہلا یا برا نہ کسی پر بعینہ حکم جہنمی ہونے کا کرتے ہین نہ جنتی ہونے کا اسلیئے کہ یہہ غیب کی بات ہے غیب کو سوا خدا کے کوئی نہین جانتا ہم نہین جانتے کہ کون انسان کس حالت پر مریگا اسیلئے انا مومنون انشاء اللہ کہتے ہین جو شخص اسلام پر مرا ہے اوسکے لیئے گواہی جنت کی دیتے ہین جو کفر پر مرا ہے اوسکو دوزخی سمجہتے ہین جنہونے گناہ کمائے ہین اونکو عذاب نار ہوگا اگر توبہ نہین کی ہے پہر آخر کو بصورت صحت ایمان و خلاص توحید کے جنت مین پہیرے جاوینگے کوئی مومن موحد مسلم مخلص نار مین باقی نرہیگا یہہ فضل ہے اللہ کا جو شخص کفر پر مرا ہے والعیاذ باللہ منه وہ جہنم کیطرف پہیرا جاویگا ہرگز اوس سے نجات نہ پاویگا اوسکے جہنم مین رہنے کا کچہہ ٹہکانا نہین کہ کتنا رہیگا جنکے لیے رسول خداؐ نے جنت کی گواہی دی ہے وہ بے شبہہ جنتی ہین جیسے عشرہ مبشرہ وغیرہم **تنبیه** یہہ تو ٹہیک ہے کہ ہم کسیکو بالخصوص جنتی و دوزخی نہین کہہ سکتے ہین نہ ہمکو اس کہنے کی اجازت ہے لیکن قرائن حالت سے اتنا معلوم کرسکتے ہین کہ فلان شخص کے اعمال اہل جنت کے سے ہین اور فلان شخص کے اعمال اہل نار کے سے ہین پہر جو کوئی جن اعمال مین گرفتار ہے اوسکا وہی حکم ہے کیونکہ جو جنت مین جانے والا ہوتا ہے اوس سے کام بہی اچہے ہوتے ہین جو جہنم کا رہنے والا ہوتا ہے وہ برے کام کرتا ہی کل میسر لما خلق له

ہر کسے را بہر کارے ساختند		میل اوبا در دلش انداختند	

فالهمها فجورها وتقواها اس آیت سے یہہ بہی سمجہا جاتا ہے کہ فاجر لوگ زیادہ متقی لوگ تہوڑے ہوتے ہین فاجر اہل جہنم ہین متقی اہل جنت ہین ان الابرار لفی نعیم وان الفجار لفی جحیم اب ہر آدمی اپنے اعمال افعال کو جانچ لے کر اوس سے کسطرح کے کام ہوتے ہین اگر اعمال صالحہ ہوتے ہین سمجہے کہ انشاء اللہ جنت ملیگی اگر فسق وفجور ہوتا ہے یا کفر و شرک وزور تو سمجہلے کہ وہ جہنم مین جاویگا اگر خدا نے چاہا واللہ اعلم ؛

باب چوتھا بیان مین ایمان وغیرہ کے

اہل حدیث کہتے ہین ایمان نام ہے قول وعمل ومعرفت کا طاعت سے بڑہتا ہے معصیت سے گھٹتا
ہے عمیر بن حبیب نے کہا جب ہم خدا کو یاد کر کے حمد وتسبیح کرتے ہین تو ایمان زیادہ ہوجاتا ہے جب ہم
غافل ہوجاتے ہین خدا کو بھولنے لگتے ہین تو ایمان ناقص ہوجاتا ہے سارے سلف کا یہی قول
ہے کہ ایمان نام ہے عمل وقول کا جو شخص یہہ کہتا ہے کہ ایمان نام ہے نرے اقرار کا عمل اوسمین داخل
نہین ہے اوسپر اوزاعی ومالک وغیرہم نے انکار کیا ہے انکا قول یہہ ہے کہ بے عمل کے ایمان
نہین ہوتا جسکے طاعات وحسنات زیادہ ہین اوسکا ایمان بہی کامل ہے جو طاعت کم کرتا ہے معصیت
زیادہ کرتا ہے غافل ومضیع ہے اوسکا ایمان ناقص ہے ایمان یہہ ہے کہ جو کچھہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم طرف سے خدا کے لائے ہین دل سے اوسکی تصدیق کرے زبان سے اوسکا اقرار کرے
جوارح سے اوسکے موافق کام کرے یہہ قول بعض اہل علم کا کہ ایمان نہ بڑہے نہ گھٹے بلکہ زیادتی
ونقصان عمل مین ہوتی ہے ٹھیک نہین ہے بلکہ خلاف ظاہر نظم قرآن شریف ہے کیونکہ خود اللہ
نے فرمایا ہے زادتھم ایمانا اسطرح کی اور بہت آیتین ہین تاویل کی ضرورت وہان
ہوتی ہے جہان حمل ظاہر پر متعذر ہوتا ہے یہان کوئی مانع اس حمل سے نہین ہے ایمان
اجمالی کا رتبہ کچہہ ایمان تفصیلی سے گھٹکر نہین ہوتا ہے دونون طرح کے مومن ناجی ہین یہہ
تفصیل جو اہل کلام نے نکالی ہے خالی فساد سے نہین ہے سمرقندی کہتے ہین ایمان مخلوق ہے
اہل بخارا کہتے ہین مخلوق نہین ہے یہی قول ہے ایک جماعت محدثین کا اشعریہ بہی اسیطرف
مائل ہین لکن جبکہ صحابہ وتابعین نے اسمین کچہہ کلام نہین کیا ہے تو ہمکو بہی اس بحث سے سکوت
کرنا اولیٰ تر ہے ایمان نوم وغفلت وبیہوشی وموت کے ساتہہ بہی باقی رہتا ہے اگرچہ ہر ایک چیز
انمین سے ضد تصدیق ہے مگر جبکہ شارع نے حکم بقار ایمان کا ان حالات مین کیا ہے تو اب
معترض کون ہین جو اونکے انکار کا اعتبار کیا جاوے بعض کہتے ہین کہ ایمان واسلام ایک ہی چیز ہے

یہی قول ہے حنفیہ کا شافعیہ بہی اسیکے قائل ہین لکن جب یہہ بات درست ٹہیرگی تو یہہ بات بہی لازم آویگی
کہ ایمان مین عمل داخل ہے کیونکہ حدیث جبرئیل مین جو متفق علیہ شیخین ہے اطلاق ایمان کا تصدیق پر
اطلاق اسلام کا اعمال پر اطلاق احسان کا اخلاص وحضور دل پر آیا ہے گو انجام سب کا ایک ہی کیون
نہ ٹہیرے لکن ظاہر نظر مین درمیان ایمان واسلام کے فرق مذکور ثابت ہے یہہ اور بات ہے کہ کیکو یہہ
نہین کہہ سکتے ہین کہ وہ مومن ہے مگر مسلم نہین یا مسلم ہے مگر مومن نہین کیونکہ ایمان بدون اسلام
کے اسلام بدون ایمان کے نہین ہوسکتا ہے جسنے دونون کو ایک کہا ہے اوسکا یہی مطلب ہے دین
کا لفظ ایمان اسلام سارے شرائع واحکام پر بولا جاتا ہے جب کسی مومن سے تصدیق مع الاقرار
پائی گئی تو اب وہ یہہ بات کہہ سکتا ہے کہ مین سچ مچ مومن ہون لکن اکثر سلف یون کہا کرتے تہے کہ
انشاء اللہ ہم مومن ہین یہہ کہنا انکا بطریق تبرک کے باسم خدا تہا نہ بطور شک کے اس صورت مین
دونون باتون کا ایک ہی انجام ٹہیر النسفی کا یہہ لکھنا کہ انشاء اللہ کہنا نہ چاہئے ٹہیک نہین ہے
بلکہ اس جملہ مبارکہ کو ہر بات کے ساتہہ کہنا چاہئے ف ایمان یاس مقبول نہین ہے مراد یاس سے
اسجگہہ سکرات موت معائنہ احوال آخرت ہے کیونکہ مرتے دم مومن بہشت کو کافر فاسق دوزخ کو دیکہنے
لگتا ہے اوسوقت کا ایمان لانا کافر کو کچہہ مفید نہین ہوتا یہہ معاملہ ایمان بالغیب کا تہا کچہہ دیکہے بہالے
کا سودا نہین ہے سارے اہل حق کا اول سے آخر تک اسی ایمان کے مقبول نہونے پر اتفاق واجماع
ہے حدیث مین آیا ہے توبہ جب تک قبول ہوتی ہے کہ غرغرہ نہین لگا قرآن مین فرمایا ہے فلم یک
ینفعھم ایمانھم لما رأوا باسنا دوسری آیت مین یون آیا ہے کہ لیست التوبة للذین
یعملون السیئات حتیٰ اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن معلوم ہوا کہ جو
لوگ عمر بہر گناہ کبیرہ کرتے رہتے ہین جب اونکو موت آنے لگتی ہے زندگی سے ناامیدی ہوتی ہے تو
توبہ کرنے کو تیار ہوجاتے ہین سو ایسونکی توبہ قبول نہین ہوتی ہے

توبہ ہا ز انفس باز پسین دست روستا		بیخبر دیدہ رسیدہ ی مرحمل لبستند	

ف سعید شقی شقی سعید ہوجاتے ہین اسطرح پر کہ ایمان کے بعد مرتد ہوگیا یا عمل صالح کے

سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سب عبادات کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ یہی چیزین اسلام کی بنیاد ہین
جس گہر کی ایک دیوار بہی گرجاتی ہے تو وہ گہر محفوظ نہین رہتا ہے اسیطرح جب ان ارکان اربعہ سے
ایک رکن کو بہی عمداً ترک کیا تو خانۂ اسلام ویران ہو گیا صاحب خانہ کافر بنگیا اس تقریر سے یہہ
بات بہی سمجھی گئی کہ مثل تارک عمد صلوۃ کے تارک صوم و حج و زکوۃ بہی کافر ہے گو مرتکب کبیرہ کافر نہو
اوسکے لئے تو کبہی نہ کبہی امید مغفرت کی بہی ہے اگر اصل توحید و اخلاص مرا ہے انکے تارک کے لئے
امید مغفرت کی بہی نہین ہے انکا حال وہی ہوگا جو کفار کا حال نار جہنم مین ہوگا ف اہل حدیث
کہتے ہین کہ جنت کسی ایک کے لئے بہی واجب نہین ہے گو اوسکے عمل کیسے ہی اچہے کیون نہون یا
اوسکا طریقہ پسندیدہ ہو مگر یہہ کہ اللہ تعالے اپنی مہربانی سے جنت کو اوسکے لئے واجب کردے
اسلئے کہ وہ نیک کام جو اس شخص سے ہوئے ہین وہ اللہ کے آسان کرنے سے ہوئے ہین اگر اللہ
اونکو آسان نکرتا تو کبہی وہ کام اوس شخص سے نہ بنتا خدا کیطرف سے ہدایت نہوتی تو کبہی بہی راہ راست
پر نہ آتا ولولا فضل الله عليكم ورحمته ما زكى منكم من احد ابداً ولكن الله يزكى من
يشاء ف دین و سنت والے اسبات پر ایمان رکہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گناہگاران اہل توحید کی شفاعت کرینگے مرتکبین کبائر کو بخشوائین گے حدیث مین آیا ہے شفاعتی
لاهل الكبائر من امتی دوسرا لفظ یون ہے لكنها للمذنبين المتلوثين الخطائين تیسری روایت یہہ ہے
ان اسعد الناس بشفاعتي يوم القيامة من قال لا اله الا الله خالصاً من قبل نفسه
رواه الصابونی بسنده معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا اعتقاد
رکہنا داخل ایمان ہے گو بوجہ اطلاق لفظ حدیث بعینہ شفاعت کسی شخص کی معلوم نہین ہوسکتی ہے
نہ کوئی یہہ کہہ سکتا ہے کہ ہماری شفاعت ضرور ہوگی اسلئے کہ قرآن و حدیث سے ہونا شفاعت کا باذن
ثابت ہے جب شفاعت اذن پر ٹہری تو خدا جانے کسکے لئے اذن ہوتا ہے کسکے لئے نہین ہوتا ہے انکا
شفاعت مین انکار ہے آیت و حدیث کا شفاعت کے بہروسے پر گناہ کئے جانا دلیل ہے جہل و حمق کی
حدیث بخاری مین آیا ہے فيحد لى حداً یعنی شفاعت کی ایک حد مقرر کردیجاویگی کہ فلان فلان قسم

کے لوگونکی شفاعت کرو یہہ شفاعت اونہین اہل کبائر کی ہوگی جنہون نے شرک نہین کیا ہے جو گور پرست
پیر پرست ہین یا مدن مبتلاے بدعات سیئات ہین اونکی شفاعت کا خدا حافظ ہے اسلیئے کہ مشرک بخشا
نہ جاویگا نہ شفاعت سے نہ بے شفاعت اکثر لوگ آپکو موحد سمجھتے ہین اور افعال شرکیہ مین مبتلا ہین کیونکہ
شرک چیونٹی کی چال سے بہی زیادہ تر مخفی ہے **قال تعالے** وما یؤمن اکثرھم باللہ الا وھم
مشرکون خدا کی خبر مین شک کرنا کفر ہے جب خدا ہی نے کہدیا کہ بہت سے ایمان لانے والے مشرک ہین
تو اگر وہ مشرک کدہی گور پرست نہین ہین تو پیر کون ہین شرک دو طرح پر ہوتا ہے ایک اللہ کے ساتھ اسکا
بیان تقویۃ الایمان و تنضید تطہیر الاعتقاد وغیرہ کتب مین لکہا ہے دوسرا شرک ساتھ رسول کے
اسکا بیان کتاب دین خالص مین مذکور ہے جب کسی امام عالم مجتہد فقیہہ کی ایسی تقلید اختیار کی کہ
اوسکے مقابلہ مین قول خدا و رسول کو چہوڑ دیا تو یہہ بہی ایک قسم کا شرک ہے شرک بخشا نہین جاتا
ایسے مشرکون کو امید شفاعت کی رکہنا امید دروغ ہے شفاعت گناہ کی ہوتی ہے نہ شرک و کفر کی
یہہ تہمت اہل بدعت کی کہ اہل توحید منکر شفاعت ہین افترا محض ہے وقد خاب من افتری گناہون
پر نادم ہوکر امیدوار شفاعت انبیاء و صلحاء و شہداء و علماء و اولیاء رہنا شیوہ اہل ایمان کا ہے

گر نرفتم طریق سنت تو	ہستم از عاصیان امت تو

اللہ نے ہر مخلوق کے لئے ایک مدت و اجل رکہی ہے کوئی نفس بے اجل کے مر نہین سکتا ع ہمنے چاہا
تہا کہ مر جائین سو وہ بہی نہوا جب اجل پوری ہو جاتی ہے تو موت آجاتی ہے موت سے فوت ہونا
نہین ہو سکتا مرنے سے کوئی نفس بچ نہین سکتا لکل امۃ اجل فاذا جاء اجلھم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون **وقال تعالے** وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ
کتابا مؤجلا دیکہو لڑائی مین سیکڑون زخم لگتے ہین کسیکو کوئی زہر پلا دیتا ہے کوئی ہیرا کہلا دیتا ہے
مگر وہ نہین مرتا کیونکہ ابہی اوسکی اجل نہین آئی تہی مدت زندگی کی پوری نہین ہوئی تہی کوئی فرش
پر بیٹہے بیٹہے ناگہان مر جاتا ہے چلتے پہرتے راہ مین موت آجاتی ہے نہ کچہ درد ہوتا ہے نہ دکہ یہہ
اسلیئے کہ اوسکی اجل پوری ہوگئی ہے اہل حدیث نے کہا ہے جو شخص مر گیا یا قتل ہوا اوسکی اجل منقضی

ہو گئی قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل الی مضاجعہم اہل علم نے کہا ہے
کہ مقتول اپنی اجل مقدر سے میت ہوتا ہے یہہ بات نہین ہے کہ اوسکی اجل نہین آئی تہی اجل سے
پہلے کسی کے قتل کرنے سے مر گیا دلیل اس مدعا کی آیات مذکورہ ہین موت ساتہہ میت کے قائم ہے
اللہ کی مخلوق ہے لقولہ تعالے خلق الموت والحیاۃ موت واجل ایک ہی چیز ہے نزدیک
اہل سنت کے یعنی مرگ و مدت مرگ شے واحد ہے نہ جسطرح زعم کعبے کا ہے کہ مقتول کے لئے دو
اجل ہین ایک قتل ایک موت اگر مارا نجاتا تو اپنی اجل یعنی موت تک جیتا رہتا فلاسفہ کا یہہ قول
کہ حیوان کے لئے ایک اجل طبعی ہے کہ اوس وقت وہ بسبب تحلل رطوبات انطفاے حرارت غریزی
کے مر جاتا ہے دوسری اجل اخترامی ہے کہ بحسب آفات وامراض کے لاحق ہوتی ہے بالکل باطل
ہے دو اجل کا ہونا ہرگز کسی آیت وحدیث سے ثابت نہین ہوتا ہے اسی جہل پر یہہ لوگ حکما و عقلا
کہلاتے ہین سبحان اللہ وبحمدہ وجدان صحیح سے یہہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جان کے الگ ہو جانے
کو بدن سے بسبب فقدان استعداد بدن کے تولید روح سے موت کہتے ہین یہہ بات نہین ہے کہ
روح قدسی روح حیوانی سے منفک ہو جاتی ہو جب روح بسبب امراض مدنفہ کے تحلیل ہو گئی تو حکمت آلہی
مین یہہ امر واجب ہو جاتا ہے کہ جان اتنی باقی رہجاتی ہے کہ ارتباط روح آلہی کا ساتہہ اوسکے صحیح
سمجہا جاتا ہے ۔

باب پانچوان بیان مین عقیدہ نبوت وغیرہ کے

رسولون کے بہیجنے مین حکمت ومصلحت وعاقبت حمیدہ ہے لئلا یکون للناس علی اللہ حجۃ بعد
الرسل اللہ نے نوع بشر سے رسول طرف بشر کے بہیجے ہین یہہ بشارت دیتے ہین اہل ایمان وطاعت کو
ڈراتے ہین اہل کفر وعصیان کو امور دین ودنیا مین جنکے لوگ محتاج ہین اونکا یہہ بیان کرتے ہین خواہ
علم ہو یا عمل اللہ نے بہشت کو جگہہ نیکون کی بنائی ہے دوزخ کو گہر بدکارون کا ٹہیرایا ہے اون کامونکو
جنسے بہشت ملے دوزخ سے بچے عقل ادراک نہین کر سکتی ہے اسلئے پیغمبر آئے اونہون نے بتادیا

کہ فلان امر کا انجام بہشت ہے فلان امر کا انجام دوزخ ہے آب جسکا جی چاہے اچہے کام کرکے جنت لے جسکا جی چاہے برے کام کرکے دوزخ لے اللہ کی حجت اوسکے بندون پر تمام ہوگئی کسی شخص کو جگہہ عذر کی باقی نہین رہی وما ارسلناک الا رحمة للعالمین اللہ نے پیغمبرون کو معجزات دیئے معجزہ عادت کو توڑ دیتا ہے یہہ معجزہ خدا کا کام ہے نہ رسول کا فعل بندہ کا کیا مقدور ہے کہ عادت الٰہی کا خرق کرے دلالت معجزہ کی صدق نبی و رسول پر ایک یقینی بات ہے جب معجزہ کا مشاہدہ ہوتا ہے بے اختیار علم صدق نبی کا حاصل ہوجاتا ہے بخلاف دلائل عقلیہ کے کہ ایک گرہ ہے کچے تاگے مین اسلیئے الزام خصم کا اوس سے مشکل ہوتا ہے ہرگز نزاع وجدال بند نہین ہوتا کیونکہ ہر شخص اپنی عقل کے موافق گفتگو کرسکتا ہے علم کلام و فلسفہ سے یہہ بات ظاہر ہے عیان راچہ بیان معجزہ دیکہکر کافر رہنا عناد و شقاوت سابقۂ ازلی ہے ف سب سے پہلے جو نبی آئے آدم ابوالبشر علیہ السلام تہے سب کے بعد جو نبی آئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین آدم کے بعد شیث بن آدم نبی ہوئے پہر ادریس پہر نوح پہر ہود پہر صالح پہر ابراہیم پہر اسمعیل پہر اسحٰق پہر یعقوب لوط زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین تہے پہر شعیب پہر موسیٰ پہر اونکے بہائی ہارون پہر یونس پہر سلیمان پہر زکریا پہر یحییٰ پہر عیسیٰ پہر الیاس پہر یسع پہر کوئی پیغمبر بعثت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہین آیا آدم کی نبوت قرآن پاک سے ثابت ہے امت نے اوسپر اجماع کیا ہے انکار نبوت آدم کو کفر بتایا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اودعاے رسالت واظہار معجزہ سے ثابت ہے یہہ ادعا متواتر ہے قرآن مین فرمایا ہے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مسلم کی روایت مین ابوہریرہ سے مرفوعاً یون آیا ہے ارسلت الی الخلق کافة وختم بی النبیون لفظ خلق کا بعموم خود شامل ہے جملہ اجزاے عالم کو تمام اقسام موجودات وکائنات کو اسلئے آپکو سارے عالم کیطرف مبعوث سمجہا گیا ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین بہی اسی پر دال ہے عالم نام ہے کل ماسوا اللہ کا سو جسطرح اللہ رب العالمین ہے اسیطرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمة للعالمین ہین وللہ الحمد پیغمبرون کی گنتی مین بعض احادیث آئی ہین مگر لائق حجت کے نہین ہین اسلئے بہتر یہہ ہے کہ تسمیۂ انبیا رہین عدد

پر قصر کرے کیونکہ ذکر عدد مین یہہ احتمال باقی ہے کہ شاید انمین کوئی ایسا شخص داخل ہوجاوے جو
نبی نہین ہے یا کوئی نبی اوس گنتی سے باہر رہ جاوے قال تعالی منھم من قصصنا علیک
ومنھم من لم نقصص جب خدا ہی نے ہمکو گنتی نہ بتائی تو اب ہم کسطرح گنتی پر جم سکتے ہین یہہ سب
نبی خدا کی طرف سے پیغام لانے والے تھے سچے خیر خواہ دوستدار گناہون سے معصوم عہدہ نبوت سے
غیر معزول تھے نسخ شریعت عزل نبوت نہین ہے عصمت کے یہہ معنی ہین کہ وحی سے پہلے اور بعد وحی
کے اجماعاً صدور کفر سے معصوم ہین رہے صغائر سو عمداً جائز ہین نزدیک جمہور کے سہواً بالاتفاق
روا ہین انسے اگر اتفاقاً کوئی لغزش ہوجاتی ہے تو فی الفور او سپر متنبہ کردئے جاتے ہین قرآن
شریف سے جو بعض زلات انبیاء کے ثابت ہین کچھ ضرور نہین ہے کہ اونکی تاویل کیجاوے تحریف
عمل مین آوے کان امر اللہ قدرا مقدورا کو خیال کرلینا کافی وافی شافی ہے تمام اولیاء اللہ
خوف عزل وخاتمہ سے دنیا مین مامون نہین ہین مرنے کے بعد اگر ایمان پر یہان سے گئے ہین تو مومن
وولی ہین والا فلا انسے بعد موت کے استمداد واستعانت کرنا یا انکی قبرون سے مدد مانگنا انکو سجدہ
کرنا انکی نذر منت قبول کرنا کسی دلیل کتاب وسنت سے ثابت نہین ہے ف سب سے افضل خاتم الانبیاء
علیہ الصلوٰۃ والسلام ہین کنتم خیر امۃ اخرجت للناس امت کی خیریت تابع کمال نبی امت کے
ہوتی ہے جب نبی اکمل ہوگا تب ہی امت بھی کامل ٹھیریگی اسکے سوا حدیث مین آیا ہے انا سید ولد
آدم لفظ ولد آدم وبنی آدم کا عرف مین نوع انسان پر بولتے ہین دوسری حدیث مین یون
آیا ہے آدم ومن دونہ تحت لوائی اس سے سیادت نبوی افضلیت مصطفوی سب انبیاء و
رسل پر بخوبی ثابت ہوتی ہے آپکے بعد فضیلت ابراہیم علیہ السلام کو ہے پھر موسی وعیسی ونوح کو نہین
پنج تن کو اولوالعزم کہتے ہین گو اورونکو بھی بعض نے بتایا ہے مگر قول مشہور یہی ہے قرآن پاک مین
ذکر اولوالعزم کا مجملاً آیا ہے فاصبر کما صبر اولو العزم من الرسل بڑا عمدہ معجزہ نبی
اُمّی کا قرآن عظیم ہے کہ خدا کا کلام قدیم ہے قیامت تک باقی رہیگا باقی معجزات انبیاء کے ہوتے اور
نرہے ہر پیغمبر کو ایک دو قسم کا معجزہ دیا گیا تھا خاتم النبیین شفیع المذنبین سید المرسلین صلعم کو

ہر جنس کا معجزہ عنایت ہوا ہے جتنے کمالات سارے انبیار مین جدا جدا تھے وہ سب آپکی ایک ذات والا
مین مع شے زائد جمع ہو گئے ہین ع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری * جو بزرگی آپکو ملی تھی
وہ کسیکو ہاتھ نہ لگی ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر * **تنبیہ** انبیار و رسل ملائکہ و اولیا
اگرچہ اشرف مخلوقات ہین درگاہ الٰہی کے مقرب و خواص ہین لیکن مثل ساری مخلوقات کے کچھہ علم و قدرت
نہین رکھتے ہین مگر جتنا علم یا جتنی قدرت خدا نے انکو دی ہے جسطرح سارے مسلمان اللہ کی ذات و
صفات پر ایمان لائے ہین اسیطرح یہہ بھی ایمان رکھتے ہین ادراک کنہ ذات وصفات مین معترف
بعجز و قصور ہین ادائے حقوق عبدیت مین ناطق بشکر خدا ہین بندگان خاص خدا کو صفات واجبی
خدا مین شریک کرنا یا عبادت خدا مین شریک ٹہیرانا کفر ہے غیر انبیار کو صفات انبیار مین شریک کرنا بھی
منع ہے یہود نے انبیار کا انکار کیا کافر ہو گئے نصاری نے عیسی علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مشرکین
عرب نے ملائکہ کو خدا کی بیٹیان ٹہیرایا فرشتون کے لیے علم غیب ثابت کیا کفر مین پڑ گئے نیچریہ نے وجود
ملائکہ و شیاطین کا انکار کیا کافر ہو گئے متابعت مقصور ہے انبیار علیہم السلام پر جس بات کی خبر رسول
نے دی ہے اوسپر ایمان لانا چاہیئے جن کامون کا حکم کیا ہے وہ کرنا چاہیئے جن باتون سے منع فرمایا ہے
اونسے بچنا لازم ہے مالا بد منہ مین قاضی ثنار اللہ رح نے کیا خوب فرمایا ہے کہ قول وفعل ہر کسے
را کہ سہوانہ قول وفعل پیغمبر مخالفت داشتہ باشد آنرا رد باید کرد انتہی اس جملہ صالحہ نے تقلید
کی جڑ کاٹ دی قاضی صاحب فقیہہ حنفی تھے انکی بات حنفیہ پر مطابق اونکے قاعدہ کے ضرور ہی
حجت ہو گی اسیطرح شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین جڑ بدعت حسنہ کی اوکھاڑ دی کہکر
لکھدیا ہے کہ ادنی سنت بدعت حسنہ سے بہتر ہے مثلاً استنجا کرنا مطابق سنت کے مدرسہ وخانقاہ
کے بنانے سے بہتر ہے اسلیئے کہ سنت سے دل مین نور آتا ہے بدعت سے ظلمت پیدا ہوتی ہے یہانتک
کہ نوبت ختم وطبع و رین کی پہونچتی ہے جزاہ اللہ خیرا یہہ دونون عالم بڑے فاضل عابد زاہد
عامل امام طائفۂ حنفیہ تھے امید ہے کہ حنفیہ انکے فتوی پر انکار نکرینگے اگر کرین تو کیا کرین آخر
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو یہی فرمایا ہے کہ من ابی فقد عصانی یعنی جسنے میرے

قول وفعل کا انکار کیا اوسکو نہ مانا وہ مبتدع نافرمان ہے پہر فرمایا کہ ایسا شخص نار مین جاویگا کل
بدعة ضلالة کلیہ عامہ ہے ہر بدعت کو شامل ہے خواہ کوئی بشر اوسکو حسنہ کہے یا مستحبہ یا واجبہ
افسوس تو یہہ ہے کہ حدیث مین کسی جگہہ بہی کسی ذراسی بدعت کو بہی تو حسنہ نہین کہا ہے پہر منکرین تقسیم بدعت
پر بہنسا کیا ف عہد میثاق کتاب وسنت دونون سے ثابت ہے اذ اخذ ربك من بنی آدم
من ظهورهم ذريتهم الخ حدیث اس باب کی مشکوۃ وغیرہ مین لکہی ہے معتزلہ کا آیت وحدیث
کو معنی مجازی پر حمل کرنا بیجا ہے جو ایمان لایا ہے وہ اوس عہد پر قائم دائم ہے جسنے کفر کیا ہے
اوسنے میثاق کو بدل ڈالا ہے قالوا بلی کے بعد سخت بلا مین پڑگیا ہے انا للہ یہہ عہد ربوبیت کا
لیا گیا تہا تا کہ کوئی بندہ شرک نکرے مگر یارون نے الوہیت کو تو مانا الا ما شاء اللہ مگر ربوبیت مین
اکثر لوگ مشرک ہوگئے اللہ کو چہوڑکر غیر اللہ کے بندے بنے کوئی عابد وثن وصنم ہوگیا ہے کوئی عابد
ملائکہ ونجوم کوئی بندہ اولیا ربنگیا کوئی معشوق کا بندہ ہوگیا پارسیون کے دو خدا ہین نصاریٰ
کے تین خدا ہنود کے چہتیس کروڑ معبود فقط ایک مسلمانون کا خدا ایک اکیلا اللہ ہے بس بس ع

تا چند گہ از چوب گہ از سنگ تراشی ؛		بگذار خدائے کہ بصد رنگ تراشی

ہدایت ضلالت خدا کے ہاتہہ ہے اضافت اوسکی طرف رسول خدا یا اصنام وغیرہ کی مجازاً آتی ہے
جیسے اضلهم السامري وانهن اضللن كثيرا من الناس ف ولی کیسا ہی بڑا ہو نبی
کے درجے کو نہین پہونچتا ہے اسپر سارے مسلمانون کا اجماع اتفاق ہے یہہ قول بعض صوفیہ کا
کہ ولایت افضل ہے نبوت سے ماؤل ہے یا مردود یہہ دعوی شرعاً باطل ہے کشفاً ساقط ہے
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کتاب الفرقان مین اتفاق سارے سلف وائمہ امت واولیار ملت
کا بابت افضلیت انبیار کے اولیار پر نقل کیا ہے یہہ قول کہ خاتم الاولیار افضل اولیار ہوگا
جسطرح کہ خاتم الانبیار افضل انبیار ہین ایجاد حکیم ترمذی ہے اونسے پہلے کسی شیخ نے یہہ بات
موہنہ سے نہین نکالی تہی پہر ابن العربی کو یہہ خیال ہوا کہ خود وہی خاتم الاولیار ہین انتہی ایسے
اقوال شطحیات اہل سلوک مین داخل ہوتے ہین لایق اعتماد واعتبار کے نہین سمجہی جاتی احادیث

السکاری نطوی ولا تروی ؎

	نتوان عربدہ با چشم تو کردن آرے		بتواضع گزرانند ز خودستان را	

ف ولایت کے لئے یہہ شرط نہین ہے کہ ولی معصوم بہی ہو نہ خطا کرے نہ اوس سے غلطی ہو بلکہ
مخفی رہنا بعض علوم شریعت کا ولی پر جائز ہے بعض امور دین ولی پر مشتبہہ ہو جاتے ہین کبہی خوارق
عادات کو کرامات سمجہہ لیتا ہے شیطان کے دہوکے مین آجاتا ہے نہین جانتا کہ یہہ کام طرف سے
شیطان کے ہے گو اس امر سے خارج از ولایت نہو کیونکہ اللہ تعالے نے خطا و نسیان اس امت
کا معاف فرمایا ہے اسیلئے یہہ بات ٹہیر چکی ہے کہ ہر انسان پر ماننا ہر ولی کی بات کا کچہہ واجب نہین
ہے نہ اوسکے ہر واقعہ والہام وکشف پر اعتماد کرنا لازم ہے بلکہ قول و فعل ہر ولی کو کتاب و سنت
پر عرض کرے جو موافق نکلے اوسکو مانے جو مخالف ہو اوسکی پیروی مفت مین بہی مول نہ لے
ف الہام کشف منام کوئی حجت اسلام نہین ہے نہ کوئی حکم دین انسے ثابت ہو سکتا ہے ہان انکی
لیاقت اتنی ہی ہے کہ احکام ثابتہ کی گواہی دین تائید کرین قاضی ثناء اللہؒ نے کہا ہے کشف
والہام اگر خلاف آحاد احادیث وقیاس جامع شروط ہوگا تو ترجیح حدیث وقیاس ہی کو دیجاوے
گی کشف مین حکم خطا کا دینگے الہام ومنام کو غلط سمجہین گے یہہ مسئلہ سارے سلف وخلف کا مجمع
علیہ ہے کیونکہ قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجت قطعی ہوتا ہے اوسکی روایت مین
احتمال کذب ونسیان کا ضعیف ہے اولیاء کے کشف مین خطا بہت ہوتی ہے انتہٰی ف اشراط
ساعت علامات قیامت غربت اسلام قلت علم کثرت جہل وفور ہرج یعنی قتل ظہور مہدی نزول
عیسیٰ خروج دجال بر آمد دابۃ الارض خروج یاجوج ماجوج طلوع شمس از مغرب رفع قرآن وغیرہ مبنی
امارات وآیات فتن کبریٰ وصغریٰ کی آئی ہین جنکی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی
ہے سب حق ہین کیونکہ یہہ سب امور ممکن ہین مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے اسیطرح نفخ صور بعث
بعد الموت نفخ احیاء انشقاق سموات وقوع نجوم طیران جبال خراب ارض خلق عالم بعد از عدم
خروج موتیٰ از قبور انواع عذاب نار جیسے سانپ بچہو زنجیر طوق آب گرم زقوم غسلین کا دوزخ

مین ہونا وحور وقصور واکل وشرب وجماع ولباس ودیگر لذات کا جنت مین ہونا یہہ سب حق ہے سیوطی نے ایک کتاب حال برزخ مین لکہی ہے یعنے جنت ونار کا رسالہ لکہا ہے قبر کے حالات مین علحدہ ثمار التنکیت تالیف کی ہے صاحب اشاعہ واقتراب الساعہ نے علامات قیامت کو یکجا جمع کیا ہے جو کچہہ ان کتب ورسائل مین آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے اوسپر ایمان لانا فرض ہے انکار اوسکا کفر والحاد وارتداد وزندقت ہے جتنے مخالفین اسلام ہین بڑا کفر اونکا یہی انکار معاد واحوال قبر وحشر ونشر وجنت ونار کا ہے حالانکہ وجود معاد جسمانی کا دخول جنت ونار کا توریت وانجیل سے بہی ثابت ہے دہریہ ونیچریہ انکار معاد کا کرتے ہین یا معاد روحانی سمجہتے ہین ابہی تو نہین مرنے کے بعد انکو خود معلوم ہو جاتا ہے کہ سچا کون تہا جہوٹا کون ہے ف رسل بشر رسل ملائکہ سے افضل ہین ملائکہ کے رسول عامہ بشر سے افضل ہین باجماع بلکہ بضرورت ہان عامہ بشر عامہ ملائکہ سے افضل ٹہیر چکے ہین گو معتزلہ وفلاسفہ وبعض اشاعرہ اسبات کو نہین مانتے بلکہ ملائکہ کو بشر سے بہتر جانتے ہین لکن سچی بات یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ اوس جنس کا ہے کہ کتاب وسنت ساتہہ اوسکے گویا نہین ہوئی ہے نہ کوئی حدیث اس باب مین مستفیض ہوئی نہ صحابہ نے اوسمین کبہی کچہہ کلام کیا بلکہ اسکو اہل کلام نے دلائل عقلیہ سے استنباط کیا ہے اسلیے سلف کی راہ پر چلنا نجات کا رستہ اختیار کرنا ہے کوئی کیون نہ افضل ہو ہمارا نہ کچہہ نقصان ہے نہ کچہہ فائدہ بعض لوگ باوجودیکہ عالم فاضل کہلاتے ہین آپکو دیندار سمجہتے ہین لکن ایسے مسائل مین خوض کیا کرتے ہین حالانکہ اس خوض وغور مین کچہہ حاصل نہین ہے ہان اوقات عزیز ضرور ضائع ہو جاتی ہے اوتنی مدت ذکر خدا درس علم حدیث وظیفہ درود سے محروم رہتے ہین یا حقوق اہل وعیال ونفس کے ادا کرنے مین قاصر پڑتے ہین اسیطرح کا یہہ مسئلہ ہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ پہر موضع قبر شریف افضل ہے یا عرش مجید شیخ عبدالقادر جیلانی بہتر ہین یا امام اعظم کوئی یہہ وہی مثل ہے کہ شیر شاہ کی ڈاڑہی بڑی تہی یا سلیم شاہ کی اچہی بہائی کسی کی ڈاڑہی بڑی ہو ہمین کیا ہم سے تو ہمارے اعمال کا سوال ہمارے افعال کا حساب کتاب ہوگا ہم اپنی فکر کرین یہہ بہتر ہے

یا تیرا میرا ذکر کوئی بزرگ ہوا تو ہمکو کیا ملجاویگا کوئی مفضول ٹہیرا تو ہم سے کیا چہین لیا جاویگا اکثر
خلق کی اوقات ایسے مباحث واشغال مین برباد۔ جاتی ہے نہ کبہی خدا ورسول کی یاد ہوتی
ہے نہ عاقبت وآخرت یاد آتی ہے انا للہ **ف** رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معراج کو
بیداری مین اسی جسم مبارک کے ساتہہ آسمان دنیا تک جانا پہر وہان سے جہان تک کہ خدا نے چاہا
تہا پہونچنا بخبر صحیح بطرق متعددہ بخوبی ثابت ہے جو کوئی اس خبر کا منکر ہے اس اثر پر ایمان نہین
لاتا ہے وہ بدعتی گمراہ ہے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک جانا تو بنص قطعی کتاب اللہ ثابت ہے
اسکا انکار کفر صریح ہے رہا زمین سے آسمان کے اوپر جانا سو یہہ بات بخبر مشہور ومستفیض
ثابت ہے اسکا انکار کرنیوالا مبتدع ضال ہے آسمان سے جنت وعرش تک جانا اخبار آحاد
سے ثابت ہوا ہے انتہاء معراج مین اختلاف ہے کہ جنت تک تہی یا عرش تک یا فوق تک جسکو مقام
قاب قوسین کہتے ہین پہر وہان رؤیت ہوئی تہی یا نہین ایک جماعت محدثین نے مثل عائشہ کے انکار
رؤیت کا کیا ہے جبریل علیہ السلام کا دیکہنا بتایا ہے ایک جماعت نے کہا نہین بلکہ اللہ پاک کو وہان
دیکہا ابن عباس یہی کہتے ہین پہر کسی نے کہا آنکہہ سے دیکہا کسی نے کہا دل سے اشعریہ آنکہہ کے قائل
ہین تفتازانی طرف دل کے مائل ہین بعض نے توقف کیا یہی بات ٹہیک معلوم ہوتی ہے اسلئے کہ
تصریح رؤیت بصر یا رؤیت قلب کی اسطرح پر نہین آئی ہے کہ جس سے آنکہہ ٹہنڈی ودل تسلی ہوجاے
ہمکو زیادہ خوض کرنے کی کیا حاجت ہے **ف** روح کا محدث ہونا یعنی قدیم نہونا دین اسلام سے
بضرورت شرعیہ معلوم ہوچکا ہے سارے صحابہ وتابعین اسی اعتقاد پر گذرے ہین پہر پیچہے سے ایک
ایسا فرقہ قاصر الفہم نکلا جسنے کہا کہ روح قدیم ہے اہل سنت متفق ہین اسبات پر کہ روح مخلوق
ہے اسپر بعض محدثین نے اجماع نقل کیا ہے کسی نے کہا روح مرجاتی ہے کسی نے کہا کہ نہین مرتی ہے
نہ مرنا روح کا ٹہیک ہے احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے اگر مرجاتی تو بعد مفارقت بدن کے تاحشر
منعم ومعذب کیون ہوتی روح کا حال سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے قل الروح من امر ربی
وما اوتیتم من العلم الا قلیلا شاہ ولی اللہ محدث کا یہہ تجویز کرنا کہ اس آیت سے انکار علم

روح کا منصوص نہین ہے اگرچہ ظاہر مین پررونق بات معلوم ہوتی مگر درحقیقت کچہہ چوکس بات
نہین ہے ہمکو ایسے امر مین سرے سے غوص کرنیکا حکم ہی نہین ہے مانا کہ کسیطرح پر کچہہ معرفت حاصل
بہی ہوجاوے تو پہر اوسپر یقین کامل کسطرح ہو سکتا ہے اوسکی تصدیق کتاب وسنت سے کیونکر
ہوسکے گی عقل کوئی آلہ معرفت کا نہین ہے گو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایمان براہ
عقل کے واجب ہوتا ہے کیونکہ خدا نے فرمایا ہے وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا یہی مذہب
اشاعرہ وغزالی کا ہے معتزلہ موافق امام اعظم کے ہین انکی یہہ دلیل کہ افی اللہ شک فاطر
السموات والارض وکل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ناتمام ہے اسلئے کہ آیت مذکور
دلیل سمعی ہے نہ حجت عقلی حدیث مسطور حق مین مولود غیر مکلف عاقل کے ہے نہ حق مین مکلف بالغ کے
ف حنفیہ ومعتزلہ کے نزدیک تکلیف مالایطاق جائز نہین ہے آندہے سے یہہ کہنا نہین
پہونچتا کہ تو دیکہہ جسکے پاوٴن نہین ہین اوسکو یہہ نہین کہہ سکتے کہ تو چل شافعیہ واشاعرہ کہتے
ہین یہہ تکلیف جائز ہے اگر جائز نہوتی تو یہہ سوال کیون ہوتا کہ ربنا لاتحملنا مالاطاقۃ
لنا بہ مگر ٹہیک بات یہہ ہے کہ جائز نہین ہے لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا آیت اول ہے
استعاذہ آفات کا مراد ہے نہ تکلیف مالایطاق پہر خواہ وہ تکلیف اپنی ذات مین ممتنع محال ہو جیسے
جمع ضدین یا ممکن ہو جیسے خلق جسم رہی وہ تکلیف جو ممتنع بالغیر ہے جیسے ایمان لانا اوس شخص کا
جسکو خدا نے جان لیا ہے کہ وہ ایمان نہ لاویگا مثل فرعون وغیرہ کے تو یہہ سب کے نزدیک شرعاً
جائز وواقع ہے آخر یہہ بات خدا کو معلوم تہی کہ ابوجہل کبہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سچا نہ سمجہیگا مگر اوسکو تکلیف تصدیق کی دیگئی تہی دعا مانگنا کچہہ منافی عدم تکلیف کی نہین ہے
یہہ ویسی بات ہے کہ حدیث مین بہت چیزون سے پناہ مانگی ہے حالانکہ اونمین ایسی چیزین بہی
ہین جنپر صبر کرنے سے وعدہ جنت کا آیا ہے ف سنت حقیقت مین کسی مذہب خاص کا نام
نہین ہے اتنی بات ہے کہ جن مسائل مین اہل قبلہ مختلف ہوکر کئی فرقے بنگئے ہین بعد اسکے کہ
وہ ضروریات دین کو مانتے تہے سو وہ مسائل مختلف فیہا دو قسم پر ہین ایکقسم مسائل مذکور کی

وہ ہے جو کتاب و سنت سے ثابت ہے سلف صلحا یعنی صحابہ و تابعین اوسپر گزر گئے ہین پھر انکے بعد
ہر صاحب رائے اپنی رائے کا فریفتہ ہوا طرح طرح کی رائین راہین نکلین اوسوقت ایک گروہ نے ظاہر
کتاب و سنت کو اپنے دانتون سے خوب ہی مضبوط پکڑا عقائد سلف پر جم گئے اونکے اعتقاد پر تہم
گئے اصول عقلیہ کی موافقت و مخالفت کی کچھہ پروا نکی اگر اتفاقاً کلام معقولی کیا تو الزام خصم رد
مخالف یا زیادت طمانینت کے لئے نہ واسطے استفادہ عقائد کے انکو اہلسنت کہتے ہین دوسری قوم
نے تاویل و صرف عن الظاہر کو اختیار کیا پھر جس بات کو اپنے زعم مین خلاف اصول عقلیہ کے پایا وہان
کلام معقولی کیا تاکہ ماہیت امر متحقق ہو جاوے سوال قبر کا وزن اعمال کا مرور صراط رویت
خدا کرامات اولیا کتاب و سنت سے ظاہر ہو چکا ہے سلف اسی عقیدہ پر گزرے ہین لیکن ایک
قوم کے زعم مین نطاق معقول نے اسجگہہ تنگی کی وہ ان چیزونکا انکار کرکے تاویل کرنے لگے
دوسری قوم نے کہا ہم ان سب باتون پر ایمان لائے ہین گو ہمکو حقیقت انکی معلوم نہین ہوئی ہے
نہ ہماری عقل اوسپر گواہی دیتی ہے تیسری قوم بولی کہ ہم ان سب امور پر ایمان لائے ہین ہمکو بیان
انکا طرف سے ہمارے رب کے آگیا ہے ہماری عقل بہی اسکی گواہی دیتی ہے باقی رہی وہ قسم
مسائل کی جنکے ساتہہ کتاب ناطق نہین ہے نہ سنت مستفیض ہے نہ صحابہ نے اوسمین کچھہ گفتگو کی ہے
بلکہ اوسکو اوسی کے حال پہ چھوڑ دیا تہا مگر کچھہ لوگ آئے تو اونہون نے اس قسم مین کلام کیا اختلاف
کیا انکا خوض کرنا اسمین کئی طرح پر ہوا ایک استنباط کرنا دلائل عقلیہ سے جیسے مسئلہ فضیلت انبیا
کا ملائکہ پر فضل عائشہ کا فاطمہ پر دوسرے توقف کرنا اونکا اصول موافق سنت پر اور متعلق ہونا
اون اصول کا ساتہہ مسائل مسطورہ کے جیسے مسائل امور عامہ یا کچھہ مباحث جواہر و اعراض کے
کیونکہ قائل ہونا حدوث عالم کا مثلاً متوقف ہے ابطال ہیولی اثبات جزء لا یتجزی پر یا قائل ہونا
خلق خدا کا عالم کو بلا واسطہ متوقف ہے ابطال اس قضیہ پر کہ واحد سے سوا واحد کے صادر نہین
ہوتا ہے یا قائل ہونا معجزات کا متوقف ہے اس بات پر کہ جو لزوم عقلی درمیان اسباب و مسببات
کے ہے اوسکا انکار کیا جاوے یا قائل ہونا معاد کا موقوف ہے امکان اعادہ معدوم پر

وعلی ہذا القیاس دیگر مسائل جن سے کتب ان لوگون کی بہری ہوئی ہین پوری تقریر اس مقام کی حجۃ اللہ البالغہ مین لکہی ہے ف نصوص کتاب وسنت کی محمول ہین اپنے ظاہر پر کوئی دلیل قطعی اونکی صارف نہین ہے جیسے وہ آیتین جنکا ظاہر مشعر جہت وجسمیت ہے ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ یہہ آیتین نصوص نہین ہین بلکہ متشابہ ہین اسلئے کہ نصوص سے اسجگہہ مقابل لفظ مفسر ومحکم مراد نہین ہے بلکہ وہ مراد ہے جوکہ اقسام نظم کو بحسب متعارف عام وشامل ہے ان ظواہر سے عدول کرکے طرف اون معانی کے جانا جسکا دعوی اہل باطن کرتے ہین الحاد ہے عقائد کا آرا فاسدہ پر مقرر کرنا مادار پر حکم کفر کا لگانا اگرچہ ظواہر ادلہ قرآن وحدیث کے اوسیطرح پر ہین درحقیقت تخطیہ کرنا ہے قرآن وحدیث کا بہلا کہین یہہ ہوسکتا ہے کہ خدا قرآن کو واسطے بیان کے بہیجے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افصح الناس ہون پہر وہ ظاہر مین ایسے الفاظ کہین جنکا اعتقاد مطابق ظاہر مذکور کے کفر ٹہیرے یہہ جرأت اوسی قوم سے ہوئی ہے جنہین صغیر السن جوان ہوگیا جوان کبیر السن بنگیا ف فرشتے خدا کے بندے ہین جو حکم خدا کا ہوتا ہے اوسکو بجا لاتے ہین انمین کسی کے دو کسی کے تین کسی کے چار چار پر بہی ہین ہر ایک فرشتہ کی ایک جگہہ خاص مقرر ہے یہہ خدا کی نافرمانی نہین کرتے ہین یہہ حال انکا قرآن شریف مین آیا ہے نہ انکو نر کہہ سکتے ہین نہ مادہ نہ انکے اولاد ہوتی ہے نہ یہہ محتاج کہانے پینے کے ہین بلکہ وحی کے پہونچانے والے عرش کے اوٹہانے والے ہین جو فضل وکمال لایق انکے حال کے ہے وہ انکو بالفعل حاصل ہے انہین شوق تحصیل کمال کا نہین ہوتا ہے کہ یہہ کسی چیز کو قوت سے فعل مین لائین اسلئے یہہ بات کہی گئی ہے کہ انہین عشق نہین ہوتا ہے اسکا مطلب یہہ نہین ہے کہ محبت ومعرفت مولی بہی انہین نہین ہے مبرا ہونا انکا مردی وزنی سے اسلئے کہا جاتا ہے کہ کوئی نقل شرعًا اس باب مین نہین آئی ہے نہ عقل اونپر دلالت کرتی ہے بت پرستون کا یہہ کہنا کہ یہہ خدا کی لڑکیان ہین محال وباطل ہے ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا لم یلد ولم یولد ہاروت ماروت دو فرشتے تہے خدا نے اونپر عتاب کیا تہا جسطرح کہ زلت انبیاء سہوا اولیاء پر عتاب ہوتا ہے کوئی کفر وگناہ کبیرہ اونسے

صادر نہین ہوا تہا کہ وہ اوسپر معذب ہوئے ہون **ف** شیاطین کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہی یہہ
آدمیون کے دلمین وسوسہ ڈالتے ہین بنی آدم کا گمراہ کرنا راہ ہدایت سے بہکا دینا چاہتے ہین انکی
تاک مین رہا کرتے ہین آپسمین لڑاتے فساد کراتے ہین میان بی بی کو بہکا کر جدائی ڈالتے ہین **قال**
تعالے ان الشیاطین لیوحون الی اولیائہم لیجادلوکم وان اطعتموہم انکم
لمشرکون اللہ جس آدمی پر چاہتا ہے انکو مسلط کر دیتا ہے جسکو چاہتا ہے انکے کید و مکر سے
بچا لیتا ہے **قال تعالے** واستفزز من استطعت منہم بصوتک واجلب علیہم
بخیلک ورجلک وشارکہم فی الاموال والاولاد وعدہم وما یعدہم الشیطان
الا غرورا یہہ تسلط ان شیاطین کا غالباً اہل دنیا مرتکبین کبائر اہل شرک و کفر پر زیادہ
ہوتا ہے آنپر سوار پیادے شیطان کے مسلط رہتے ہین وہ انکے مال و اولاد مین شریک ہوتا ہے
یہی سبب ہے کہ اکثر مال امرار وسار کا خلاف مرضی خدا مین صرف ہوا کرتا ہے مٹی پانی مین برباد
جاتا ہے اولاد شریر فاسق فاجر نابکار نالائق بدلیاقت جاہل متمرد سرکش پیدا ہوتی ہے سو
یہہ سارا وعدہ شیطان کا انکے ساتھہ دہوکا ہوتا ہے تیہ سمجھتے ہین کہ جو کچھہ ہم کرتے کہتے ہین
جہان کہین ہم مال اوٹہاتے ہین سبکا نتیجہ اچہا ہوگا ہمکو عیش آرام ملیگا یا نیکنام نامور کہلائینگے
تیہ سب غلط ہے یہہ کام انکو جہنم کی سیر کرا دیگا تیہ نیکنامی چالاکی عیش پرداز ہی انکو دوزخ کا سوختہ
کرتا بناویگی خاطر خاطر مجموع رکہین انما سلطانہ علی الذین یتولونہ الخ رہے وہ غربا ر
اسلام جو خدا پر ایمان لائے ہین اللہ پر بہروسا رکہتے ہین دنیا کے عاشق مال کے بندے نام
کے طالب نہین ہین تو اونپر کچھہ داؤن ملاعین کا نہین چلتا ہے **قال تعالے** انہ لیس
لہ سلطان علی الذین آمنوا وعلی ربہم یتوکلون ان عبادی لیس لک علیہم
سلطان وکفی بربک وکیلا سچ ہے جسکا وکیل خدا ہے اوسپر کب کسی دشمن خدا کا بس چل سکتا ہے
ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ان لوگون کی ایک پہچان یہہ بہی ہے کہ جب انسے
کوئی بہول چوک دہوکے دہڑی مین ہو جاتی ہے تو بجرد متنبہ ہونیکے نادم ہو کر تائب ہو جاتے ہین

برے کام پر اڑ نہین کرتے کوئی نصیحت کرتا ہے تو فی الفور مان لیتے ہین انکے مقابلے مین وہ حالدآر
آسودہ لوگ ہین کہ جب اونکو خدا کا ڈر بتاؤ تو اور زیادہ ضد کرنے لگتے ہین واذا قیل له
اتق الله اخذته العزة بالاثم فحسبه جهنم ولبئس المهاد اونکا گہر بہشت ہے تو انکا
محل دوزخ **ف** اللہ کی کتابین ہین جنکو پیغمبرون پر آسمان سے زمین پر اوتارا ہے ان کتابون
مین امر و نہی وعد وعید سب کچہہ ہے سب کتب مین افضل قرآن عظیم ہے یہہ کلام اوسکی ایک صفت
قدیم ہے جسطرح کہ اوپر گزر چکا جتنی کتابین آسمانی آئی تہین یہہ کتاب اون سب کا خلاصہ و
فصل الخطاب ہے افضل رسل پر نازل ہوئی اعجاز نظم اسی کا خاصہ ہے اور کتابون مین یہہ خاصہ
نہتا تمسک کرنا عقیدہ و عمل مین ساتہہ اس کتاب مقدس کے فرض عین ہے مخالفت اسکی کفر صریح
ضلالت واضح ہے اسکے ہوتے اب کسی کتاب آسمانی کا دیکہنا پڑہنا درست نہین ہے عمر فاروق
کے ہاتہہ مین توریت دیکہی تہی چہرۂ مبارک غصے سے سرخ ہوگیا فرمایا لو کان موسی حیا لما
وسعه الا اتباعی اگر موسیٰ علیہ السلام جیتے ہوتے تو اونکو بہی بجز میری تابعداری کے اور
کچہہ نہ بنتا جب توریت انجیل کا یہہ حکم ٹہیرا تو پہر کسی اور کتاب کا کیا ذکر ہے خصوصاً اوس کتاب کا
جو آسمان سے بہی نہ آئی ہو کسی پیغمبر پر نہ اوتری ہو اسی زمین پر کسی مولوی ملا مشائخ فقیہ درویش
شاعر نے بنائی ہو اپنی عقل کی اوسمین کارروائی کی ہو پہر سب یا اکثر یا بعض مطالب اوس کے
خلاف کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ ہون اوسکو پکڑنا اوس پر چلنا یا اوسکے موافق عقیدہ
رکہنا خدا و رسول کی مخالفت کی پروا نکرنا کسطرح درست ہو سکتا ہے تمہین کہو کہ یہہ کیا ایمان
ہے یہہ کیسا اسلام ہے کہان کا احسان ہے انا للہ تیہہ سیکڑون فتاوی فقہ رائے کے جنمین
لاکہون مسئلے بے دلیل لکہے گئے ہین کہو انپر چلنا خدا کا دین ہے یا ابلیس لعین کا آئین قول و
عمل ہر امتی کا اوسیوقت لائق سماعت مستحق التفات ہو سکتا ہے جبکہ شاہد و موید نصوص کتاب
و سنت کا ہو و الا کالاے بد بریش خاوند ہوتا ہے توریت موسیٰ علیہ السلام پر اوتری تہی
خدا نے اوسکو اپنے ہاتہہ سے لکہا تہا اتنی بڑی کتاب تہی کہ سوا پیغمبر کے کوئی اوسکو حفظ نکر سکا

انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر آئی تھی زبور داؤد علیہ السلام پر اوتری تھی اُن سب کتابون مین بعد ذکر خدا و احکام شریعت و خطب و موعظت کے احوال و صفات رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مذکور ہین آپکے اصحاب و امت کا بھی ذکر آیا ہے تیہہ اور بات ہے کہ کوئی شخص عناد و کفر سے انکار اون نصوص کا کرے یا اون بشارات کو بدل ڈالے یا اونکا مطلب بگاڑ دے یا وقتاً فوقتاً اونمین اصلاح کرتا رہے قرآن شریف نے سب کتب کو منسوخ کر دیا ہے اب نہ کسی کتاب کی تلاوت درست ہے نہ وراست ابراہیم علیہ السلام پر صحیفے اوترے تھے سب آسمانی کتابون پر ایمان لانا واجب ہے کتابونکی گنتی معلوم کرنا کچھہ ضرور نہین ہے کیونکہ کسی دلیل قطعی سے تعداد کتب سماوی کی دریافت نہین ہوئی ساری کتابین اس حیثیت سے کہ خدا کا کلام پاک ہے رتبہ مین برابر ہین گو بعض وجوہ دیگر سے کبھی کتاب کو کسی کتاب پر فضل حاصل ہو جسطرح قرآن کریم کو سب کتب پر فضیلت ثابت ہے اس کتاب کو خدا نے ہر قسم کی تحریف تبدیل نقصان تاویل سے بچا رکھا ہے اسکی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے کیا مجال ہے کہ کوئی بشر ایک حرف اوسکا بدل سکے یا کم و بیش کر سکے لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید و للہ الحمد والمنۃ

ف امت اسلام بہترین امت ہے بنص قرآن کریم حدیث مین آیا ہے انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی اللہ اسکو ترمذی نے حسن کہا ہے معلوم ہوا کہ اس امت سے پہلے ستر امتین اور بھی ہو چکی ہین اون سب امتون کا وقت صبح سے عصر تک تھا اس امت نے اپنی دکان بعد عصر کے کھولی ہے لکن اجر اون امتون کا کم اس امت کا زیادہ ہے جتنی اگلی امتین تہین سو وہ ہو چکین صرف اہل کتاب کسیقدر باقی ہین لکن اپنی کتاب پر قائم نہین اسلئے اگر اہل کتاب سمجھے نہ جاوین تو ہو سکتا ہے اگر قائم بھی ہوتے تو بھی ناجی نہین ہو سکتے تھے اسلئے کہ بعد علم ناسخ کے منسوخ پر عمل کرنا شرعاً و عقلاً درست نہین ہے اس امت کے فضائل و کثرت ثواب مین بہت حدیثین آئی ہین خصائص اس امت کے بہت ہین مواہب لدنیہ مین ذکر خصائص مذکور کا کیا گیا ہے حدیث معاویہ مین آیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے

لایزال من امتی امة قائمة بامر الله لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم
حتی یاتی امر الله وهم علی ذلک یہہ حدیث متفق علیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ بقا اس
امت کا تا قیام قیامت ہے کوئی یہہ چاہے کہ اسلام دنیا سے مٹ جاوے تو یہہ ہرگز نہو گا یہہ
اور بات ہے کہ سلطنت و دولت اسلام کی باقی نہین رہی ہے مسلمان غریب ہوگئے ہین مگر باوجود
اس غربت کے بالکل فانی محض نہونگے فنا کیسی بلکہ کوئی نہ کوئی گروہ انکا ہمیشہ کسی نہ کسی قطر زمین مین
غالب و منصور رہیگا مخالف کے ہاتہہ سے کوئی نقصان اوسکو نہ پہونچیگا چنانچہ آجتک ایسا ہی
ہوا ہے کہ ہر سر صدی کے اول مین ایک مجدد دین پیدا ہوتا رہا ہے جسنے سنت کو قائم کیا بدعت کو
دور کیا یہہ تجدید کبھی بذریعہ زبان و بیان ہوتی ہے کبھی بذریعہ سیف و سنان کے کبھی ایک
عصر مین متعدد اشخاص مجدد ہوئے کوئی کسی خطہ مین تہا کوئی کسی ملک مین کوئی مغرب مین ظاہر
ہوا کوئی مشرق مین کوئی زمرۂ اہل علم سے اوٹہا کوئی طائفۂ ملوک سے کوئی اہل لشکر سے اسیلیے یہہ
بات داخل عقیدۂ اہل سنت ہے کہ شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوة والتحیة اکمل شرائع ہے یہہ دین
ناسخ جملہ ادیان ہے یہہ کمال خاص ساتہہ اسی امت کے مخصوص ہے کہ منصوصات و منطوقات کتاب
و سنت کے بدون الحاق مجتہدات و الصاق قیاسات کفایت کرتے ہین کیونکہ ادلہ قرآن و حدیث
واسطے احکام حوادث حالیہ و استقبالیہ کے کافی و وافی شافی ہین محتاج تلفیق آراء کاسدہ و عقول
فاسدہ کے نہین ہین جب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خاتم انبیاء ٹہیرے تو اب ضرور ہوا
کہ بعد آپکی شریعت کے کوئی دوسرا دین و کمال متوقع و مترقب نہو الیوم اکملت لکم دینکم و
اتممت علیکم نعمتی جسنے یہہ کہا ہے کہ کام دین کا بدون تفریعات رای و فتاوای فقہ کے نہین
چلتا ہے اوسنے گویا اس آیت کا انکار کیا خدا نے یہہ بہی فرمایا ہے کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا
فلن یقبل منہ یعنی سوا اس ملت اسلامیہ کے کوئی دین کسی شخص سے مقبول خدا نہین ہے خواہ مجوس
کا دین ہو یا ہنود کا یا یہود کا یا نصاریٰ کا شریعت موسوی کی بنیاد قہر و جلال پر تہی اوسمین
حکم قتل نفس تحریم طیبات منع غنائم تعجیل عقوبات کا تہا موسیٰ علیہ السلام بہی عظمت و ہیبت و شدت

وغضب وبطش اعدا دین مین ایسے کامل تھے کہ کسیکا مقدور نہ تہا کہ طلعت مبارک پر نظر کرسکے
عیسیٰ علیہ السلام مظہر لطف وجمال تھے نہایت درجہ ملائم ورفیق وشفیق تھے انکی شریعت سراپا فضل
واحسان تھے جسمین وبال وقتال کا نام بہی نہتہا بلکہ مقاتلہ کرنا انپر حرام تھا انجیل مقدس سے منقول ہے
کہ اگر کوئی تیرے ایک رخسار پر طانچہ مارے تو تو مونہہ پہیر دے کہ وہ تیرے دوسرے رخسار پر بہی طانچہ
مارلے جو کوئی تیرا دامن پکڑے تو اوسکو اپنی چادر دیدے جو تجہکو ایک میل تک بیگار مین لیجاوے
تو اوسکے ہمراہ دو میل تک جا رب ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوجامع تھے درمیان صفت
جمال وجلال ولطف وقہر کے موسیٰ علیہ السلام کیسی صلابت وشدت وعدالت بہی رکہتے تھے عیسیٰ علیہ السلام
کاسا لطف وفضل ولین ورافت بہی طیبات کو حلال کیا خبائث کو حرام کیا اس شریعت اسلامیہ کا
عدل وتوسط وخیر وکمال تتبع سیر وشمائل ومعرفت خصائل نبوی ووضع شرائع واحکام سے بخوبی ظاہر
ہوسکتا ہے **ف** اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیار امت ابرار ملت تھے انکے فضائل و
مناقب مین بہت آیتین حدیثین آئی ہین یہہ اجر وثواب مین ساری امت سے افضل ہین کوئی پہاڑ برابر
سونا راہ خدا مین دے تو بہی وہ انکے آدہ سیر جَو کو نہین پہونچتا ہے حدیث خیر القرون قرنی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم سے انکی فضیلت تابعین پر تابعین کی فضیلت تبع تابعین
پر ثابت ہوتی ہے انہون نے قرآن وسنت کو زبان نبوی سے بلا واسطہ سنا ہے حاضر شاہد وغا وآفت
رہے ہین جان مال اولاد احفاد کو راہ خدا مین بیدریغ فدا کردیا ہے پہر بہلا کون شخص انکی برابری کرسکتا
ہے انکا دشمن شیعی رافضی ہے یا خارجی ناصبی اگرچہ بعض اہل علم نے یہہ بہی کہا ہے کہ یہہ فضیلت انکی سائر
امت پر من حیث المجموع ہے نہ من حیث الافراد بدلیل حدیث مثل امتی مثل المطر لایدری اولہ
خیر ام اخرہ رواہ الترمذی مگر اس آخر امت سے اگر وہ لوگ مراد لئے جاوین جو زمانہ ظہور
مہدی نزول عیسیٰ علیہما السلام مین ہونگے تو کچہہ دور نہین ہے اسلئے کہ تیرہ سو برس ہجرت کو گزر گئے
اب چودہوین صدی کا دوسرا سال ہے اسوقت مین اسلام سے زیادہ کوئی دین غریب ومضمحل نہین
ہے نام کی مسلمانی باقی رہگئی ہے ہر طرف کفر وفسق کا زور ہے دنیا طلبی دین فروشی کا شور ہے

ان لوگون مین کسیطرح کی غیرت باقی نہین رہی ہے پہر یہ کسطرح مراد ہو سکتے ہین یہہ تو بدترین امت
ہین انہون کبائرہ کا رواج مثل فرائض کے ہے زناکاری شرابخواری اگا نا بجانا انکا مذہب ٹہیر گیا ہے
فسق و فجور کذب و زور انکا دین ہو گیا ہے مکر و خدیعت و ظلم و جور انکا ایمان قرار پایا ہے اگر مہدی
کا آنا عیسیٰ علیہ السلام کا اوترنا مقرر نہوتا تو یہہ لوگ ایسے تہے کہ نفخ صور شاید انہین کے وقت مین
انہین پر ہوتا ف کرامات اولیاء کی حق ہے ولی وہ ہوتا ہے جو متقی ہے خدا کی ذات و صفات کو
خوب پہچانتا ہے ایمان اسلام مین مخلص محسن ہے اوسکی کرامت خرق عادت ہوتی ہے جس سے یہہ خرق
عادت ہو اور وہ مومن صالح العمل نہو تو سمجھو کہ وہ کرامت نہین ہے بلکہ استدراج ہے جیسے علیح ابلیس
ایک دم مین طی ارض کر کے مشرق مغرب مین پہونچکر وسوسہ ڈالتا ہے یا خون کیطرح آدمی کی رگون
مین دوڑتا پہرتا ہے یا فرعون کے حکم سے دریاے نیل بہتا تہا یا جسطرح دجال کا حال اخبار صحیحہ مین
آیا ہے کہ اسطرح کے کامون کو کرامات نہین کہتے ہین بلکہ قضا و حاجات کہتے ہین اللہ اپنے دشمنون کے
کام استدراج کے لئے کر دیتا ہے دنیا مین مکر ہوتا ہے عقبیٰ مین عقوبت ہوتی ہے قال تعالےٰ
سنستدرجہم من حیث لا یعلمون و املی لهم ان کیدی متین حدیث مین آیا ہے جب تو دیکہے
کسی بندے کو اللہ نے نعمت حسب مراد اوسکے دی اور وہ گناہ پر مقیم ہے تو یہہ خدا کا استدراج ہے یعنی
وہ اس نعمت پر دہوکا کہا کر زیادہ تر عصیان و کفران کرتا ہے اس استدراج کا واقع ہونا طرف سے
اللہ کے جائز ہے نقل سے ثابت عقل کے نزدیک ممکن ہے قصہ ابلیس مین آیا ہے انظرنی الی یوم
یبعثون فرمایا فانک من المنظرین الی وقت الیوم المعلوم باقی رہی کرامات اولیاء خدا کی سو قرآن
شریف مین کرامت مریم و صاحب سلیمان کا ذکر آیا ہے شواہد النبوۃ مین کرامات صحابہ و اہل بیت کا ذکر
کیا ہے سحر و طلسمات و شعبدہ سے خرق عادت نہین ہوتا اسلئے کہ یہہ کام ذریعہ آلات و اسباب کے ہوتے
ہین اولیاء طعام و لباس و مرکب و مکان مین کسی سے ممتاز نہین ہوتے ہین نہ انکی پیشانی پر یہہ لکہا ہوتا
ہے کہ یہہ ولی اللہ ہین بلکہ امور مباحات مین مثل سائر عباد کے ہوتے ہین ہر قسم کے لوگون مین پائے
جاتے ہین کیا اہل قرآن کیا اصحاب سیف و سنان کیا تجار کیا حراث کیا اہل حرفہ کیا نوکر چاکر لکن جیکہ

بتدع وفاسق وفاجرنہون پہر جوکوئی انمین زیادہ ترمتقی ہے وہی بڑا ولی ہے اور جو دونون شخص تقویٰ
مین برابر ہین تو دونون کا درجہ نزدیک خدا کے مساوی ہے اولیاء اللہ کی ایک پہچان یہہ بہی ہے کہ
معتصم ہوتے ساتہہ کتاب وسنت کے انمین کوئی معصوم نہین ہوتا ہے نہ انکا کوئی قول وفعل قبل
وزن کئے میزان قرآن وحدیث مین لائق تمسک سمجہا جاتا ہے اس باب مین کتاب الفرقان بین
اولیاء الرحمن واولیاء الشیطان نہایت عمدہ کتاب ہے ظہور کرامت کا انسے بطریق نقض عادت
کے ہوتا ہے مثلاً مسافت بعید کو ذراسی مدت مین قطع کرجاتے ہین حاجت کے وقت کہانا پینا موجود
ہوجاتا ہے مریم علیہا السلام کی یہی کرامت تہی یا پانی پر چلے جاتے ہین یا ہوا مین اوڑجاتے ہین یا جانور
انسے بات کرتا ہے یا کسی بلا کا آنا روکدیتے ہین یا مہم اعدا کو کفایت کرتے ہین لیکن یہہ سب باتین انکے
اختیار مین نہین ہین حکم خدا ہوتا ہے تو صادر ہوتی ہین ورنہ خیر صلاً یہہ بہی کچہہ ضرور نہین ہے کہ جس سے
کوئی کرامت صادر نہو وہ باوجود علم وتقویٰ کے ولی نہو بلکہ کبہی ولی کو اپنا ولی ہونا بہی معلوم نہین ہوتا
ہے خواجہ نقشبند سے کسی نے کہا کوئی کرامت دکہاؤ فرمایا ہماری کرامت ظاہر ہے کہ باوجود اس بارگران
معاصی کے ہم زمین کے اوپر چلتے ہین زمین کے اندر دہس نہین جاتے اس سے زیادہ اور کیا کرامت
دیکہا چاہتے ہو شافعی نے کہا ہے کہ خدا کے ولی یہی علماء دین ہین یعنی جو عارف کتاب وسنت عامل قرآن
وحدیث ہین اگر یہہ ولی نہین ہین تو پہر کوئی بہی خدا کا ولی نہین ہے شیخ عبدالقادر جیلانی نے فرمایا ہے
یا کسی اور ولی اللہ نے کہ حنفیہ مین کبہی کوئی ولی نہین ہوتا ہے یہہ بات شاید اسلئے کہی ہوگی کہ دار ومدار
اس طائفہ کا رائے اور قیاس پر ہے اور ولایت بدون اتباع کتاب وسنت کے حاصل نہین ہوسکتی ہے
پس یہہ لوگ ولی نہین ہوتے ہین واللہ اعلم **ف** یہہ کرامت درحقیقت معجزہ ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا اسکے صادر ہونے سے ولی کی ولایت ظاہر ہوتی ہے نسفی نے کہا ہے لن یکون ولیا
الا ان یکون محقانی دیانتہ ودیانتہ الاقرار برسالۃ رسولہ حسن العقیدہ کا لفظ یہہ ہے
وھم ای الاولیاء المومنون العارفون باللہ وصفاتہ المحسنون فی ایمانھم اسکا
ترجمہ اوپر گزرچکا **ف** اللہ نے طرف خلق کے رسول بہیجے ہین یہہ لوگ درمیان خدا وخلق کے وکیل سفیر

ہوتے ہین براہمہ کا یہہ قول کہ انکے بہیجنے کی کیا حاجت ہے عقل کفایت کرتی ہے خلاف عقل ونقل ہے
انکا کام یہہ ہے کہ یہہ لوگونکو اندہیرے سے نکالکر روشنی مین لاتے ہین سب لوگون سے کئی باتون
مین ممتاز ہوتے ہین یہہ باتین یکجا انہین مین پائی جاتی ہین انکے نبی ہونے پر دلالت کرتی ہین ایک
بات خرق عادت ہے یعنی وہ معجزات جو عادات کو شکست کردین دوسری بات سلامت فطرت کمال اخلاق
ہے انسے نہ کبہی کفر ہوتا ہے نہ کفر پر اصرار اللہ انکو تین طرح پر ہر گناہ سے بچاتا ہے ایک یہہ کہ انکی خلقت
کمال اعتدال اخلاق وسلامت فطرت پر ہوتی ہے اسلئے کسیطرح انکا جی گناہ مین رغبت نہین کرتا ہے
بلکہ معاصی سے سخت متنفر رہتے ہین دوسرے یہہ کہ انکو یہہ وحی آتی ہے کہ معاصی پر عقاب ہوگا طاعات
پر ثواب ملیگا یہہ وحی انکو فعل معاصی سے روکتی ہے تیسرے یہہ کہ اللہ انکے اور معاصی کے بیچ مین
حائل ہوجاتا ہے کوئی لطیفۂ غیبیہ پیدا کردیتا ہے جسطرح کہ یوسف علیہ السلام نے برہان خدا کو دیکہا
گناہ کرنے سے باز رہگئے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہین انکے بعد کوئی نبی نہ آویگا جس کسی نے انکے عہد مین
یا بعد انکے آجتک ساری دنیا مین کسی جگہہ دعوی نبوت کا کیا تہا وہ جہوٹا نکلا خراب وبرباد گیا یہہ
اللہ کے بندے خاص خالص مخلص تہے نہ کبہی کسی بت کو پوجا نہ کبہی کسیطرح کا شرک کیا نہ نبوت سے
پہلے نہ نبوت کے بعد انسے نہ کبہی کوئی کبیرہ ہوا نہ صغیرہ ترک اولی اور بات ہے انکی دعوت شامل جملہ
جن وانس ہے یہہ اس خاصہ ودیگر خواص مین سب انبیا سے افضل ہین حدیث ابی ہریرہ مین مرفوع
آیا ہے فضلت علی الانبیاء بست رواہ الترمذی بعض انبیا کی فضیلت بعض انبیا پر
بحکم اجمالی قرآن پاک سے قطعًا ثابت ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض ولقد فضلنا
بعض النبیین علی بعض رہا حکم تفصیلی سو یہہ ایک امر ظنی ہے معتقد منتقد اسیقدر ہے کہ ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل خلق ہین بعض نے اسپر دعوی اجماع کا بہی کیا ہے ف اصحاب حدیث
اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ عشرۂ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح فاطمہ خدیجہ عائشہ حسن حسین صحابہ
وعترت کا موقر رکہنا اونکی محبت کا دلمین لانا اونکے عظم مرتبہ کا اسلام مین اقرار کرنا اہل بدر واہل
بیعت الرضوان کو جنتی جاننا حق ہے حدیث سے ثابت ہے اہل بدر کچہہ اوپر تین سو شخص تہے سابقین

اولین انصار ہون یا مہاجر باقی صحابہ سے افضل ہین بدلیل قرآن بعض نے یون کہا ہے کہ افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہین ترتیب خلافت پر پہر بقیہ عشرۂ مبشرہ پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر باقی اہل بیعت الرضوان پہر رہے سب صحابہ حجۃ الوداع مین تعداد صحابہ کی ایک لاکہہ چوبیس ہزار تک پہونچی تہی یا کچہہ زیادہ رہی اولاد صحابہ کی سوا انکی تفضیل علم و تقویٰ پر موقوف ہے بعض نے کہا اصح یہہ ہے کہ فضل انکی اولاد کا ترتیب فضل آبا پر ہے مگر اولاد فاطمہ علیہا السلام کہ انکو اولاد خلفاء ثلثہ پر فضیلت حاصل ہے بسبب قرب کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فهم العترة الطيبة والذرية الطاهرة ف صابونی نے کہا اصحاب حدیث شہادت دیتے ہین اسبات کی کہ افضل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی یہی خلفاء راشدین بہی تہے اس حدیث سے کہ الخلافة بعدی ثلثون سنة یہی مراد ہین جب اتکا زمانہ ہوچکا خلافت راشدہ جاتی رہی ملک گزندہ آگیا انتہے نسفی کا لفظ یہہ ہے کہ افضل بشر بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلفاء اربعہ ہین یعنی ترتیب خلافت پر پہر بعد انکے ملک وامارت ہے حسن العقیدہ کی عبارت یہہ ہے کہ بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ابو بکر امام برحق ہین پہر عمر پہر عثمان پہر علی پہر خلافت تمام ہوگئی بادشاہی گزندہ آگئی ابو بکر دو سال چہہ ماہ خلیفہ رہے عمر ساڑہے دس برس عثمان بارہ برس علی چار سال نو ماہ امام حسن چہہ ماہ شہادت علی مرتضیٰ کی تیسوین سال ہجرت پر ہوئی اس سے یہہ بات نکلی کہ معاویہ اور جو لوگ کہ بعد انکے امیر ہوئے وہ خلیفہ نہ تہے ملوک وامرا تہے افضلیت ابو بکر کی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب صحابہ پر کچہہ بجمیع وجوہ نہ تہی کہ نسب وشجاعت وقوت و علم وغیرہ کو بہی شامل ہو بلکہ بنظر عظم نفع اسلام کے تہی تقدیم علی مرتضیٰ کی شیخین پر خلاف مختار جمہور علماء ہے ہان ابو الطفیل صحابی وامام اعظم کوفی علی کو عثمان سے افضل سمجہتے تہے لیکن سچ یہہ ہے کہ تفضیل ابو بکر کی قطعی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکو اپنی حیات مین نائب اپنا نماز مین کیا تہا یہہ بات دین اسلام سے معلوم ہوچکی ہے کہ اولی بامامت افضل ہوتا ہے حالانکہ اوس وقت

مدینے مین اور بہت اکابر صحابہ موجود تھے ایک بار جو عمر آگے بڑھ گئے تھے اور ابوبکر پیچھے ہٹے تھے تو فرمایا تھا یابی اللہ والمؤمنون الا ابابکر غرضکہ دو امیر و وزیر اس امت کے باعتبار بلوغ ہمت کے اشاعت حق مین یہی دو بزرگ اسلام مین یہان کچھہ اعتبار نسب و علم و شجاعت وغیرہ کا نہین ہوتا ہے کیونکہ ان خصال مین اور بہی لوگ شریک حال تھے یہان تو یہہ دیکھا جاتا ہے کہ اشاعت اسلام رواج ایمان کسکے ہاتہہ و زبان سے زیادہ ہوا اللہ کے دین حق کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مطہرہ کو کس نے سب سے زیادہ پہیلایا کفر و فسق کس نے زیادہ مٹایا جس سے یہہ کام ہوا وہ بے شبہہ اون لوگون سے بہتر ہے کہ جنسے یہہ کام نہین ہوا یا کم ہوا یہی بات ملوک و امرا و رؤسا مین قابل لحاظ لائق التفات ہوتی ہے کہ جو انمین زیادہ دیندار حق پرست رافع بدعت مقیم سنت ماحی فسق و فجور قاطع ظلم و جور ہوا ہے یا ہوگا وہ افضل ہے اونسے جو اوسکے برابر نہوے یا اوس سے کم ہوئے پہر اون دنیا کے کتون کا کیا ذکر ہے جنہون نے امارت ریاست سلطنت دولت کو غنیمت کا مال سمجھکر خوب ہی خلاف مرضی خدا مین صرف کیا ہے یا کرتے مین یہہ بدترین امت جنہ کے سگ و خوک ہو جاینگے انمین تفاضل کرنا کہ کون اچھا تہا یا ہے کون برا تہا یا ہے بالکل ناتجربہ کاری و بے عقلی ہے لاتسئل عن اصحاب الجحیم حاصل یہہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو جہتین رکہتے تھے ایک جہت پر اللہ سے اخذ کرتے دوسری جہت پر خلق کو عطا کرتے سو جو دستگاہ کامل شیخین رضی اللہ عنہما کو اعطار خلق تالیف ناس جمع مردم تدبیر حرب مین تھے وہ اورون مین نتھے اس بنیاد پر انکو وزیر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا جاتا ہے تہہ ہے باقی صحابہ سو زبان کو اون سبکے ذکر سے روکنا چاہئے مگر ذکر خیر کیونکہ سارے اصحاب ہمارے امام و مقتدی ہین دین مین اونکو برا کہنا گالی دینا حرام ہے اونکی تعظیم کرنا واجب ہے خدا روافض خوارج نواصب کو سمجھے انہون نے کوئی دقیقہ بے آبروئی صحابہ خصوصاً شیخین و عائشہ کا باقی نہین چہوڑا حالانکہ حکم مسلمان کے مال جان آبرو کا یکسان ہے آبروریزی برابر خونریزی کے ہوتی ہے جو حکم اون کفار کا ہے جنہون نے صحابہ کو شہید کیا تہا وہی حکم ان تبرا کرنیوالون کا ہے کہ درحقیقت یہہ قاتل ہین صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زبان کا زخم

سنان زخم سے زیادہ ترکاری ہوتا ہے ان نالائقون کا کفر اس آیت قرآن سے نکلتا ہے لیغیظ بہم
الکفار سو جس کسی شخص کو جس کسی صحابی کبیر یا صغیر امیر یا فقیر پر غصہ آتا ہے وہ برادر کفار ہے اس تیرہ
صدی مین ایسے جاہل بھی پیدا ہوئے ہین کہ دعوی تو مذہب سنی کا کرتے ہین مگر زبیر و طلحہ و عائشہ پر تہمت
بغاوت مرتضوی لگا کر تبرا کہنا چاہتے ہین انکا جواب یہہ ہے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین والظالمین
ف اہل سنت کسی اہل قبلہ کی تکفیر نہین کرتے مراد وہ لوگ ہین جنکا ضروریات دین پر اتفاق ہے مثلاً
عالم کو حادث جانتے ہین اجساد کا حشر اللہ کا علم سات کلیات جزئیات کے مانتے ہین اسیطرح باقی
مسائل مہمات اسلامیہ کے معتقد ہین کیونکہ جو شخص تمام عمر طاعت عبادت کرتا ہے مگر قدم عالم یا نفی حشر
یا نفی علم خدا کا قائل ہے تو وہ اہل قبلہ نہین ہے عدم تکفیر سے یہہ مراد ہے کہ جبتک کوئی امارت
کفر یا علامت ردت کی پائی نہین جاتی ہے یا کوئی شے موجبات کفر سے صادر نہین ہوئی ہے تب تک
اوسکی تکفیر نہین کیجاویگی مثلاً صانع عالم قدیر علیم مختار کا انکار کرنا جسطرح پر کہ دہریہ نیچریہ کرتے ہین یا غیر
خدا کی عبادت کرنا جسطرح بت پرست کرتے ہین یا معاد کا منکر ہونا جسطرح کہ مذہب فلاسفہ کا ہے
موجبات تکفیر مین داخل ہے اسیطرح انکار نبی کا اور سائر ضروریات و مہمات شرعی کا اسباب تکفیر سے
ہے انکے سوا جو کچھ ہے قائل اوسکا مبتدع گمراہ ہے نہ کافر حدیث شریف مین کسیکو کافر کہنے سے منع کیا ہے
محققین محدثین کا یہی مذہب و عقیدہ ہے کہ صاحب تاویل کی تکفیر نہ چاہئے اسلئے کہ وہ استدلال
کسی آیت یا حدیث سے کرتا ہے نہ مجرد رائے و قیاس سے اوسکی غلطی اسیقدر ہے کہ وہ معنی اوس
آیت و حدیث کے نہین سمجھا ہے مگر اپنے خیال مین مطلب صحیح نکالتا ہے گو نفس الامر مین وہ معنی غلط
ہی کیون نہون مگر اوسکا ارادہ یہی ہے کہ جو اس آیت و سنت کا مطلب ہے مین وہی کہتا ہون سو غایت
اسکی اتنی ہی ہے کہ ایسا شخص مبتدع ہوتا ہے نہ کافر جیسے مذہب زیدیہ حنفیہ وغیرہ کا ہان جو شخص صاحب
تصریح ہے جیسے روافض خوارج وغیرہ اوسکے کفر مین کچھ شک شبہہ نہین ہے خوارج کو کلاب نار فرمایا ہے
روافض کو بھی جہنمی ٹھیرایا ہے جو بدعت حد کفر تک نہین پہونچی ہے اوسکے فاعل کو بھی کافر کہنا نہ چاہیے
جسکا قدم دائرہ احداث سے باہر ہوگیا ہے سرحد کفر تک اوسکی رسائی ہوگئی ہے وہ البتہ کافر ہے نہ مبتدع

کافر مشرک کا مبتدع فاسق سے امتیاز کرنا کچھہ مشکل بات نہین ہے فرائض اسلام کا منکر یا تارک عمد
کافر ہوتا ہے مخالف سنن ثابتہ مبتدع ٹہیرتا ہے مرتکب کبائر فاسق کہلاتا ہے فسق کا رشتہ کفر سے
نزدیک ہے ایمان سے دور ہے **ف** اللہ تعالے سے مایوس ہونا کفر ہے بنص قرآن لا ییأس
من روح اللہ الا القوم الکافرون **ع** ناامید از رحمت شیطان بود ﷺ خدا سے مامون ہونا
بہی کفر ہے ولا یامن مکر اللہ الا القوم الخاسرون معلوم ہوا کہ نہ بالکل ناامید ہووے
نہ بالکل بیخوف ہوجاوے بعض لوگ کثرت گناہ سے ناامید ہوجاتے ہین کہ اتنے گناہ ڈہیر کے ڈہیر
ہرگز معاف نہونگے حالانکہ اگر مشرق سے مغرب تک اسکے گناہ ہی سے بہرجاوے توبہی توبہ خالص
حکایت
سبکو مٹا دیتی ہے پہر ناامیدی کسلیئے ہے ایک بوڑہا آدمی شیخ فانی نزدیک ایک بزرگ کے آیا تہا
کہا مجھکو توبہ کرادو وہدایت کردو انہون نے کہا تم بہت دیر مین آئے اوسنے کہا جو کوئی مرنے سے پہلے
آیا ہے وہ دیر مین نہین آیا ہے بلکہ جلدی آیا ہے یہہ بزرگ بڑے حق پسند منصف مزاج عادل طبیعت
تہے کہا تمہین سچے ہو آؤ توبہ کرو سو جب شرک کا سا گناہ توبہ سے معاف ہوجاتا ہے تو پہر کسی اور گناہ کی
کیا ہستی ہے جو بعد توبہ کے باقی رہجاوے معاف نہو ہان اتنا ضرور ہے کہ ہمت انابت کی توفیق ندامت
کی درکار ہے سو یہہ اللہ ہی کے ارادے پر موقوف ہے ورنہ سیکڑون بدنصیب توبہ کرکے توبہ توڑ ڈالتے
ہین امن کی یہہ صورت ہے کہ بعض لوگ جو طاعت وعبادت مین رہتے ہین کبائر سے بچتے ہین اونکو
یہہ خیال ہوتا ہے کہ ہماری مغفرت ضرور ہی ہووے گی اسلیئے کہ ہم مطیع ہین نہ عاصی سو یہہ یقین کرنا
اونکا گویا امن ہے انکو کیا معلوم کہ مرنے سے پہلے کیا ہوگا خدانخواستہ اگر کہین بدبخت ہوکر گناہ مین
پہنس کر مر گئے تو ساری عبادت وطاعت دہری رہی تہہ بہی دیکہا ہے کہ بعض لوگون نے توبہ کی سالہا سال
تک صالح رہے پہر ایکبارگی آخر عمر مین جوش جوانی کا آیا شیطان نے اونگلی کی لگے زنا کرنے شراب
پینے گانے بجانے پہر بعض کو دیکہا کہ نشہ شراب مین جوان مر گئے بعض کو دیکہا کہ حج کے بعد زنا کرتے
کرتے قبر مین جا کر سڑ گئے بعض کو دیکہا کہ اونکے موہنہ سے کلمہ کفر نکلنے لگا اللہم احفظنا اسیلیئے
یہہ کہا ہے کہ ایمان درمیان خوف ورجا کے ہے نہ ایسا مطمئن ہوکر بیٹہے کہ کوئی گناہ وا ہی سے : بچے

د ایسا خائف ہو کہ عبادت سے باز رہجاوے بلکہ باوجود عمل صالح کے دعاے حسن خاتمہ کرتا رہے باوجود
معاصی کے تائب ہوتا رہے **ف** معصیت کا حلال کر لینا بڑی ہو یا چھوٹی کفر ہے ہلکا سمجھنا گناہ کا
استہزا کرنا شریعت سے کفر ہے گو اصرار صغیرہ پر صغیرہ کبیرہ پر کبیرہ ہی کیون نہو لیکن معاصی کفر کے
قاصد ہوتے ہین ہر گناہ پر ایک سیاہ تل دل پر ہوجاتا ہے پھر گناہ کرتے کرتے اوندھے برتن کی طرح
بنجاتا ہے اوسوقت نہ خود ہوش آتا ہے نہ کسی کے کہنے سننے سے اثر ہوتا ہے آخر یہہ گناہ اوسکو
در دولت جہنم تک پہونچادیتے ہین صدر نشین دوزخ بنادیتے ہین کلمہ کفر کا ہنسی دل لگی ٹھٹے مین
سو نہہ سے نکالنا کفر ہے گو نقل کفر کفر نہین ہوتی ہے یہہ اسلئے ہے کہ گو اعتقاد اوس کلمہ کا نہین
رکہتا ہے مگر بسبب اس ہزل کے استخفاف لازم آتا ہے گناہ کا ہلکا سمجھنا اسلئے کفر ہے کہ ہازل
بسبب استخفاف شریعت کے کافر ہوجاتا ہے کوئی اگر کہے کہ ہم نے یہہ بات جہل سے کہی تہی نہ علم سے
تو یہہ جہل عذر نہین ہوسکتا ہے ورنہ اکثر کفار بسبب اپنے جہل ہی کے تو کفر کرتے ہین چاہیے کہ وہ
بہی معذور ٹہیرین گناہ صغیرہ یا کبیرہ مین تو جہل کبہی عذر بہی ہوسکتا ہے مگر کفر و شرک مین ہرگز
معذور نہین رہ سکتا ہے ہان سہو و نسیان سبقت لسان عذر ہے مگر یہہ چاہیے کہ اوسیوقت
کلمہ طیبہ پڑہ لے تائب ہوجاوے ورنہ وہ جانے اوسکا کام جانے کسیکو کیا چاہیے کفر بک بک کر
تبرا کہکر کافر بنے یا گناہ مین پہسکر مثل بت پرست ہوجاوے یا اسلام چھوڑ کر مرتد بنجاوے نعوذ
باللہ من غضب اللہ **ف** کاہن جو غیب کی خبر دیتا ہے اوسکو سچا جاننا کفر ہے یہہ مسئلہ قرآن و
حدیث دونون سے ثابت ہوتا ہے اسلئے کہ علم غیب سوا عالم الغیب جل جلالہ کے کسیکو نہین ہے
لا یعلم من فی السموات والارض الغیب الا اللہ حدیث مین آیا ہے من اتی کاھنا فصدقہ
بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاضی ثناء اللہ فرماتے ہین کہ اولیا
کو علم غیب نہین ہوتا ہے مگر بطریق خرق عادت یا کشف یا الہام کے سو جو کوئی یہہ کہتا ہے کہ ولی
کو غیب کی بات معلوم ہوتی ہے وہ شخص کافر ہے انتہے جب کسی نبی پیغمبر کو ہی علم غیب نہوا تو کسی
ولی پیر فقیر شہری دیوانے اوستاد پیرزادے کی کیا ہستی ہے اللہ نے خود رسول خدا صلی اللہ علیہ

و آلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب پہر جب
زندہ پیر کو غیب کی بات معلوم نہین ہے تو پیر مردہ کو اندر گور کے کیا اوسکی خبر ہوگی یارون کو
عقل کا ہیضہ ہوگیا ہے کہ اپنے ایمان کو ہر قبر ہر برہمن کے ہاتہہ مفت مین بیچتے پہرتے ہین اناللہ
کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرتا ہے یہہ عقیدہ روافض کا ہے
کہ اونکے نزدیک ائمۂ اہلبیت علم ماکان ومایکون رکہتے تہے اہلسنت علم غیب کو مخصوص بخدا اعتقاد
کرتے ہین کیا ایک اکیلا اللہ انکو کفایت نہین کرتا ہے جو یہہ در بدر خاک بسر پڑے پہرتے ہین کہو
تمکو کیا ملا ہے جو اللہ پر توکل کرنے والون کو نہین ملا ہے ہان یہہ ملا ہے کہ تم بے ایمان ہوگئے وہ
اپنا ایمان اپنے ساتہہ لیگئے تم قبر مین اندر ایک گڑہے دوزخ کے رہوگے وہ گور مین اندر ایک چمن
کے بہشت کے چمنون مین سے عروس کیطرح خواب راحت مین سووینگے ؏

شمع تنہائی ظلمت کدۂ گور نہین	ہر دا ہے پر تو لطف نبوی کوئی عمل

باب چہٹا بیان مین عقائد متفرق کے

ف نسفی نے کہا ہے کہ بدمست جسکی عقل جاتی رہی ہے یعنی اختیار کی باگ اوسکے ہاتہہ مین باقی
نہین ہے ہذیان بکتا ہے اگر کوئی کلمہ کفر اوسکی زبان سے نکلجاوے تو اوسپر حکم کفر کا نہین لگایا جاے
گا اگرچہ باقی تصرفات مست مین جیسے طلاق عتاق بیع شرا ہے اختلاف ہے اسلام مست کا حالت
مستی مین اسلئے جائز ہے کہ کفر و ردت ایک مذموم چیز ہے زوال عقل کا اوسکے لئے عذر
ہوسکتا ہے بخلاف اسلام کے کہ اسلام مطلوب و مرغوب شرع ہے ہرطرح اوسکا ثابت کرنا واجب ہوتا ہے
مگر ایک روایت مین نزدیک امام ابوحنیفہؒ کے کفر مست کا بہی کفر ہوتا ہے لکن حدیث مین تین
آدمیونکو مستثنیٰ فرمایا ہے ایک طفل جب تک کہ بالغ ہو دوسرے دیوانہ جب تک کہ ہوش مین آوے
تیسرے نائم جب تک کہ جاگے سو مست مثل دیوانہ کے زائل العقل ہوجاتا ہے قیاس مست کا دیوانہ
پر قیاس جلی ہے ف ا معدوم کوئی چیز نہین ہے ہان معتزلہ کہتے ہین کہ معدوم ممکن خارج مین

ثابت ہے ۲ اللہ قاضی حاجات مجیب الدعوات ہے ادعونی استجب لکم دعاکو اس آیت مین
عبادت فرمایاہے اسلئے غیر خدا کا پکارنا شرک ٹہیرا ہے جبتک دعا واسطے کسی گناہ یا قطع رحم کے
نہین ہوتی ہے تب تک قبول کیجاتی ہے یہہ مضمون حدیث مین آیاہے کافر کی دعا قبول نہین ہوتی
مگر امور دنیا مین مظلوم کی دعا مقبول ہے گو کافر ہی کیون نہو ۳ ایمان درمیان خوف و رجا کے
ہے اہل علم نے کہاہے امید ایسی ہو کہ اگر سنے کہ سوا ایک شخص کے کوئی بہشت مین نجاویگا تو امید رکہے
کہ وہ شخص مین ہی ہونگا خوف اتنا ہو کہ اگر سنے کہ سوا ایک شخص کے کوئی دوزخ مین نجاویگا تو خیال
کرے کہ وہ شخص یہی شخص ہوگا زندگی مین خوف کا غالب ہونا چاہیئے مرتے دم امید غالب ہوجاوے
یہہ علامت ہے سعادت کی علما کا اسبات پر اتفاق ہے کہ وقت موت خدا سے گمان نیک رکہے
انا عند ظن عبدی بی اللہ کا معاملہ ہر شخص سے مطابق اوسکے گمان و اعتقاد کے ہوتا ہے اسلئے
گو سخت گنہگار کیون نہو لکن یہی امید رکہے کہ جب میرا سامنا خدا سے ہوگا سارے گناہ معاف کردیگا
ع کہ مستحق کرامت گناہگارانند ۵

زاہد شہر ہمی تہا زم جنت کیا خوب		ہمتو سنتے تہے کہ جائینگے گنہگار فقط	

اعلموا ان اللہ شدید العقاب وان اللہ غفور رحیم پہلا جملہ خوف کے لئے ہے دوسرا جملہ
رجا کے لئے خوف و رجا کے مقدمہ مین بہت حدیثین آئی ہین خوف کے لئے رسالہ بشارۃ
الفساق لکہا گیا ہے رجا کے لئے رسالہ عاقبۃ المتقین بنایا گیا ہے منذری نے کتاب ترغیب
ترہیب اس باب مین بے مثل و مثال لکہی ہے ۴ زندون کا دعا کرنا واسطے مردون کے اجابت کا
صدقہ دینا اموات کے لئے نفع بخشتا ہے اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین نماز جنازہ بہی اسی
جنس کا کام ہے جسکے جنازہ پر چالیس نمازی موحد غیر مشرک ہوتے ہین اور وہ مردے کے لئے دعا
مغفرت کرتے ہین تو اللہ اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول فرماتا ہے پہر جسکے جنازے پر سو آدمی
اسطرح کے ہون تو اوسکا کیا پوچہنا یہہ مضمون حدیث مین آیا ہے سعد بن عبادہ کی والدہ ماجدہ
کا انتقال ہوگیا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا کہ افضل صدقہ کیا ہے فرمایا پانی

قابل دید رسالہ

دینا پیاسون کو سعد نے ایک کنوان طرف سے اپنی مان کے کہدوا کر وقف کردیا کہا هذه لام سعد دوسری حدیث مین آیا ہے کہ دعا بلا کو رد کرتی ہے صدقہ خدا کے غضب کو دور کردیتا ہے بلکہ دعا قضا کو بہی پہیر دیتی ہے یہہ حدیث شامل ہے احیاء و اموات کو دنیا و آخرت مین بعض روایات مین آیا ہے کہ جس بستی پر گزر کسی عالم یا متعلم کا ہوتا ہے چالیس دن تک اوس مقبرہ سے عذاب دور کردیا جاتا ہے اسجگہہ ذرا فضیلت علم و تعلم کو دیکہنا چاہیے پہر جو کوئی خود عالم تقی یا متعلم نقی ہے تو اوسکے درجہ کا کیا حساب اللهم ارزقنا مراد عالم و متعلم سے اسجگہہ وہ شخص ہے جو عالم دین متعلم شرع مبین ہے عامل متقی ہے نہ وہ لوگ جو راتدن علم رائے و قیاس مین گہسے رہتے ہین منطق و حکمت کے طالب و عالم ہین کیونکہ شرعاً یہہ لوگ جاہل ہین نہ عالم مبتدع ہین نہ سنی معتزلہ کا یہہ کہنا کہ قضا مبدل نہین ہوتی ہر نفس اپنے کسب مین گرو ہے آدمی اپنے ہی عمل کی سزا پاتا ہے نہ عمل غیر کی خلاف احادیث مذکورہ وغیرہ ہے حدیث من سن سنة حسنة الخ سے ثابت ہے کہ دوسرون کے عمل کی جزائے نیک و بد بہی اسکو ملتی ہے **تنبیہ** ثمار التنکیت مین لکہا ہے کہ دس چیزین ہین جنکا ثواب میت کو ملتا ہے تین متفق علیہ شیخین ہین صدقہ جاریہ علم منتفع بہ ولد صالح داعی چوتہے رباط فی سبیل اللہ پانچوین من سن سنة حسنة چہٹے تعلیم کسی آیت قرآن کی یا کوئی باب کسی علم دین کا ساتوین قرآن شریف کا ترکہ مین چہوڑنا آٹہوین مسجد بنا جانا نوین نہر کا جاری کرنا دسوین مسافر خانہ بنانا انکے سوا کنوان کہودانا درخت کا لگانا بہی آیا ہے وصول صدقہ کی حدیث بخاری مین ہے ثواب صوم کا ذکر روایت صحیحین مین آیا ہے ثواب حج بہی طرف سے قریب کے نہ غریب کے پہونچتا ہے ہدیہ و دعا و استغفار و تلاوت و نماز کا اجر بہی پہونچتا ہے جبکہ یہہ سالے کام طرف سے میت کے کئے جاتے ہین انکا انکار کرنا خلاف مقصد شرع شریف ہے ہان سوم چہلم ششماہی برسی کرنا بدعت ضلالت ہے سنت مطہرہ مین جسقدر آچکا ہے اور جسطرح پر وارد ہوا ہے اوسی وضع پر اقتصار کرنا دلیل ہے اتباع سنت کی علامت ہے سعادت دارین کی پس بس ف ہر مجتہد مخطی و مصیب ہوتا ہے خواہ اجتہاد اوسکا شرعیات مین ہو یا عقلیات مین بعض اشاعرہ و معتزلہ کا یہہ قول کہ

ہر مجتہد مسائل شرعیہ فرعیہ مین جہان کوئی نص قاطع موجود نہین ہے مصیب ہی ہوتاہے درست نہین
ہے بلکہ اللہ کا حکم معین ہے اوسپر دلیل ظنی موجود ہے جس مجتہد نے اوسکو پالیا وہ تو مصیب ہے
جسنے نہ پایا وہ مخطی ہے مجتہد اس بات کا مکلف نہین ہے کہ خواہی نخواہی وہ مصیب ہی ہو کیونکہ
امر مجتہد فیہ ایک غامض ومخفی چیز ہے کبھی معلوم ہوتی ہے کبھی مجہول رہتی ہے اسیلئے مخطی معذور
بلکہ ماجور بیک اجر سمجھا گیا ہے مصیب کو دوہرا اجر ملتا ہے مخطی اپنی خطا مین بے گناہ ہے اسی وجہ
سے کسی مجتہد کو اوسکی خطاے اجتہادی پر عاصی سمجھنا برا کہنا درست نہین ہے جو لوگ مجتہدین وائمہ
اربعہ پر طاعن ہین نہایت برے آدمی ہین جس مسئلہ وحکم مین بمقابلہ کتاب وسنت کے کوئی خطا
کسی مجتہد کی پائی جاوے تو غایت درجہ یہہ ہے کہ اوس خطا کی پیروی نکرے یہہ کس نے کہا ہے کہ
اوس مجتہد کو برا کہے اوسکو تو خطا پر بھی ایک اجر اوسکے جہد ومشقت کا ملا ہے یہہ برا کہنے والا
مفت مین اپنی آخرت خراب کرتا ہے مجتہد کے مخطی ہونے پر یہہ آیت دلیل ہے ففہمناہا سلیمان
اگر دونون اجتہاد داؤد وسلیمان علیہما السلام کے صواب ہوتے تو تخصیص سلیمان کی کوئی وجہ نتھی
حدیث ابن عمر مین آیا ہے ان الحاکم اذا اجتہد فاصاب فلہ اجران وان اجتہد واخطأ فلہ
اجر یہہ حدیث صحیحین مین ہے بعض صحابہ نے بعض صحابہ کا تخطیہ اجتہاد مین کیا ہے یہہ بات حد شہرت
کو پہونچ گئی ہے حنابلہ کے نزدیک کوئی زمانہ مجتہد سے خالی نہین ہوتا ہے یہی بات ابن دقیق العید نے
بھی اختیار کی ہے یہی مذہب زبیری کا ہے دلیل اس قول کی یہہ ہے لاتزال طائفۃ من امتی
ظاہرین علی الحق الحدیث رواہ الترمذی تتبع کتب تاریخ اسلامی سے بھی یہی بات پائی جاتی ہے
کہ ہر عصر مین کسی نہ کسی قطر ارض مین کوئی نہ کوئی مجتہد ضرور ہوا ہے خصوصاً زمرۂ علما حنابلہ وشافعیہ
مین علی الخصوص عارفان کتاب وسنت مین اجتہاد کوئی ایسی چیز نہین ہے کہ سوے ائمہ اربعہ مجتہدین
کے کسی کے ہاتہہ نہ لگی ہو ہان سوے حنفیہ کے اتباع ائمہ ثلثہ مین ہمیشہ مجتہد مستقل ومجتہد فی المذہب
ہوتے رہے ہین قطر یمن میمون ہمیشہ اہل اجتہاد سے مملو ومشحون رہا کیا ہے اس قطر مین مقلد کمتر پیدا
ہوئے مجتہد اکثر ظاہر ہوئے غالب اجتہاد انکا دعوت تہی عباد کی طرف اتباع کتاب وسنت کے یا تطبیق

وترجیح وجمع بین الروایات تیہ بات نتھی کراپنی راے وقیاس پر یا غیر کے اجتہاد پر قانع ہون کہ یہ
کام طریقہ اسلام سے دور ہے بلکہ جو اسباب وآلات اجتہاد کے متاخرین اہل علم کو ملے ہین وہ مجتہدین
سابقین کو ہاتہ نہین لگے پہر اجتہاد کا اونہین مین حصر کرنا اگر خلاف انصاف کے نہین ہے تو کیا ہے
بلکہ جو شرائط اجتہاد کے مع شے زائد اصحاب صحاح ستہ وائمہ یمن کو حاصل تہے وہ ائمہ اربعہ مین کسی ایک
کو بہی میسر نہ تہے ہان کسیقدر علم حدیث کا امام احمد رضی اللہ عنہ کو بہ نسبت ائمہ دیگر کے زیادہ تہا
بخاری ومسلم وترمذی اس علم مین انسے بہی زیادہ تہے شرف تقدم زمان کا اور بات ہے شرف کمال
علم کا اور چیز ہے بے شک سابقین اولین کو متاخرین پر فضیلت حاصل ہے مگر یہ فضل ہرگز مقتضی
اس امر کا نہین ہے کہ ہر مسلمان اونکا بندہ یا امت یا غلام یا کنیز بنجاوے خطا مین بہی اونکی پیروی فرض
واجب جانے ۵

	الٰہی دیدۂ تحقیق دہ ہر یک مقلد را		چو عینک تا بکے ہر سو بچشم دیگران بیند

ف تقلید مین اہل علم کا اختلاف ہے ایک جماعت نے کہا بالکل جائز نہین ہے بلکہ اجتہاد کرنا مسائل
غیر منصوص مین نزدیک امام مالک وجمہور علمار کے واجب ہے تیہ لوگ تقلید کو باطل کہتے ہین ابن حزم
نے کہا نہی تقلید پر اجماع ہے شوکانی نے نصوص ائمہ اربعہ کی نہی تقلید پر قول مفید مین نقل کئے ہین
اور بطلب الطالب ارشاد الفحول مین ساری تقریر رد تقلید کی لکہی ہے رسالہ اقلید مؤلفہ فرزند عزیز
بہی اسی بیان مین ہے معلوم ہوا کہ منع تقلید اگر اجماع نہین بہی ہو تو مذہب جمہور کا تو ضرور ہی ہے
حکایت اجماع عدم جواز تقلید اموات کی تائید مذہب جمہور کی کرتی ہے مجتہد کو اپنی راے پہ چلنا
جبکہ دلیل نہ ملے روا ہے لکن غیر کو اوسکی راے پر چلنا باجماع اہل علم درست نہین ہے یہ دونون
اجماع تقلید کو جڑ سے اوکہیڑتے ہین جو لوگ اجماع کو حجت سمجھتے ہین اونپر یہ حجت تمام ہے گو وہ
اپنی ہٹ دہرمی یا بلے شرمی سے قبول نکرین تقلید کو واجب یا مستحب کہے جاوین تقلید کہتے ہین
اس بات کو کہ کسی شخص کی بات کو بلا دلیل مانا جاوے خواہ کسی عالم امام فقیہ بادشاہ کی بات ہو
یا کسی جاہل فقیر یا پیر کی بات جسطرح لاکہون مسئلے کتب فقہ وفتاوی ارائین لکہے ہین اونپر کوئی دلیل کتاب

یاسنت کی قائم نہین ہے پس اونکا ماننا اونکے موافق مسئلہ بتانا اونکے مطابق فتوی دینا بدون
رجوع کے طرف قرآن وحدیث کے تقلید شوم ہے دنیامین فقہ الحدیث کی کتابین بکثرت موجود ہین
کیا عربی کیا فارسی کیا اردو اونمین ہر مسئلہ مع دلیل کے لکھا ہے رآے وقیاس کا مطلق دخل نہین ہو
ہے اونپر چلنا کیا کفایت نہین کرتا ہے منتقی بلوغ المرام نہج مقبول تبیان مرصوص عرف الجادی
فتح المغیث بدور اہلہ بیان احکام عبادت ومعاملت کے لئے کافی وافی شافی ہین عالم کتاب و
سنت سے جاہل کو یہ بات پوچھنا کہ فلان مسئلہ کا حکم اللہ ورسول نے کیا فرمایا ہے اوسکا یہہ بتادینا
کہ قرآن یا حدیث مین یون آیا ہی داخل تقلید نہین ہے بلکہ اسکو روایت کہتے ہین نہ رائے مجانست عمل
بالرائے کی ہے نہ عمل بالروایت کی کتب فقہ مذاہب مین ایک آفت بعد قرون ثلثہ کے یہہ بہی لگ گئی ہے
کہ ہزارون لاکہون مسئلے پچہلے مولویون نے قواعد ائمہ پر نکالکر اپنی رائے وقیاس سے لکہدئے ہین جب
اونکو کتاب وسنت پر عرض کیا جاتا ہے تو ہزار مین دس بیس مسئلون کی بہی دلیل ہاتہ نہین آتی بلکہ
یہہ مسائل ایسے ہین کہ اگر آج امام اعظمؒ زندہ ہوتے اور اونسے فتوی لیا جاتا تو وہ ہرگز اسطرح کا
مسئلہ نہ بتاتے اگر اونکی طرف اوس مسئلہ کو منسوب کرتے تو وہ تکذیب قائل کی ظاہر کرتے اپنی بے علمی
اوس حکمت بیان فرماتے سوا اس قسم کے مسائل کا طرف ائمہ اربعہ وغیرہم کے منسوب کرنا مجرد ظن ہے بعضا
ظن اثم ہوتا ہے اماموں کے فرشتون کو بہی خبر ان مسائل کی نہین تہی جو بعد اونکے طرف اونکے منسوب
کئے گئے ہین اونکے گلے باندہے گئے ہین یہہ وہی مثل ہے کہ گنگا وَن میراناؤن تیرا بہر حال تقلید احبار
ورہبان یعنی علما ودرویشان ایک ایسی چیز ہے جسکو خدا نے قرآن مین کفار ومشرکین سے حکایتہ
کیا ہے نہ مومنین مسلمین سے مگر جسطرح آخر امت نے علم کلام وفلسفہ کو شریک علوم شریعت کرلیا ہی تا ہمیتہ
دین کو بدل ڈالا ہے اسیطرح اکثر عوام وجہلا نے عوض اتباع کے تقلید اختیار کرلی ہے قرآن
وحدیث کے بدل مین کتب رائے وقیاس کو فتوی مفتی بہ سمجہہ لیا ہے اس سمجہہ کا انجام بعد موت کے
سامنے آویگا اوسوقت جواب منکر نکیر مین بجز لا ادری کے کچہہ نہ بنے گا لا تلیت ولا دریت ایک ف
قوم نے مسئلہ تقلید مین یہہ تفصیل لکہی ہے کہ عامی پر تقلید واجب ہے مجتہد پر حرام ہے اتباع ائمہ اربعہ کا

بہی یہی قول ہے حالانکہ ائمۂ اربعہ کا یہہ قول نہین ہے بلکہ وہ تو سبکو اپنی تقلید سے اور غیر کی تقلید سے
منع کر گئے ہین آپنا ذمہ نزدیک خدا کے بری کر چکے ہین آدمی جسطرح عامی فقیہہ راے سے مسئلہ پوچہکر عمل
کر سکتا ہے کیا وہ عالم کتاب و سنت سے حکم خدا و رسول کا دریافت کر کے عمل نہین کر سکتا ہے کہ اوسپر
تقلید واجب ٹہیری ہے اِس وجوب کی دلیل نہ قرآن مین ہے نہ حدیث مین نہ اجماع مین نہ قیاس جلی اِس
وجوب کا مقتضی ہے یہہ قول محض ایک تکلیف ناجائز ہے علاوہ اسکے اجماع مین اعتبار اقوال مجتہدین
کا ہوتا ہے نہ عامۂ سلمین کا مقلدین مذاہب اربعہ نے جو اتفاق تقلید ائمۂ اربعہ رضی اللہ عنہم پر کر لیا ہے
یہہ کچہ اجماع نہین ہے اگر فرضاً اجماع بہی ہوتا تو جو اجماع خلاف مقصود کتاب خدا سنت رسول اللہ صلعم
وہ ہرگز لائق حجت کے نہین ہے اجماع کے لئے خود دلیل مستند و ماخذ نص درکار ہے حالانکہ اکثر
اجماعات محکیہ بے اصل ہوتے ہین جس مسئلے مین خلاف اہل شہر یا محلہ یا اقلیم کا نہ پایا خواہ کسی نے
اوسپر مجبوراً سکوت کیا تہا یا کہلم کہلا خلاف نہین کیا تہا اوسکو یارون نے اجماع سمجہ لیا ہے اجماع تو جب
ہوتا ہے کہ ساری امت کا اتفاق ہو یا مجتہدین ملت کا وفاق ورنہ جب کسی نے ذرا سا بہی خلاف
ظاہر کیا تو ثبوت اجماع کا نرہا جو شخص قائل جواز تقلید ہے اوسکے پاس کوئی دلیل اس جواز کی موجود
نہین ہے چہ جاے اوس شخص کے جو قائل وجوب تقلید کا ہے ہان یہہ اور بات ہے کہ کوئی مولوی صاحب
یا ملا صاحب دس بیس کتب فقہ سے یہہ روایت راے لے آوین کہ فلان فلان اہل علم نے اپنی فلان
فلان کتاب مین تقلید کو واجب یا مستحب یا جائز لکہا ہے سو یہہ لکہنا اونکا یہہ حکم دینا اونکا نہ کوئی
آیت ہے قرآن شریف کی نہ کوئی سنت نبوی ہے مجرد ایک راے و قیاس ہے پہر منکر تقلید کو یہہ تحریر کیونکر
الزام دے سکتی ہے اگر مناظرہ اسی کا نام ہے تو بسم اللہ آؤ ہم بہی تمہاری کتب قوم مذہب سے جنکو
تم بہی اپنے مذہب کا عالم کامل فقیہہ فاضل مانتے ہو یہہ بات ثابت کر دینگے کہ وہ منکر تقلید تہے اونہون نے
نہ تقلید کو واجب کہا ہے نہ فرض بتایا ہے نہ مستحب و مباح ٹہیرایا ہے سو جب تقلید کی یہہ صورت
ٹہیری کہ کچہ لوگ ادہر کچہ لوگ اودہر تو پہر یہہ کیا ہوا فیصلہ کی کیا شکل ہو گی ہمکو تو یہہ معلوم ہے
کہ جب کسی امر دین مین باہم دو قوم کے جہگڑا ہووے تو اوس جہگڑے کو روبرو خدا و رسول کے

پیش کرنا چاہیئے جو حکم جانب اعلیٰ حضرت سے صادر ہو وہی واجب العمل ہے سو ہم نے مسئلہ تقلید کو
کتاب وسنت پر عرض کیا کسی جگہہ سے بہی جواز کی بوا تک نہ پائی فرضیت و وجوب و استحباب کیسا
تمنے اگر کوئی نص کتاب یا دلیل حدیث مستطاب پائی ہو تو براہ مہربانی لطف کرو بعض علمار مقلدین
نے جو بعض آیات واحادیث سے استدلال کیا تہا اوسکی بنیاد نافہمی پر تہی چنانچہ بیان اس نافہمی کا
اعلام الموقعین مین پہر کتاب دین خالص مین مفصل طور پر لکہا گیا ہے شوکانی رح نے کیا خوب
بات فرمائی ہے والحاصل انه لم یأت من جوز التقلید فضلا عمن اوجبه بحجة ینبغی
الاشتغال بجوابها قط ولم نؤمر برد شرائع الله الی اٰراء الرجال بل امرنا بالرد
الی کتاب الله وسنة رسوله صلی الله علیه وآله وسلم ومن لم یسعه ما وسع
اهل هذه القرون الثلثة الذین هم خیر قرون هذه الامة علی الاطلاق فلا
وسع الله علیه وقد ذم الله المقلدین فی کتابه العزیز فی کثیر من الآیات انتهیٰ
قرآن پاک کے سوا حدیث مین جابجا ذکر اختلاف امت کا آیا ہے بدعت سے ڈرایا ہے یہہ تقلید
بدعت نہین ہے تو پہر کیا ہے کیا کوئی سنت نبوی ہے اگر سنت ہے تو ہمارے سر آنکہون پر ہے لیکن
ذرا سند تو اوسکی ہمکو بتادو ویا ہم تمکو بتا دین کہ یہہ سارا اختلاف جسکی مذمت آئی ہے اسی نیک بخت
تقلید کی بدولت امت مین پہیلا ہے بڑا تفرقہ اسلام مین بطفیل اسی بدعت کے پڑا ہے جسکا انجام
یہہ ہوا کہ مسلمان واسلام دونون غریب ہوگئے اب فقط نام اسلام کا باقی رہگیا ہے مسلمانان در گور
مسلمانی در کتاب انا لله وانا الیه ف ایمان اوس مقلد کا جسکے پاس کوئی دلیل نہین ہے صحیح ہی
اوسکی شفاعت ہوسکتی ہے گو بسبب ترک استدلال کے فاسق ٹہیرتا ہے یہہ قول ابو منصور کا ہی
ائمہ حدیث نے بہی اسیطرح کہا ہے مگر ترک استدلال پر فاسق نہین ٹہیرایا یہی مذہب ہے امام ابو حنیفہ
مالک سفیان ثوری اوزاعی شافعی احمد عامہ فقہار کا بلکہ بعض نے اسپر اجماع نقل کیا ہے بان
اشعری وجمہور معتزلہ اوسکو مومن نہین کہتے جب تک کہ جملہ مقلدین سے باہر نہو جاوے انتہے شوکانی
فرماتے ہین یہہ قول اشعری کا ایسا ہے جس سے بدن پر بال کہڑے ہوجاتے ہین دل کانپنے لگتے ہین

یہہ کچھہ نری خطاہی نہین ہے بلکہ جمہور امت مرحومہ پر جنایت ہے آیسی چیز کی تکلیف دی ہے جو طاقت
سے باہر ہے صحابہ مین جو لوگ درجۂ اجتہاد کو نہین پہونچے تہے نہ قریب باجتہاد تہے اونکو تو ایمان
اجمالی کفایت کر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درمیان اونکے موجود تہے مگر کبہی اونکو یہہ
تکلیف نہ دی کہ تم ایمان تفصیلی استدلالی حاصل کرو نہ اونکو بسبب اونکی تقصیر کے مبلغ علم سے
یہہ کہا کہ تم مومن نہین ہو بلکہ سارے اصحاب سابقین ولاحقین نے اسی ایمان اجمالی پر اکتفا
کیا تہا اسی ایمان پر خیر قرون گزر گئے ہین بلکہ اکثر نے نظر کرنیکو حرام کہا ہے جہل وضلال ٹہیرایا
ہے کیا عجب ہے کہ کہنا جوینی وقشیری ہی کا صحیح ہے کہ یہہ قول ابوالحسن اشعری کا نہین ہے
یہہ روایت صحیح طور پر اونسے ثابت نہین ہوئی ہے ابن سمعانی کہتے ہین واجب کہنا معرفت اصول
کا مطابق قول متکلمین کے صواب سے نہایت درجہ بعید ہے انتہٰی **ف** اجماع کی یہہ حقیقت ہے کہ ایک
قوم حاملان ملت اسلام سے جنکے حق مین اعتقاد اصابت کا عامۂ خلق کو غالباً ہوتا ہے یا داناؤ وہ
کسی ایک بات پر متفق ہو جاوین اس اتفاق کی نسبت یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ دلیل قطعی ہے
ثبوت حکم پر یہہ اجماع اوس چیز پر ہوتا ہے جسکی اصل کتاب وسنت سے معلوم نہین ہوئی
ہے وہ اجماع اور ہے جسپر ساری امت نے اجتماع کیا ہے کیونکہ جس چیز کی سند کتاب وسنت
یا استنباط قرآنی یا سنی سے ثابت ہے اوسکے قائل ہونے پر سبکا اتفاق ہے جسطرح کہ قائل ہونا
اوس اجماع کا جسکا مستند احد ہا نہین ہے جائز نہین ہے قال تعالےٰ واذا قیل لهم اٰمنوا
بما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیه اٰباءنا **ف** فرقۂ ناجیہ مین اختلاف ہے کہ کس فرقہ
کا یہہ حال وقال ہے ہر طائفہ نے گمان کیا ہے کہ ناجی وہی ہے نہ غیر اوسکا یہانتک کہ حنفیہ اپکو
صواب پر غیر کو خطا پر جانتے ہین لکن سب سے بہتر تفسیر فرقہ ناجیہ کی وہ ہے جو خود جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے آفتاب عالمتاب کے روبرو چراغ کی کیا حاجت مشعل کی کیا فرورت
ہے معلم شرائع علیہ السلام نے کہولکر کہدیا ہے کہ فرقۂ ناجیہ وہ گروہ ہے جو میرے طریقہ پر میرے اصحاب
کی چال پر ہے پس جس شخص کو ادنی امت دین مین ہوگی وہ معلوم کر سکتا ہے کہ رسول خدا واصحاب

مجتبےٰ کا کیا رنگ ڈہنگ تہا اونکی کیا چال ڈہال تہی کیونکہ اونکے اقوال وافعال واحوال سب ہم تک منقول ہوچکے ہین کہانے پینے جاگنے سونے چلنے پہرنے عبادت کرنے معاملہ ہگتانے تک کا حال تو لکہا ہوا ہے گویا ہم اونکو آج اپنی ان آنکہون سے دیکہہ رہے ہین پہر جس کسیکو خدانے انصاف دیا ہے زمرۂ اولی الالباب مین سے کیا ہے اوسپر ہرگز حال اوسکے نفس کا مخفی نہین رہ سکتا کہ وہ کیا کرتا ہے کیا کہتا ہے متبع سنت مطہرہ ہے یا غیر متبع تابع اہل بدعت پہر دوسرے شخص کا بہی حال اوسپر چہپ نہین سکتا کسی گروہ کا وہ آدمی کیون نہو کہ وہ متبع ہے یا مبتدع پہر جو کوئی اسبات کا مدعی ہے کہ مین متبع سنت ہون تو اوسکے افعال اقوال اوسکے دعوی کی تصدیق کرینگے یا تکذیب کیونکہ سیرت نبوی ہدی محمدی ہر انسان پر ظاہر ہوچکی ہے ممکن نہین ہے کہ متبع مبتدع سے ملتبس ہوسکے حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے کہ فرقۂ ناجیہ وہ گروہ ہے جسنے اپنے عقیدہ وعمل کو ظاہر کتاب وسنت سے اخذ کیا ہے جمہور صحابہ وتابعین اوس طریقہ پر گزرے ہین گو اوس چیز مین جسمین کوئی نص مشہور نہین ہوئی تہی یا اتفاق صحابہ کا اوپر ظاہر نہین ہوا تہا باہم مختلف کیون نہون سو یہ اختلاف کبہی بسبب استدلال کے ساتہہ بعض ادلہ کے ہوتا ہے کبہی بسبب تفسیر مجمل کے فرقۂ غیر ناجیہ وہ گروہ ہے جسنے اپنا عقیدہ خلاف عقیدۂ سلف کے یا کوئی عمل خلاف اونکے اعمال کے اختیار کیا ہے انتہے سید محمد بن اسمعیل امیر کی تقریر سے ثابت ہے کہ فرقۂ ناجیہ منحصر ہے جماعت اہل سنت یعنی اصحاب حدیث مین اسلئے کہ انکا عقیدہ وعمل مطابق ما انا علیہ واصحابی ہے باقی جتنے فرقے ہین گو وہ کفر سے علحدہ ہون مگر بدعت سے خالی نہین ہین تاآنکہ جنکی بدعت سرحد کفر تک نہین پہونچی ہے کبہی وہ نار جہنم سے آزاد ہوجاوین لکن ہرگز برابر اون لوگون کے نہین ہوسکتے ہین جو متبع خالص ہین ۵

فرق ست میان آنکہ یارش دربر	باآنکہ دوچشم انتظارش بردر

انکی مثال ویسی ہے کہ دو آدمی عبادت کرتے ہین ایک کو لذت ملتی ہے دوسرے کو کچہہ حلاوت نہین آتی سو یہ دونون اگرچہ بوجہ اخلاص عبادت جنت مین جاوینگے مگر جو لطف جنت صاحب لذت پاویگا وہ اس بے حلاوت کو نہ ملیگا ۵

رکہا گیا ہے انکے سوا جو کچھہ ہے وہ فضول و زیادہ ہے انتہٰی مطلب اس تقریر کا یہہ ہوا کہ ہر شہر
مین ایک ایسا شخص ہونا چاہئے جو مفسر محدث فرائض دان ہو سو جس شہر مین کوئی عالم کتاب و سنت
یا عارف احکام مہام نہین ہے وہ شہر علم و برکت سے محروم ہے فقہار اہل رائے و قیاس کتنے ہی موجود
کیون نہون شمار مین اہل علم کے نہین ہین تہہ خلو بلد کا وجود با جود عالم قرآن و حدیث سے حرام
تہا مگر اب یہہ حرام حلال ہو گیا ہے انا للہ **ف** ہر بدعت علی الاطلاق ضلالت ہے احادیث مستفیضہ
مین اسیطرح آیا ہے تقسیم بدعت کا رائحہ بہی کسی سنت مطہرہ سے پایا نہین جاتا اسیلئے علمار راسخین نے
تقسیم کا انکار کیا ہے شیخ احمد سہرندی مجدد الف ثانی بہی منکر تقسیم ہین اسیطرح علامہ شوکانی اسیطرح
جمہور محدثین پہر جو علمار قائل قسمت تہے وہ بہی سنت قلیلہ کو بدعت حسنہ سے بہتر بتا گئے ہین سنتین
اسقدر ہین کہ اگر کوئی سب پر عمل کرنا چاہے تو مشکل ہے پہر بدعت پر عمل کرنے کی کیا ضرورت ہے اوس
بدعت کے عوض اگر ادنی سنت بجا لائی جاوے خصوصًا اس زمانہ اخیر مین تو ایک شہید بلکہ سو شہید کا
اجر ملتا ہے بدعت کیسی ہی اچہی کیون نہو اوسپر مواخذہ ہونیوالا ہے جسکو قدرت عمل و فرصت وقت
ہے وہ اوسوقت اوس قدرت کو عمل سنت مین اگر صرف کریگا تو بازی جیت لیگا ورنہ اجر احیار سنت
سے محروم رہیگا ہر بدعت رافع سنت ہے گو کسیکو معلوم نہو سکے تفہیمات مین لکہا ہے کہ بدعت تین قسم
ہے ایک قسم وہ ہے جسکو دانتون سے پکڑنا چاہئے یہہ وہ قسم ہے جسکی ترغیب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم نے بدون عزیمت کے دی ہے جیسے تراویح کہ یہہ بدعت حسنہ ہے دوسری قسم وہ ہے کہ
عادات مباحہ کو اخذ کرین جو سلف مین معہود نہ تہین یہہ قسم بہی سہل و آسان ہے تیسری قسم وہ ہے
جسمین ترک کرنا مسنون کا یا تحریف کرنا مشروع کا لازم آتا ہے یہہ بدعت ضلالت ہے انتہٰی اسکی مثال
ایک تو تقلید مذہب ہے دوسرے ساری بدعات جنکو یارون نے حسنہ خیال کر کے کہا ہے جیسے محفل
مولود شریف وغیرہ اصحاب حدیث کا مذہب صحیح یہی ہے کہ ہر بدعت کو بڑی ہو یا چہوٹی گمراہی اعتقاد
کرتے ہین کسیکو حسنہ نہین جانتے **ف** اہل مدینہ کہتے ہین افضل تابعین سعید بن المسیب تہے اہل البصرہ
کہتے ہین حسن بصری تہے اہل کوفہ کہتے ہین اویس قرنی تہے بعض نے کہا صواب یہی قول اخیر ہے اسلئے

کہ حدیث عمر بن خطاب مین نزدیک مسلم کے مرفوعاً آیا ہے کہ خیر التابعین رجل یقال لہ اویس حنفیہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کو تابعی خیال کر کے باقی ائمہ ثلثہ مجتہدین سے افضل جانکر لائق اسکے سمجھتے ہین کہ اونکی تقلید کرنا افضل ہے حالانکہ تابعیت امام صاحب مین ہنوز گفتگو باقی ہے مانا کہ وہ تابعی تھے مگر اونسے افضل اویس ہین بنص نبوی تو اونکی تقلید کرنا انکی تقلید کرنے پر مقدم ہونا چاہیئے پہر جب کسی تابعی کی تقلید جائز ٹہیرے گی تو صحابہ بالیقین ہر تابعی سے افضل ہین باجماع امت تو چاہیئے گا کہ تابعین کو چھوڑکر تقلید صحابہ کرنا افضل ہو گی پہر جو کوئی صحابہ مین افضل ہے اوسکی تقلید چاہیئے گی نہ مفضول کی بلکہ صحابہ کو بہی چھوڑکر تقلید رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے بہتر ٹہیرے گی مگر اس کام کو تقلید نہ کہین گے اتباع اقتدا اقتفار بولین گے اسی اتباع کو اصحاب حدیث نے پہلے ہی سے اختیار کر رکہا ہے جو مقلدین کی انتہا تہی وہ متبعین کی ابتدا ہے وللہ الحمد بہر حال افضل امت بعد صحابہ کے تابعین ہین بدلیل حدیث خیر القرون بلکہ ایک روایت مسلم سے اتباع تبع تابعین بہی داخل خیر القرون سمجھے جاتے ہین اس بنیاد پر اصحاب کتب صحاح ستہ بہی داخل خیر القرون ہین کچھ خصوصیت ائمہ اربعہ مجتہدین کی نہین ہے تیہ اور بات ہے کہ حنفیہ کے نزدیک امام صاحب تابعی ہین غیر حنفیہ کے نزدیک تبع تابعین مین تہے جسطرح کہ امام مالک تبع تابعین مین گنے گئے ہین شافعی خود شاگرد امام مالک تہے احمد بن حنبل شافعی کے شاگرد تہے اس بنا پر چارون امام جیسون ائمہ حدیث اہل قرون مشہو دلہا بالخیر مین ٹہیرتے ہین وللہ الحمد بعد ان قرون مذکورہ کے تفاضل باہمی موقوف ہے تفاضل علم وعمل پر سو جو کوئی عالم باعمل قرون خیر سے زیادہ قریب ہے وہی زیادہ تر افضل ہے جسطرح اصحاب سنن ومعاجم ومسانید کہ انکو علم وعمل وہدی ودل وسمت وصدق وعدل وحفظ ودیانت وتفاوت وانصاف وسلامت صدر وقلب واحسان وامانت وقیام بالدین تبلیغ ماجاء بہ الرسول الامین اقتدا آثار سلف صالحین اخذ طریقہ صحابہ وتابعین مین ہر باب کے اندر نفیست نمایان مزیت شایان حاصل تہی ہر نقیر وقطمیر قلیل وکثیر جلیل وحقیر عسیر ویسیر مین متمسک افعال نبوی ہدی سلف صلحا رہتے تہے سلسلہ انکی روایت کا آج تک بسند صحیح متصل متلقی بالقبول

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا ہے تیہ بات نہین ہے کہ مثل مسائل واحکام کتب رائے وقیاس وفتاوآے اجتہاد کے کسی مسئلہ وحکم کی سند متصل تا امام متبوع مجتہد نہین پہنچ سکتی یہہ لوگ درحقیقت حکم صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکہتے ہین کہ ہرچند ظاہر مین صحبت نفس مبارک نبوی انہون نے نہین پائی ہے مگر صاحب انفاس مصطفوی تو ضرور ہی ہین اس خاصہ شریفہ مبارکہ مین کوئی عالم بہی کسی علم کا شریک انکے حال کا نہین ہے عوام مسلمین کا تو کیا ذکر ہے فعلیک باتباعهم اللهم ارزقنا ٥

حدیث سید کونین برزبان باقیست		فریب رائے عزیزان کجا خورم کہ مرا	

ف دنیا مین کافر پر اللہ انعام کرتا ہے بدلیل اس حدیث کے کہ الدنیا سجن المومن وجنة الکافر اگرچہ یہہ نعمت ظاہری درحقیقت اوسکے حق مین ایک نقمت معنوی ہے اسلئے کہ وہ اللہ تعالے کی رحمت اخروی سے محجوب ہے قال تعالے ایحسبون انما نمد لهم به من مال و بنين بل نسارع لهم في الخيرات بل لا يشعرون معلوم ہوا کہ یہہ نعمت انکی ہین دنیا تک ہے آخرت مین انکا کچہہ بہی حصہ نہوگا ولا يحزنك تقلبهم في البلاد متاع قليل ثم ماواهم جهنم وبئس المصير ان آیتون مین اہل ایمان اگر غور کرین تو ساری مصیبتین دنیا کی انکی نظر مین حقیر ہوسکتی ہین مگر یہہ اپنی بے وقوفی سے امرا روسا کو خوش نصیب سمجہتے ہین فقرا غربا کو حقیر جانتے ہین تا تا کہ حالت ظاہری فریقین اسیطرح پر نظر آتی ہے مگر یہہ تو سمجہو کہ انکی نعمت دولت سلطنت حکومت ریاست امارت کر ذکی ہے ذرا آنکہہ بند ہوئی کہ ساری نعمت جاتی رہی بلکہ اکثر زندگی ہی مین چہن جاتی ہے اہل ایمان مرتے ہی روضہ جنان مین پہونچ جاتے ہین القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النيران پہلے جملے مین انجام صلحا کا ذکر ہے دوسرے جملے مین انجام کفار وعصاة کا مذکور ہے اللهم اجعلنا من اصحاب الرياض دون اصحاب الحفر آمین ثم آمین ف جادو کا کرنا نظر کا لگنا حق ہے حدیث شیخین وغیرہ مین آیا ہے العين حق وما انزل على الملكين ببابل هاروت وماروت

ومن شر النفاثات فی العقد ۲ مسح موزون کا حضر سفر مین مقیم کے لئے ایک دن رات مسافر کے لئے تین رات دن سنت صحیحہ سے ثابت ہے منکر جواز پر خوف کفر کا ہے ایک قوم نے اسکا انکار کیا تہا اسلئے اہل علم نے اس مسئلے فقہی کو داخل عقائد کردیا ۳ پڑہنا تراویح کا شب رمضان مین بجماعت سنت صحیحہ سے ثابت ہے یہہ نماز عبادت نافلہ ہے جتنی زیادہ ہو کوئی مانع نہین ہے مگر تعداد بیست رکعت یا زیادہ رکعات کی کسی حدیث مرفوع سے ثابت نہین ہوئی ہے نہ وجوب اس نماز کا پایا گیا ہے اسلئے اکثر اہل علم گیارہ رکعت سے زیادہ مع وتر کے نہین پڑہتے اگرچہ تیس چالیس رکعت کے پڑہنے سے منع بہی نہین کرتے ہین اسکا پڑہنا گہر مین مسجد کے اندر پڑہنے سے بہتر ہے قدر مسنون نماز شب مین یہی گیارہ یا تیرہ رکعتین آئی ہین بس بس جابر کی روایت مین یون آیا ہے کہ آپنے آٹہہ رکعتین تراویح کی پڑہین پہر وتر پڑہا رواہ ابن خزیمة وابن حبان عرف سنت مین اس نماز کو قیام رمضان کہتے ہین نہ صلواة التراویح جماعت سے پڑہنا اسکا فعل نبوی سے بہی ثابت ہوا ہے کیونکہ نافلہ مین جماعت کرنا کوئی امر منکر نہین ہے علی مرتضی نے بیس رکعت تین وتر پڑہے ہین سو یہہ کچہہ حجت نہین ہے غرضکہ یہہ نماز اوس کمیت وکیفیت کے ساتہہ جو آج کل مروج ہے دلیل مرفوع سے ثابت نہین ہے گو جائز ہی کیون نہو ف نماز پیچہے ہر مومن نیک وبد کے جائز ہے بیہقی نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ صلوا خلف کل بر وفاجر رواہ ایضا الدارقطنی علی قاری کہتے ہین جو شخص جمعہ جماعات پیچہے امام فاجر کے نہین پڑہتا ہے وہ نزدیک اکثر علماء کے مبتدع ہے صحیح یہہ ہے کہ اس نماز کا اعادہ نکرے یہہ نماز ادا ہو گئی ابن مسعود وغیرہ پیچہے ولید بن عقبہ کے نماز پڑہتے تہے حالانکہ وہ شر الخمور تہا اہل علم نے ہمیشہ پیچہے فساق واہل ہوا وبدعت کے نماز پڑہی ہے کسی نے انکار نہین کیا جسنے انکار کیا ہے وہ انکار اوسکا محمول ہے کراہت پر نہ عدم جواز پر کیونکہ ایسی نماز کی کراہت مین کچہہ کلام نہین ہے معتزلہ باوجودیکہ فاسق کو مومن نہین کہتے ہین مگر نماز پیچہے ہر فاسق کے جائز رکہتے ہین اسلئے کہ شرط امامت نماز کی انکے نزدیک عدم کفر ہے نہ وجود ایمان بمعنی تصدیق واقرار وعمل صابونی نے کہا ہے اصحاب حدیث کا یہہ اعتقاد ہے کہ جمعہ وعیدین وغیرہ صلوات پیچہے ہر امام مسلم کے

نیک ہو یا بد پڑہنا چاہیئے انکے ساتہ کفار سے جہاد کرنا چاہیئے گو یہہ جائر فاجر ہون انکے لئے دعاے صلاح و اصلاح و توفیق مانگنا چاہیئے ا نپر تلوار لیکر خروج نکرنا چاہیئے گو دیکھے کہ یہہ عدل سے عدول کرتے ہین جور و حیف پر قائم ہین فرقۂ باغیہ سے بیا تنک لڑے کہ وہ رجوع طرف طاعت امام کے کرے انتہے اسیطرح نماز جنازہ ہر نیک و بد پر پڑہنا روا ہے اگر ایمان پر مرا ہے بدلیل قوله صلی الله علیه وآله وسلم لاتدعوا صلوة علی من مات من اهل القبلة اسکو تفتازانی نے ذکر کیا ہے لکن سند اسکی واہی ہے اس سے بہتر حدیث ابن عمر کی ہے بلفظ صلوا علی من قال لا اله الا الله رواه الطبرانی بلکہ اس سے بہتر یہہ حدیث ابی ہریرہ ہے کہ صلوا علی کل بر و فاجر یہہ حدیثین ہرچند ضعف اسناد سے خالی نہین ہین لکن امت کا اس حکم پر اتفاق و عمل چلا آیا ہے اسلئے اہل سنت یہی اعتقاد رکہتے ہین فاجر سے مراد سمجہہ وہ شخص ہے جو باوجود فسق کے نماز روزہ وقت پر کرتا ہی وہ شخص مراد نہین ہے جو عمدا ترک فرائض کیا کرتا ہے باوجود شہادت کلمہ طیبہ کے نماز نہین پڑہتا یا منافقون کیطرح بے وقت پڑہتا ہے یا کبہی پڑہتا کبہی اوڑا جاتا ہے یا نماز پڑہتا ہے مگر روزہ نہین رکہتا ہے یا زکوۃ نہین دیتا یا باوجود استطاعت کے حج نہین کرتا کہ ایسے شخص پر نماز جنازہ کی نزدیک اصحاب حدیث کے پڑہنا درست نہین ہے گو نزدیک فقہا کے جائز ہو فساق فجار پر جو اداے فرائض کرتے ہین پڑہنا نماز جنازہ کا انکے نزدیک بہی درست ہے گو وہ نماز و روزہ اونکا نزدیک خدا کے مقبول نہو اسلئے کہ جسکی نماز اوسکو فحش و منکر سے نہین روکتی ہے تو یہہ دلیل ہے اسبات کی کہ وہ نماز قبول نہین ہوئی آگے خدا جانے ان الصلوة تنهی عن الفحشاء والمنکر ایسے فروع فقہیہ کا کتب اصول عقائد مین ذکر کرنا اسلئے ہوتا ہے کہ اہل سنت فرقۂ معتزلہ و شیعہ وغیرہا سے ممتاز رہین خلط بحث نہووے ❊

باب بائیسوان بیان مین مسئلۂ امامت وغیرہ کے

مسلمانون کے لئے ایک امام کا ہونا ضرور ہے یہہ امام اجراء احکام کرے اقامت حدود و سد ثغور تجہیز

جیوش فرماوے صدقات لے متغلبہ متصلفہ قطاع الطریق پر قاہر ہو جمع و اعیاد قایم رکہے قطع منازعات
واقعہ بین العباد کرے جو شہادات حقوق پر قایم ہون اونکو قبول فرماوے اون صغار و صغائر
کی تزویج کرے جنکے اولیا نہین ہین غنائم کو بانٹے یہہ امام کہلم کہلا ہو نہ مخفی نہ منتظر جسطرح شیعہ کا
عقیدہ ہے امام کا قریش ہونا شرط ہے غیر قریش کو امام بنانا نہ چاہیے ہان کچہہ خصوصیت بنی ہاشم کی
نہین ہے نہ اولاد فاطمہ و علی علیہما السلام کی امام کے لیے عصمت شرط نہین ہے نہ یہہ بات کہ وہ سارے
اہل زمانہ سے افضل و اکمل ہو بلکہ امامت مفضول کی بہی باوجود افضل کے جائز ہے ہان یہہ شرط
ضرور ہے کہ اہل ولایت مطلقہ کاملہ سے ہو تنفیذ احکام حفظ حدود و دار الاسلام انصاف مظلوم
کے ہاتہہ سے ظالم کے قدرت رکہتا ہو سیاست شرعیہ کر سکتا ہو پہر اگر کوئی فسق یا ظلم اوس سے صادر
ہو گیا ہے تو وہ معزول نہوگا بدستور امام بنا رہیگا مگر امام شافعی کے نزدیک فسق سے عزل آجاتا ہی
لکن قول اول قوی تر ہے قائم کرنا امام کا خلق پر واجب ہے نہ خالق پر مذہب اہل سنت و عامہ معتزلہ
کا یہی ہے بقولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من مات بغیر امام مات میتة جاهلية اخرجه
مسلم من حدیث ابن عمر صحابہ نے اس کام کو ایسا مہم و ضروری سمجہا تہا کہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے دفن شریف پر بہی اسکو مقدم کیا حدیث مذکور کا یہہ مطلب ہے کہ جسنے امام حاضر وقت
سے بیعت نکی اوسکی اطاعت منظور نرکہی اوسکی موت مثل کفار کے ہوگی یہہ مطلب نہین ہے کہ اگر
ایک وقت مین کوئی امام موجود نہو جسکی اطاعت کیجاوے تو اوسوقت کے سارے مسلمان مثل اہل
جاہلیت کے مرینگے اور اگر یہی مطلب ٹہیرایا جاویگا تو مراد یہہ ہے کہ جسجگہہ مسلمان ہون اونکو چاہئے کہ
اپنے اوپر کسی قریش کو امام بنالین گو وہ ملک ہاتہہ مین کسی غیر مسلمان ہی کے کیون نہو اپنے دین مین
طرف اوس امام منصوب کے مرافعہ کرین امور دنیا مین مطیع حاکم وقت کے رہین طوائف الملوکی کا
جواز بہی شرع شریف سے نکلتا ہے ایک رئیس مستقل کی رعیت پر دوسرے رئیس کی اطاعت واجب نہین
ہے ہر رئیس اپنی ریاست کا حاکم مستقل ہے رعیت اوسی حاکم مسلمان کو اگر اپنا امام بنالیگی تو کچہہ مشکل
بات نہین ہے مگر اس شرط سے کہ قریشی النسب ہو ورنہ جسکی محکومیت مین بسبب اوسکے تسلط کے آگئے

رہین اور وہ حاکم نماز پڑہتا ہے تو بہی اوسکی اطاعت سے موتہہ نہ پہیرے گو وہ فاسق یا ظالم ہی کیون نہو واللہ اعلم بالصواب **ف** انعقاد خلافت وامامت کا کئی طرح پر ہوتا ہے ایک یہہ کہ بند وبست والے لوگ جیسے اہل علم وافسران لشکر واہلکار دانشمند جو خیرخواہ مسلمین واسلام ہین جمع ہوکر کسی سے بیعت کرلین آبوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت اسیطرح پر قائم ہوئی تہی دوسری صورت یہہ ہے کہ ایک خلیفہ دوسرے خلیفہ کے لئے وصیت کرجاوے جسطرح صدیق واسطے فاروق کے کہہ گئے تہے کہ میرے بعد انکو خلیفہ کرنا تیسری صورت یہہ ہے کہ مشورت پر چہوڑ جاوے جسطرح کہ فاروق نے خلافت عثمان مین کیا تہا کہ چہہ شخصون کو بتا گئے تہے کہ انہین سے جسکو سب لوگ پسند کرین وہی خلیفہ ہو بلکہ علی مرتضی نے بہی ایسا ہی کیا تہا چوتہی صورت یہہ ہے کہ خود کوئی شخص جامع شروط امامت لوگون پر مسلط ہوجاوے جسطرح سارے خلفاء اسلام بعد خلافت نبوت کے خلیفہ بن بیٹہتے تہے پہر اگر کوئی ایسا آدمی ملک پر مستولی ہوگیا جسمین شروط امامت کے جمع نہین ہین تو ایسی حالت مین بہی اوسکی مخالفت نکرے اسلئے کہ خلع اوسکا بغیر لڑائی بہڑائی تنگی ترشی دہینگا مشتی کے نہوسکیگا سو مصلحت خلع کی تو الگ رہی یہہ مفسدہ اوس مصلحت سے زیادہ تر سخت ودرشت ہوجاویگا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا تہا کہ بہلا ہم انکو چہوڑ نہ دین فرمایا نہین جب تک کہ یہہ نماز قائم رکہین یا تم انکا کوئی صریح کفر دیکہو تمہارے پاس خدا کی طرف سے برہان موجود ہو **تنبیہ** جتنے پادشاہ رئیس نیم ترش حاکم بن بیٹہتے تہے یا ابتک کہین کہین موجود ہین انسے اسی بنیاد پر بغاوت نہین کیجاتی ہے کہ انکے معزول کرنے مین مفسدہ سخت پیش آویگا جس مصلحت کے لئے انکا خلع منظور ہے وہ بات حاصل نہوگی پہر بیٹہے بٹہائے بکہیڑا کہڑا کرنا کیا ضرور ہے جو کچہہ ہوا سو ہوا آخر یہہ لوگ آیکہ مسلمان تو کہتے ہین نماز پڑہے جاتے ہین گو کیسی ہی ٹوٹی پہوٹی عبادت کیون نہو ہان اگر بالکل ترک نماز کردین کفر صریح اختیار کرین کسی ضروری کا ضروریات دین سے انکار کرین تو پہر انکا قتل کرنا انسے لڑنا بہڑنا واجب ہوجاتا ہے یہہ قتال حکم جہاد مین ہوتا ہے نہ حکم فساد مین اسلئے کہ اب وہ مصلحت فوت ہوگئی جسکے لئے انکی امامت

ریاست حکومت پر صبر کیا گیا تھا بلکہ بجاے اوسکے مفسدہ عام پیدا ہو گیا حدیث مین آیا ہے مرد
مسلمان پر سمع وطاعت امام کی ہر امر پسند ناپسند مین واجب ہے جب تک کہ کسی معصیت کا وہ حکم
نہین دیتا ہے پھر جب کسی معصیت کا حکم دے تو نہ سمع ہے نہ طاعت یعنی پھر اوسکی بات سننا اوسکے
کہنے پر چلنا منع ہے **تنبیہ** خلافت امامت بنص صحیح الائمة من قریش منحصر ہے اسی قوم
شریف مین ہرگز یہہ بات درست نہین ہے کہ غیر قریش کے آدمی کو باختیار خود امام بنایا جاوے
گو وہ کیسا ہی لائق فائق کیون نہو جو لوگ ایسا کرتے ہین وہ سخت گنہگار نابکار مخالف حکم خدا و رسول
مختار ہین ہان جسجگہہ عالم مسلمین کا زور نہین چلا کوئی ترک مغل پٹھان پارسی غلام بزور تلوار
بقوت ضرب وپیکار حاکم بن بیٹھتا ہے تو اب چار ناچار اوسکی اطاعت کرنا جب تک کہ وہ تارک عمد
نماز مرتکب کفر بواح نہین ہے شرعاً واجب ہے پھر اگر وہ یہہ کام کرتا ہے تو اوسکی اطاعت واجب نہین
رہتی اگر کوئی اوسپر خروج کریگا تو عاصی نہوگا عورت کا امام ہونا شرع شریف مین بالکل درست نہین
ہے بلکہ حدیث مین یون آیا ہے کہ جس قوم نے اپنا کاربار کسی عورت کو سونپا اوسکو ہرگز فلاح نہوگی
رواہ البخاری سو جس ملک مین عورت حاکم ہوتی ہے وہان کبھی صلاح نہین دیکھی جاتی فلاح کا کیا
ذکر ہے عورت اپنی ہی فلاح صلاح کو سمجھہ نہین سکتی ملک کی صلاح فلاح کیا خاک کرسکے گی آپ تباہ ہوگی
دوسرونکو تباہ کریگی آخر نقصان عقل نقصان دین کا کچھہ بھی نتیجہ ظاہر ہونا چاہیئے انا للہ **ف**
جب ایک امام سے بیعت کرلی گئی تو اب اگر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوگا امامت چھیننا چاہیگا تو اوس سے
قتال کرنا حلال ہے اہل اسلام پہ نصرت امام کی واجب ہوگی پھر اگر یہہ خارج ایسا ہے کہ اوسنے خروج
بسبب کسی تاویل کے کیا ہے اپنی جان یا اپنی قوم یا خود اوس امام کی کسی ظلمہ یا نقمت کا دور کرنا چاہتا
ہے دلیل شرعی سے حجت پکڑتا ہے گو وہ دلیل نزدیک جمہور مسلمین کے مسلم نہو نہ ایسا امر ہو کہ جسمین
طرف سے خدا کے کوئی ایسی برہان موجود ہے جسکا انکار نہین ہوسکتا تو خروج ایسے خارج کا اوس
شخص کے خروج سے کم درجہ ٹھہریگا جو نری زمین مین فساد کرنے کے لئے تلوار لیکر طیار ہوا ہے شرع
کو نہین مانتا ہے سو ان دونون شکلون مین تفاوت ہے انکو ایک طرح پر نکرنا چاہیئے اسلئے حکم

حق مین ایک باغ بہشت ہو گئی اللهم اجعلنا منهم اور جو خدانخواستہ جواب بالصواب نہ دیا تو محنت و عذاب مین پڑا قبر ایک دوزخ کا گڑہا بنگئی اللهم احفظنا اس عقیدہ پر ایمان لانا فرض ہے کیفیت اوسکی حوالۂ علم آلہی رکہنا چاہیئے ہم نہین جانتے کہ یہہ نعیم و عذاب باعادۂ روح ہوتا ہے یا بقابلہ روح یا کسی اور طرح پر قادر مطلق جانے کہ کیونکر ہوتا ہے مگر اوسکے ہونے مین کچہہ شک نہین منکر اسکا کافر ہے حدیث اسماء بنت ابی بکر صدیق مین نزدیک نسائی کے آیا ہے انکم تفتنون فی القبور قریباً من فتنة الدجال یہہ سوال بعد دفن کے ہوتا ہے بلکہ بعد چلے آنے لوگون کے میت کو اگر کسی تابوت مین رکہہ ایک جگہہ سے دوسری جگہہ لیجاتے ہین یا کوئی درندہ اوسکو کہاجاتا ہی یا دریا مین وہ ڈوب کر مرجاتا ہے یا آگ مین جلکر فنا ہوجاتا ہے تو بہی اوس سے سوال ہوتا ہے ہان گروہ انبیاء سے سوال نہین ہوتا یا توحید و احوال امت کا حال اونسے بہی پوچہا جاتا ہے بطریق تشریف و تعظیم کے نہ بطور خطاب و عتاب کے شاید بعض مومنی سے سوال سنت و بدعت کا بہی کیا جاتا ہے عقیدہ و عمل کا حال بہی پوچہا جاتا ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اطفال مومنین بہی مسئول ہوتے ہین مگر بچون کو فرشتے جواب سوال کا بتادیتے ہین امام ابو حنیفہ نے حق مین اطفال مشرکین کے توقف کیا ہے یہی بات بہت ٹہیک اور درست ہے اسلئے کہ خود شارع علیہ السلام نے بہی توقف فرمایا ہے کہ الله اعلم بما کانوا یعملون جن سے بہی یہہ سوال ہوتا ہے بجہت عموم ادلہ کے ہان کافر مجاہر سے حاجت سوال کی نہین ہے وہ بے سوال ہی معذب ہوتا ہے منافق سے البتہ پونچہہ پانچہہ ہوگی شہید و مرابط کو اور اوس آدمی کو جو یوم جمعہ یا شب جمعہ مرگیا ہے اور اوس شخص کو جو ہر رات سورہ تبارک الذی پڑہتا ہے یا علت استسقار و اسہال مین مرگیا ہے مستثنیٰ کیا ہے اس حکم سے مگر حدیث جمعہ کی ضعیف ہے ف مرنے کے بعد قبر سے زندہ ہو کر بار دگر اوٹہنا حق ہے ثم انکم یوم القیامة تبعثون حشر اجساد مین بہت آیات و احادیث آئی ہین مدار اعتقاد مسلمانی کا اسی مسئلۂ ایمانی پر ہے آدمی کے اندر ایک ہڈی ہے جسکو عجب الذنب کہتے ہین یہہ ہڈی باقی رہتی ہے ذرہ برابر ہوتی ہے اوسی سے پہر اوسکو تن بدن لیکر اوٹہا کہڑا کرینگے آسمان کے نیچے سے ایک مینہ برسے گا

جس سے سارے انسان حیوان کیا بہائم کیا طیور کیا اور حشرات مبعوث ہونگے ایک کا بدلا ایک سے لیا جاویگا طفل کا طفل سے جانور کا جانور سے پہر حیوان ماکول بہشت کی خاک بنائے جاوینگے نفخہ اول واسطے مارنے کے ہوگا اوسکی آواز خوفناک سے سارا عالم فنا ہوجاویگا دوسرا نفخہ واسطے جلانے کے ہوگا سب مردے اوٹھہ کہڑے ہونگے ثم نفخ فیه اخری فاذا هم قیام ینظرون اہل حدیث کہتے ہین ملائکہ مقربین حور وقصور خزنہ حملۂ عرش جنت ونار کرسی فنا نہووے گی بدایت اماتت سے دخول جنت ونار تک جو زمانہ گزریگا اوسکا نام قیامت ہے لکن اگر نظر عبرت سے دیکہا جاوے تو ہر روز یہی قیامت انسان پر گزرتی ہے مگر انکو کچہہ فکر اوس روز رستخیز کی نہین ہے کانون مین تیل ڈالے ہوئے بیٹھے ہین جون تک نہین رینگتی خبر شارع مین گویا شک وشبہہ سمجہہ لیا ہے رات کا سونا مرنے سے کچہہ کم نہین ہے صبح کا جاگنا بعث کی مانند ہے وہ نفخہ اولی کا نمونہ ہے یہہ نفخہ ثانیہ کی نشانی غرضکہ سارے مردے مع سارے اجزا اصلیہ اعادہ روح کے قبرون سے اوٹہینگے فلاسفہ کے نزدیک یہہ اعادہ ممتنع ہے انسے زیادہ شاید کوئی اجہل خلق اللہ نہوگا بہلا جسنے پہلی بار بنایا تہا کیا وہ اب دوبارہ بنا نہین سکتا یہہ کیا عقل ہے ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول ؛ بہرحال معاد جسمانی حشر اجساد باعادۂ روح حق ہے اوسدن یہی یہان کے بدن ہونگے شرعاً وعرفاً گو طویل یا قصیر کیون نہون کافر کا دانت برابر کوہ احد کے ہوگا یا یہان کے دانت سے بہی لطیف تر جسطرح جنت مین جرد مرد ہونگے بچا ہے تو آخر جوان پہر بوڑہا ہوجاتا ہے اگرچہ ہزار بار اجزا مبدل ہون کیسا ہوتا ہے ؎

گر شود دم بدم لباس بدل		شخص صاحب لباس را چہ خلل	

ف اعمال کا ترازو مین تلنا حق ہے والوزن یومئذ الحق کیفیت اس وزن ومیزان کی خدا ہی کو معلوم ہے ہمکو ایمان لانا کفایت کرتا ہے معتزلہ کا وزن سے انکار کرنا بعد نزول آیت وروایت حدیث کے لایق التفات کے نہین ہے اس ترازو کے دو پلے ایک زبان ہوگی قرطبی نے کہا ہے یہہ میزان سبکے لئے نہوگی اسلئے کہ بموجب حدیث شریف کے ستر ہزار آدمی بے حساب داخل بہشت ہونگے

اس میزان مین طاعت ومعصیت دونون کا وزن ہوگا کہ کون بہاری ہے اور کون سبک تہیہ ثقل وخفت بحسب ارادہ ومشیت آلہی ظاہر ہوگا کیفیت اوسکی ہمکو معلوم نہین ہے خواہ صحائف اعمال وزن کئے جاوین خواہ اعمال کو مجسم کردیا جاوے حدیث بطاقہ ابن عمرو سے نزدیک ترمذی کے آئی ہے اوسکا لفظ اخیر مرفوعًا یہہ ہے کہ لا یثقل مع اسم اللّٰه شیئ اس لفظ مین موحدین مخلصین متبعین سنت کے لئے بڑی بشارت ہے **ف** حساب کا ہونا حق ہے یہہ حساب مجازات کے لیے ہوگا کتاب وسنت وقوع اس حساب پر ناطق ہین لوگ اس محاسبہ مین متفاوت الحال ہونگے کسی سے مناقشہ ہوگا کسی کے ساتہہ مسامحت ہوگی ایک پر اگر جہڑکی ہے تو دوسرے درگزر ہے جس سے جہگڑا ہوا وہ غارت گیا جسکو فقط اوسکا حساب سنا دیا وہ اچہا رہا ایسے ہی لوگ ہونگے جو بیحساب جنت مین چلے جاوینگے تہہ لوگ مقربین ہین انبیار سے سوال تبلیغ کا ہوگا کفار سے سوال تکذیب انبیار کا اہل بدعت سے سوال ترک عمل بسنت کا عامہ مسلمین سے سوال اعمال کا **ف** صراط ایک پل ہے جو پشت جہنم پر رکہا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار کی دہار سے زیادہ تیز رواہ مسلم کافرون کے پاؤن اس پل پر لڑکہڑائینگے تہہ جہنم مین گر جائینگے اہل ایمان بفضل رحمٰن ثابت قدم رہین گے پل سے پار ہوکر جنت مین جا پہونچین گے دلیل اس پل کی یہہ ہے وان منکم الا واردها کان علی ربك حتمًا مقضیا نووی نے کہا مراد اس آیت سے مرور صراط ہے یہی قول جمہور مفسرین کا ہے **وقال تعالےٰ** فاهدوهم الی صراط الجحیم وقفوهم انهم مسئولون تہہ امور کچہہ ناممکن نہین ہین گو عقول معتزلہ مین نہ آوین اسلئے کہ جسنے پرندہ کو ہوا پر قدرت پروانہ دی ہے کیا وہ آدمی کو صراط پر سے گزر نہین کرا سکتا ہے معتزلہ کا انکار باثبات عدم امکان اس عبور کے مردود ہے بحدیث یضرب الصراط بین ظهری جهنم تہہ فرمایا ہے کہ کوئی بجلی کیطرح کوئی پرندہ کی طرح گزر کریگا غرضکہ مراتب گزر کے متفاوت ہونگے جیسے عمل ویسا گزر دونون طرف صراط کے آنکڑے لگے ہونگے وہ کفار وعصاۃ کو اوسپا گزار مین ڈالدینگے یہی عقیدہ سارے اہل حدیث کا ہے **ف** حوض رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے یہہ

دو حوض ہونگے ایک میزان و صراط کے قبل جو لوگ اپنی قبور سے پیاسے نکلین گے وہ پہلے اسی حوض
پر آوینگے دوسرا حوض اندر جنت کے ہوگا دونون کا نام کوثر ہے اس حوض پر جب وارد امت ہوگا
کچھ لوگ روک دئے جاوینگے رسول خدا فرماوینگے یا رب انہ من امتی جواب ملیگا انک لا تدری
ما احدثوا بعدک اسکو مسلم نے انس سے مرفوعا روایت کیا ہے معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہین ہے یہہ بہی ثابت ہوا کہ یہہ لوگ جو ہٹائے جاوینگے اہل بدعت ہونگے اسلئے کہ احداث ابتداع
کو کہتے ہین یہہ حوض ایکماہ کے رستہ تک ہوگا چاندی سے زیادہ سفید مشک سے زیادہ خوشبودار
کوزے تارون سے زیادہ جسنے ایکبار اوسکا پانی پیا وہ پہر کبہی پیاسا نہوگا ف کتاب یعنی نامۂ
اعمال کا ملنا حق ہے مومنین کو داہنے ہاتہہ مین کفار کو بائین ہاتہہ مین ملیگی یا پس پشت سے لقولہ
تعالیٰ و نخرج لہم یوم القیامۃ کتابا یلقاہ منشورا و بدلیل حدیث سجلات معتزلہ اسکا
بہی انکار کرتے ہین اسن زعم پر کہ یہہ ایک عبث بات ہے جواب اسکا منع ہے کیونکہ جب حدیث و قرآن
سے ہونا حساب کا ملنا کتاب کا تلنا اعمال کا گزرنا پل پر ثابت ہوچکا تو اب انکار اوسکا اگر کفر نہین
ہے تو پہر کیا ہے تاویل کی جب حاجت ہوتی ہے کہ معنی ظاہر نہ بن سکین صریح لفظ پر اجرا نہو سکے
سو یہہ سب امور ممکن ہین قادر قدیر ہر شے پر قدرت رکہتا ہے ف جنت و نار کا ہونا حق ہے
یہہ دونون مکان اسدم موجود ہین یعنی قبل یوم الجزا کے نصوص کتاب و سنت کی دلالت اسی
مدعا پر ہے اعدت للمتقین و اعدت للکافرین شب معراج مین گزر رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا دونون کے اوپر ہوا قصہ سکونت آدم و حوا کا بہی اسی پر دلالت کرتا ہے گو یقینا یہہ
بات معلوم نہین ہے کہ وہ جنت یہی جنت اخروی تہی یا کوئی اور جنت تہی ابن القیم نے حادی الارواح
مین لکہا ہے کہ سارے صحابہ و تابعین و تبع تابعین و تمام اہلسنت و حدیث قاطبۃً و سارے فقہاء
اسلام و اہل تصوف و زہد کا یہی اعتقاد ہے کہ جنت و نار اسوقت موجود ہین ہان قدریہ و معتزلہ
نے انکار کیا ہے اسبات کا کہ اسدم موجود ہون بلکہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انکو پیدا
کریگا انتہی یہہ لوگ اگر انکار نکرتے تو اہل بدعت کسطرح ٹہیرتے بہرحال یہہ جنت و نار ہمیشہ کے لئے باقی

ہین انکو یا انکے اہل کو کبہی فنا ہو گی کیونکہ دونون فریق کے حق مین لفظ خالدین فیھا ابدا
آچکا ہے یہہ قول جہمیہ کا کہ یہہ دونون فنا پذیر ہین مخالف کتاب الٰہی وسنت ورسالت پناہی ہے
رہی یہہ بات کہ کس جگہہ ہین سو اس باب مین کوئی نص صریح صحیح کتاب وسنت مین نہین آئی ہے
اگرچہ اجمالاً یہہ بات نکل سکتی ہے کہ جنت اوپر آسمان کے ہے نار نیچے زمین کے ہے بلکہ جنت کا بالائے
آسمان زیر عرش رحمن ہونا بہ نسبت ہونے نار کے تحت الارض مین زیادہ تر ثابت ہوتا ہے ہمین
تمہین اس سے کیا مطلب کہ جنت کس جگہہ ہے جہنم کہان ہے ہان اعتقاد لانا ان دونون کے وجود
پر ضرور ہے گیا ہمکو ساری مخلوقات خدا کائنات باریتعالیٰ کی خبر دی گئی ہے جو ہم بڑہ بڑہکر ایسی باتین
کرین جہان اللہ کو معلوم ہے وہان ہین اسئل اللہ الجنۃ واعوذ بہ من النار **ف**
پہلے بہی گزر چکا اور اب پہر لکہا جاتا ہی کہ مسلمان صاحب کبیرہ مخلد فی النار نہوگا گو بے توبہ ہی کیون نہ مر گیا ہو **لقولہ تعالیٰ**
ویغفر ما دون ذلک من یشاء وقال تعالیٰ ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم
یعنی اگر تم بڑے گناہون سے بچوگے تو ہم تمہارے چہوٹے گناہونکا کفارہ کر دینگے یعنی نماز وغیرہ
سے کیونکہ حسنات سئیات کو دور کر دیتے ہین کبائر سے عفو کرنا جائز ہے اگرچہ استحلال کبیرہ کفر ہی
حق یہہ ہے کہ کبائر کسی عدد مین منحصر نہین ہین جنپر کتاب وسنت مین وعدہ نار کا آیا ہے یا جس گناہ
پر حد مقرر ہو چکی ہے یا جسکو خروج دین سے ٹہیرایا ہے یا جسکا مفسدہ بہت بڑا ہے یا جسپر رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کبیرہ ہونے کا لگایا ہے یہہ سب کام داخل کبائر ہین زواجر مین ابن
حجر مکی نے دلیل الطالب مین ہم نے لکہا اور پر چار سو کبائر گنے ہین اللہم احفظنا اللہ تعالیٰ کے
کام دنیا وآخرت مین دو طرح پر ہوتے ہین ایک موافق سنت جاریہ الٰہی کے جو درمیان بندونکے
معمولی طور پر دائر سائر ہین دوسرے بطور خرق عادت کے سو عفو کرنا کبائر کا اوس شخص سے
جو بے توبہ کئے ہوئے مر گیا ہے جائز ہے بطریق خرق عادت کے نہ بطور سنت جاریہ کے یہہ قول
کہ کبائر بے توبہ کے ہرگز معاف ہی نہین ہو سکتے ہین مذہب معتزلہ کا ہے نہ اہل سنت کا اللہ
کی رحمت بڑی ہے اوسکا عفو عام ہے اوسکے دائرہ عفو کو تنگ کرنا کیا ضرور ہے اسیطرح عفو

کرنا حقوق خلق کا بطریق خرق عادت کے جائز ہے جسطرح اخبار مستفیضہ سے ثابت ہوتا ہے زہر
کھانیوالا بحسب عادت مستمرہ کے مرجاتا ہے پہر کبہی کوئی زہر کہالیتا ہے مگر نہین مرتا ہے تیہہ خرق عادت
ہے تو جسطرح بعض افعال خدا کے دنیا مین بطریق خرق عادت کے ظاہر ہوتے ہین اسیطرح آخرت
مین بہی بعض کبائر کا بلا توبہ معاف کردینا یا حقوق عباد کا بخشدینا بطریق خرق عادت کے ہوگا
نہ بسبیل عادت جاریہ کے جو نصوص اس باب مین آئی ہین اور بادی النظر مین متعارض معلوم ہوتی
ہین اونین تطبیق و توفیق کی یہی صورت ہے جو ذکر کیگئی واللہ اعلم بہرحال ہر مومن باکمال کو
یہہ بات لازم ہے کہ جہانتک ہوسکے سارے کبائر صغائر حقوق عباد سے تائب ہوکر مرے ورنہ خدا
کو اختیار ہے کہ اوسکے گناہ معاف فرماوے یا نہ فرماوے بندہ کا اگرچہ کچہہ زور نہین ہے مگر ناامیدی
بہی کفر ہے **ف** شفاعت حق ہے اسکا بیان ہوچکا ہے تیہہ شفاعت اوسیکے لئے ہوگی جسکے لئے
اذن دیا جاویگا مستحق اس شفاعت کے یہی اہل کبائر ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم شفیع
بلکہ اول شافع مشفع ہین جسجگہہ نفی شفاعت کی آئی ہے مراد اوس سے شفاعت بے اذن ہے یعنی
بغیر اذن و رضاے الٰہی کوئی کسی کی شفاعت نکریگا پیر ہون یا پیغمبر **کما قال تعالے**
الا من اذن له الرحمن وقال صوابا معتزلہ شفاعت کا انکار کرتے ہین اسکی بنا اسپر ہے
کہ جب عفو و مغفرت بدون شفاعت کے بہی جائز ہے تو بشفاعت بالاولی جائز ہوگا معتزلہ
کے نزدیک جبکہ عفو و غفران جائز نٹہیرا تو شفاعت بہی جائز نہوئی حدیث **شفاعتی لاهل**
الکبائر من امتی اور کریمہ **واستغفر لذنبك وللمومنين** انکے رد کو کافی ہے سب سے پہلے فتح باب
شفاعت کا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کرینگے لوگ جب نزدیک آدم کے پہر نوح پہر ابراہیم
پہر موسیٰ پہر عیسیٰ علیہ السلام کے جا کر التجا و استشفاع کرکے عاجز ہوکر نزدیک آپکے آوینگے تو اوسوقت
جناب رسالت حاضر مقام محمود ہوکر عرض حال عباد خالق عباد سے کرینگے اجازت شفاعت حاصل
ہوگی لب مبارک کو گویا بشفاعت فرماوینگے تیہہ وہ دن ہوگا جہان قدر و عزت و جاہ نبوی پوری پوری
ظاہر باہر ہوگی روز روز اوست و جاہ جاہ او اللهم بجاہ عریض الجاہ محمد صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم اغفر لنا وارزقنا شفاعتہ غرضکہ مقام مقام محمود ست وسخن سخن احمد مسعود مہمان اوست ودیگران طفیلی اویند ولسوف یعطیک ربک فترضی ہمارے ساتھ انشاء اللہ معاملہ فضل کا ہوگا دوسرونکے ساتھ برتاؤ عدل کا امۃ مذنبۃ ورب غفور جبکہ کوئی مہمان عزیز ہوتا ہے تو اوسکے طفیلی بھی عزیز ٹہیر جاتے ہین ؎

تدعی الی محفل الرب الکریم غدًا		والحق ان یدخل المولی مع الخدم	

بغیۃ الرائد کی یہ عبارت عجب مستانہ واقع ہوئی ہے کہ بالجملہ تو امت او باش وازان او شو خود رابوے بسیار وجادۂ اتباع سنت او بسیر ہمہ آسان ست مشکل تا اینجاست کہ این سنت واین اتباع درست نہ شدہ ست عملاً واعتقاداً بعد ازان اگر خدا خواہد ہیچ مشکلے نیست کہ آسان نشود صد ہزار گناہ در جنب ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتباع سنن وے ظاہراً وباطناً بہیچ کاہے نیرزد غم عدم صحت ایمان وترک عمل بسنت باید خورد ؎

این ست کہ شمشیر ستم آختہ این ست		این ست کہ کار ہمہ را ساختہ این ست	

دیگر ہیچ غم والم نیست **ف** گور مین عذاب وراحت کا ہونا حق ہے عذاب کافر فاسق کو ہوگا راحت مومن کو ہوگی اللہ تعالےٰ میت مین ایکطرح کی روح پیدا کرتا ہے جس سے وہ عذاب وتنعیم کو معلوم کرلیتا ہے الم ولذت پاتا ہے لیکن یہ عذاب شب جمعہ روز جمعہ کو منقطع ہوجاتا ہے پہر جو کوئی دن جمعہ کے مرا ہے اوسکو بالکل نہین ہوتا ہے مگر ادلہ اس دعوی کے ظنی ہین قطعی نہین ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے سلف صالحین کا استعاذہ کرنا عذاب قبر سے ثابت ہوچکا ہے اسلئے تصدیق اوسکی واجب ہے **ف** ضغطۂ قبر حق ہے مومن کامل بہی اس ضغطہ سے نہین بچتا ہے گو آسانی ہی سے اوسپر کیون نہ گزر جاوے فاسق فاجر کی تو کیا اصل وحقیقت ہے حدیث مین آیا ہے کہ اگر کوئی اس ضغطہ سے بچتا تو سعد بن معاذ بچتے جنکے لئے عرش ہلگیا ضغطہ کے یہ معنی ہین کہ زمین قبر کی مردے کو دبوچتی ہے میت پر تنگ ہوجاتی ہے پہر اللہ اوس جگہہ کو مردے پر کشادہ ووسیع فرمادیتا ہے یہانتک کہ مردے کی نظر جاتی ہے

بعض علمار نے کہا ہی یہہ ضغطہ مومن کے لئے ایسا ہوتا ہی جیسے کسی ماں کا بچہ سفر دور و دراز سے آوے ماں اوسکو شفقت سے اپنے گلے لگالے واللہ اعلم **ف** امر بمعروف نہی عن المنکر ہر مسلمان پر واجب فرض ہے **لقولہ تعالےٰ** تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر لکن یہہ شرط ہے کہ اس کام سے کوئی فتنہ برپا نہو کیونکہ یہہ کام اسلئے واجب کیا گیا ہے کہ منکر کے انکار سے معروف حاصل ہو سو جب کہ اس انکار سے کوئی اور منکر جو اس سے بہی زیادہ انکر ہے لازم آوے تو پہر اس انکار کی کچہہ ضرورت نہین ہے سکوت بہتر ہے مثلاً ملوک در وبسار پر انکار کرنے سے اگر خروج لازم آوے تو یہہ ایک اساس ہے شر و فساد کی صحابہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچہا تہا کہ جو امرا نماز دیر لگاکر پڑہتے ہین ہم اونسے مقاتلہ کرین فرمایا نہین جب تک کہ وہ نماز پڑہتے ہین اونسے نہ لڑو نیہہ بہی فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے امیر سے ملاحظہ کسی امر مکروہ کا کرے تو اوسپر صبر کرے اوسکی طاعت سے باہر نہو اکثر فتن جو اسلام مین واقع ہوئے ہین اونکا سبب یہی ہے کہ منکر پر بالکل صبر نکیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ کر مہ مین ملاحظہ انکر منکرات فرماتے تہے قدرت تغیر کی نتہی ناچار صبر کرتے تہے جب اللہ نے مکہ فتح کر دیا دار الکفر دار الاسلام ہوگیا چاہا کہ کعبہ کو حالت اصلی پر کردین مگر بخوف فتنہ نہ کیا ہان اگر گمان قبول ہے تو زبان سے نصیحت کرے دل سے برا جانے مگر ہاتہہ سے نہ لڑے ورنہ خاموشی بہتر ہے **تنبیہ** ابن القیم نے کہا ہے مراتب انکار منکر کے چار ہین ایک مرتبہ یہہ ہے کہ وہ منکر بالکل دور ہوجاوے اوسکی جگہہ معروف قائم ہوجاوے دوسرا مرتبہ یہہ ہے کہ منکر کم ہوجاوے گو بالکل زائل نہو تیسری یہہ ہے کہ ایک منکر تو گیا مگر اوسکی جگہہ کوئی دوسرا منکر مثل اوسکے قائم ہوگیا چوتہے یہہ کہ اوس سے بدتر کوئی منکر بجاے اوسکے ملیفہ ہو وے سو دو مرتبے اول کے تو مشروع ہین تیسرا مرتبہ محل اجتہاد ہے چوتہا مرتبہ حرام ہے مثلاً کسیکو دیکہا کہ شطرنج کہیلتا ہے اگر اوسکو منع کرتے ہین تو وہ شطرنج چہوڑ کر شراب پینے لگے گا تو کچہہ ضرورت اس انکار کی نہین ہے ہان اگر وہ شطرنج چہوڑ کر تیراندازی یا سباق اسپ اختیار کرلے تو پہر انکار کا کچہہ مضائقہ نہین ہے اسیطرح جب فساق کسی لہو ولعب مین مبتلا ہون یا نہ یے گانے

بجلانے مین پیسے ہون اور سمجھے کہ اس کام کو چھوڑ کر وہ طاعت شرع اختیار کرینگے تو تو اونپر انکار کرے ورنہ اونکو اوسی اونکے حال پر چھوڑ دے اسیطرح اگر ایک آدمی قصے کہانی کی کتاب دیکھتا سنتا ہے اوسکو منع کرنے سے یہہ ہوگا کہ وہ کتب اہل بدعت وضلال دیکھنے لگیگا تو اوسپر انکار کرنا کچھہ ضرور نہین ہے ہان اگر شغل کتب توحید وسنت اختیار کرلے تو کچھہ مضائقہ نہین ہے **تنبیہ** شیخ الاسلام ابن تیمیہ رح نے کہا ایکبار مین ہمراہ اپنے یارون کے زمانہ تتار مین ایک جماعت پر گزرا دیکھا کہ وہ لوگ شراب پی رہے ہین یارون نے اونپر انکار کیا مینے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو شراب اسلیے حرام ہوئی ہے کہ نماز وذکر خدا سے روکتی ہے سو ان لوگون کو یہہ شراب قتل نفوس سے مانع ہے ذریت کے قید کرنے سے روکتی ہے مال لوٹنے سے بچاتی ہے انسے کچھہ نہ کہو یہہ اگر شراب سے اسوقت باز رہین گے تو افعال مذکورہ مین مبتلا ہونگے غرضکہ یہہ بات بہت وسیع ہے عالم ہوشمند مومن عقلمند بمقتضاے وقت وفحواے حال اسکے حسن تدبیر سے کارروائی اس واجب کی مناسب طور پر کر سکتا ہے ورنہ بمجبوری خاموشی تو نقد وقت ہے **ف** ۱ اصحاب حدیث کا یہہ اعتقاد ہے کہ ہر نشے والی چیز حرام ہے خواہ انگور سے بنا وین یا کھجور سے یا شہد سے یا کسی اور چیز سے تھوڑی ہو یا بہت سکر پر حد کو واجب جانتے ہین ۲ اداکرنا صلوٰۃ کا قائم رکھنا نماز کا اول اوقات مین تاخیر سے افضل جانتے ہین ۳ فاتحہ کا پیچھے امام کے پڑھنا واجب سمجھتے ہین ہم حکم کرتے ہین اتمام رکوع وسجود کا اس اتمام کو واجب کہتے ہین تمام کرنا رکوع وسجود کا یہہ ہے کہ اطمینان سے بجا لاوے اطمینان یہہ ہے کہ رکوع سے اوٹھکر سیدھا کھڑا ہو سجدہ سے سر اوٹھا کر اچھی طرح بیٹھے سارے ارکان نماز کے عتدال وطمانینت کے ساتھہ اداکرے ؛

باب آٹھوان بیان مین سیرت سلف کے

اصحاب حدیث ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کیا کرتے تھے کہ سورہنے کے بعد رات کو اوٹھکر نماز تہجد کی پڑھین صلۂ ارحام کرین اسلام پھیلا وین اطعام طعام کرین فقرا و مساکین و ایتام

پر رحمت کرین اُمورِ مسلمین مین اہتمام رکہین کہانے پینے پہنّے نکاح کرنے مین تعفف کرین خیرات مین ساعی ہین فعل خیرات کیطرف جلدی کرین دین کے لئے کسیکو دوست کسیکو دشمن کہین جدال سے دین خدا مین بچین خصومات مذہبی سے بچین اہل بدع وضلالت سے الگ ہین اصحاب اہوا وجہال کے دشمن ہون سلف صالحین کے مقتدی بنین ائمۂ دین وعلماء مسلمین کا ادب کہین حبل متین وحق مبین کے ساتہہ اکابر اسلام نے تمسک کیا تہا اوسیکو پکڑے رہین جن لوگون نے دین مین احداث کیا ہے بدعات نکالے ہین اونکی صورت سے بیزار ہون اونکو نہ دوست رکہین نہ اونکے مصاحب بنین نہ اونکی بات سنین نہ اونکے پاس بیٹہین دین مین نہ مجادلہ کرین نہ مکابرہ سے پیش آوین اپنے کانون کو اونکے اباطیل کے سننے سے بچاوین اسلئے کہ سمع اباطیل سے وساوس وخطرات فاسدہ دلمین پیدا ہوتے ہین شکوک واوہام خاطر کو گہیر لیتے ہین اسی مقدمہ مین یہہ آیت شریف اوتری ہے واذا رایت الذین یخوضون فی ایاتنا فاعرض عنھم حتی یخوضوا فی حدیث غیرہٖ علامات بدعات اہل بدع پر ظاہر ہوتے ہین بڑی نشانی انکی یہہ ہے کہ حملۂ اخبار نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محدثین اخیار سے اُنکو سخت عداوت ہوتی ہے یہہ لوگ اہل حدیث واصحاب سنت کو حقیر جانتے ہین انکا نام حشویہ جہلہ ظاہریہ مشبہہ رکہتے ہین یہہ کام اس بنیاد پر کرتے ہین کہ احادیث نبویہ کو علم سے الگ سمجہتے ہین انکے نزدیک علم وہی ہے جو نتائج عقول فاسدہ شیطان نے انکے دلمین ڈالدیے ہین وساوس مظلمہ انکے سینون مین بہردئے ہین انکے دل جو خیر سے عاطل ہین اونمین ہوا جس کا ہجوم رہتا ہے شبہات باطلہ نے اونکو دریافت حق سے محجوب کر رکہا ہے اولٓئک الذین لعنھم اللہ فاصمھم واعمی ابصارھم ومن یھن اللہ فما لہ من مکرم ان اللہ یفعل ما یشاء **تنبیہ** احمد بن سنان قطان نے کہا ہے لیس فی الدنیا مبتدع الا وھو یبغض اھل الحدیث فاذا ابتدع الرجل نزعت حلاوۃ الحدیث من قلبہ نصر بن سلام فقیہ نے کہا ہے لیس شیٔ اثقل علی اھل الالحاد ولا ابغض الیھم من سماع الحدیث وروایتہ باسنادہٖ حاکم نے کہا ہے احمد بن اسحق نے

ایک آدمی سے اثنار مناظرہ مین کہا حدثنا فلان اوسنے کہا تم اسکو چوڑو کہانتک یہ حدثنا چلیگا احمد نے کہا اے کافر اوٹھہ جا تجکو درست نہین ہے کہ پہر تو میرے گہر مین آج سے کبہی آوے پہر ہم سے ملتفت ہوکر کہا کہ سوا اس شخص کے مینے کبہی کسی شخص سے یہ نہین کہا ہے کہ میرے گہر نہ آنا ابو حاتم رازی نے کہا ہے علامة اهل البدع الوقيعة فی اهل الاثر وعلامة الزنادقة تسميتهم اهل الاثر حشوية يريدون بذلك ابطال الآثار وعلامة القدرية تسميتهم اهل السنة مجبرة وعلامة الجهمية تسميتهم اهل السنة مشبهة وعلامة الرافضة تسميتهم اهل الاثر ناصبة وكل ذلك عصبية ولا يلحق اهل السنة الا اسم واحد وهو اصحاب الحديث صابونی نے ان اقوال کو اپنی سند سے تا صاحب قول نقل کیا ہے پہر کہا ہے انا رايت اهل البدع فی هذه الاسماء التی لقبوا بها اهل السنة سلكوا معهم مسلك المشركين مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فانهم اقتسموا القول فيه فسماه بعضهم ساحرا وبعضهم كاهنا وبعضهم شاعرا وبعضهم مجنونا وبعضهم مفتونا وبعضهم مفتريا مختلقا كذابا وكان النبی صلى الله عليه وآله وسلم من تلك المعائب بعيدا بريئا ولم يكن الا رسولا مصطفى نبيا مجتبى قال الله تعالى انظر كيف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا يستطيعون سبيلا كذلك المبتدعة خذلهم الله تعالى اقتسموا القول فی حملة اخباره ونقلة آثاره ورواة احاديثه المقتدين المهتدين بسنته فسماهم بعضهم حشوية وبعضهم جبرية وبعضهم مشبهة وبعضهم نابتة وبعضهم ناصبة واصحاب الحديث عصامة من هذه المعائب برية نقية زكية تقية وليسوا الا اهل السنة المضيئة والسيرة المرضية والسبل السوية والحجج البالغة القوية وقد وفقهم الله تعالى لاتباع كتابه ووحيه وخطابه والاقتداء برسوله صلعم

فی اخبارہ التی امر فیها امته بالمعروف من القول والعمل اخبرهم فیها عن المنکر منها واعانهم علی التمسک بسیرته ولاهتداء بملازمة سنته وشرح صدورهم للمحبته ومحبة ائمة شریعته وعلماء امته ومن احب قوما فهو منهم یوم القیامة بحکم قول رسول الله صلی الله علیه واله وسلم المرء مع من احب واحدی علامات اهل السنة حبهم لائمة السنة وعلمائها وانصارها واولیائها و بغضهم لائمة البدع الذین یدعون الی النار ویدلون اصحابهم علی دار البوار وقد زین الله قلوب اهل السنة ونورها بحب علماء السنة فضلاً منه جل جلاله ومنة انتهی قتیبہ بن سعید نے کتاب الایمان مین لکھا ہی حاکم ابو عبد اللہ نے اوسکو پڑہا ہے کہ جب تو کسی شخص کو دیکھے کہ سفیان ثوری ومالک بن انس واوزاعی وشعبہ وابن مبارک وابو حفص وشریک ووکیع ویحیی بن سعید وعبد الرحمن بن مہدی کو دوست رکہتا ہے تو تو جان لے کہ وہ صاحب سنت ہے احمد بن سلمہ کہتے ہین میں نے اس عبارت کے بعد اپنی قلم سے اتنا اور زیادہ کر دیا کہ یحیی بن یحیی احمد بن حنبل اسحق بن راہویہ یعنی انکو بہی دوست رکہے صابونی کہتے ہین مینے انکے ہمراہ یہ اور بڑہا دیا ہے کہ ان من احبهم فهو صاحب سنة من ائمة اهل الحدیث الذین بهم یقتدون وبهدیهم یهتدون ومن جملتهم ومتبعیهم یعدون وفی اتباعهم یجدون جماعة اخرین پہر منجملہ اس جماعت کے ایک نام شافعی کا لیا ہے شافعی سے پہلے سعید بن جبیر زہری شعبی تیمی کو بتایا ہے انکے بعد لیث بن سعد اوزاعی ثوری ابن عیینہ حماد بن سلمہ حماد بن زید یونس بن عبید ایوب ابن عون اور انکے نظرا کا ذکر کیا ہے انکے بعد نام یزید بن ہارون عبد الرزاق جریر بن عبد الحمید کا لیا ہے انکے بعد محمد بن یحیی ذہلی بخاری مسلم ابو داؤد ابو زرعہ رازی ابو حاتم ابن ابی حاتم محمد بن مسلم طوسی عثمان دارمی ابن خزیمہ اسحق بستی یحیی ہروی عدی بن حمدویہ صابونی وغیرہ اہل سنت کا ذکر کیا ہے پہر کہا یہ سب لوگ متمسک بسنت مطہرہ تہے حدیث

کی نصرت کرتے تہے حدیث کی طرف بلاتے تہے حدیث کیطرف راہ دکہاتے تہوان سبکا یہی عقیدہ تہا
جو اس جزو مین لکہا گیا ہے کسی نے انمین سے باہم خلاف نہین کیا سبکے سب انہین عقائد پر مجتمع
تہے سبکا اس بات پر اتفاق تہا کہ اہل بدع پر قہر کرنا چاہیئے اونکو ذلیل ورسوا بنانا چاہیئے اونکو
نکال دینا دور کر دینا چاہیئے اونکی صحبت ومعاشرت سے بچنا چاہیئے اللہ کا قرب جب ہی حاصل
ہوتا ہے کہ آدمی انکو چہوڑ دے پہر صابونی نے یہہ لکہا ہے کہ وانا بفضل اللہ متبع لآثارہم
مستضیئ بانوارہم ناصح اخوانی واصحابی ان لا یزیغوا عن منارہم ولا یتبعوا
غیراقوالہم وآثارہم ولا یشتغلوا بہذہ المحدثات من البدع التی اشتہرت
فیما بین المسلمین وظہرت وانتشرت ولو جرت واحدۃ منہا علی لسان واحد
فی عصر اولئک الائمۃ لہجروہ وبدعوہ ولکذبوہ واصابوہ بکل سوء ومکروہ
ولا یغرن حفظہم اللہ کثرۃ اہل البدع ووفور عددہم فان ذلک من
امارات اقتراب الساعۃ اذ الرسول المصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال ان من علامات الساعۃ واقترابہا ان یقل العلم ویکثر الجہل والعلم ہو السنۃ
والجہل ہو البدعۃ ومن تمسک بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وعمل بہا واستقام علیہا ودعا الیہا کان اجرہ اوفر واکثر من اجر من جری علی
ہذہ الجملۃ فی اوائل الاسلام والملۃ اذ الرسول المصطفی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم قال لہ اجر خمسین فقیل خمسین منہم قال بل منکم وانما قال ذلک لمن
یعمل بسنتہ عند فساد امتہ انتہی حاصلہ اب ہماری دعا باریتعالے سے یہہ ہے کہ ہمکو
اون لوگون مین کرے جو لوگون کی بات سنکر اچہی بات کی پیروی کرتے ہین دنیا مین جب تک
زندہ ہین کتاب وسنت پر چلتے پہرتے ہین اہوا مضلہ آرا مضمحلہ اسوا ونبذہ سے بچتے ہین سنت
مطہرہ کے مقابلے مین کسی کے قول فعل اجتہاد رائے وقیاس کو سند نہین پکڑتے ہین صیغ کل کو
بدعت ضلالت جانتے ہین ایجاد واختیار واعتمال بدعات مین کوئی بدعت کیون نہو ایمان کی

تباہی اسلام کی بربادی احسان کی خرابی سمجھتے ہین دین حق کو قرآن وحدیث مین منحصر جانتے ہین انہین دونون اصل اصیل کو واسطے حصول سعادت دارین کے اپنا کفیل مانتے ہین عمل صالحات کا اہتمام رکھتے ہین سیئات سے جہانتک ہوسکتا ہے بہاگتے بچتے ہین بہولے چوکے اگر کوئی تقصیر مخفی یا ظاہر ہوجاتی ہے تو اوس سے توبہ کر ڈالتے ہین گناہ پر نہین جمتے نصیحت کو پسند کرتے ہین فضیحت سے ناراض رہتے ہین انکو کوئی کتنا ہی راہ سنت سے پہیر آچاہے یہہ نہین پہرتے مزاولت کتاب وسنت مصاحبت اصحاب حدیث پر قانع ہین ؎

دو یار زیرک واز بادۂ کہن دو منے | فراغتے وکتابے وگوشۂ چمنے
من این مقام بدنیا وآخرت ندہم | اگرچہ در پیم افتند خلق انجمنے

یار زیرک سے مراد علمار حدیث ہین بادۂ کہن سے مراد حدیث نبوی ہے کتاب سے مراد کتاب اللہ ہے انپر قناعت کرنے سے دلکو چین جی کو آرام ایمان کو قوت اسلام کو رونق احسان کو ترقی ہوتی ہے جسنے کتاب وسنت سے مونہہ پہیر اپنا امیرا طریقہ اختیار کیا وہ مسلمانی سے برکنار ہو اگو نام کا مسلمان کہلایا کرے اگر مسلمانی اسی کا نام ہے کہ رسول اسلام سے کچہہ کام نرہے نہ سنت سے غرض ہو نہ عمل صالح سے مطلب بلکہ رات دن فسوق وجدال رہے بدعت کی تائید تقویت کیجاے تو ایسے اسلام کو ہمارا اسلام ہے آج نہ سہی کل حال اس مسلمانی کا ظاہر ہوجاویگا ؎

این حدیثم چہ خوش آمد کہ سحرگہ میگفت | بر در میکدۂ با دف ونے ترسائی
گر مسلمانی ہمین ست کہ حافظ دارد | وائے گر در پے امروز بود فردائی

ف دنیا دو دن کی ہے یہہ سارے خیالات وخطرات خراب ہوجاوینگے یہہ سارے قیاسات متضادہ کتاب وسنت یہہ سارے آرار واجتہادات مخالفہ قرآن وحدیث سراب نظر آوینگے اس رسالۂ مختصر مین عقائد کو کتاب صابونی رحمہ سے بہی لیا گیا ہے ذہبی نے کہا ہے امام الحرمین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا فرمایا علیک باعتقاد ابن الصابونی انکا نام ابو عثمان اسمعیل بن عبدالرحمن صابونی ہے انکا عقیدہ مفیدہ ایک مختصر رسالہ ہے اوسمین عقائد اہل حدیث کو جمع کیا ہے

مینے اس رسالہ مین انتقاد رجیح بغیۃ الرائد وغیرہما سے بعض عقائد دیگر کو بہی زیادہ
کردیا ہے کچہہ کتاب جوائز وصلات سے بہی اسمین اخذ کیا گیا ہے ہر عقیدہ کے تحت مین جو
بات محقق معلوم ہوئی وہ لکہدی گئی ہے اگر سہو ونسیان نے کسی جگہہ دامن تحریر کو ہاتہ سے قلم زدہ
رقم کے پکڑا ہو یا اشہب تیز گام طبع نے کسی میدان مین خطا وقصور کی ٹہوکر کہائی ہو تو درستی اوس
سہو وخطا کی یون ہوسکتی ہے کہ عقیدہ مذکور کو ظواہر کتاب عزیز وسنت مطہرہ پر عرض کیا جاوے
یا کسی کتاب مقبول عقائد ائمہ حدیث سے ملالیا جاوے جو عقیدہ منطوق قرآن وحدیث ٹہیرے وہ
مقبول ہو جو کچہہ خلاف کتاب وسنت ملے وہ مردود ہے انسان محل نسیان ہوتا ہے غافر الذنوب
اپنے بندون پر منان رحمن ہوتا ہے وہ ضرور ہمارے قصور معاف کریگا اللہم غفرا وما اصابکم
من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفو عن کثیر؛

خاتمۃ الرسالہ

یہ عقائد جو اس رسالہ مین لکہے گئے ہین خلاصہ ہے ادلہ کتاب وسنت کا زبدہ ہے آثار سلف امت
وائمہ ملت کا جب چہرہ شاہد ایمان کا ان عقائد سے منور ہوجاوے تو طالب نجات کو یہ چاہئے
کہ تقوی وپرہیزگاری وترسگاری کو اختیار کرے کہ جڑ جملہ اعمال کی گر تمام احوال کا یہی ایک
اختیار تفاوت ہے بس سس ڈیڑہ سو آیت قرآن سے زیادہ مین فضیلت تقوی کی آئی ہے
منجملہ اونکے چالیس آیتون مین حکم تقوی کا فرمایا ہے صیغہ امر کا وجوب کے لئے آتا ہے جب تک کہ
کوئی صارف موجود نہو سو یہان کوئی صارف نہین ہے خصال خیر وبرکت مین کوئی خصلت
اکثر الذکر والثنا تقوی سے زیادہ نہین ہے حدیثون مین بہی سب سے زیادہ شرف اسی پرہیزگاری
کا بیان فرمایا ہے سب سے زیادہ بزرگ نزدیک خدا کے مرد متقی عورت متقیہ کو ٹہیرایا ہے تقوی کو
لباس خیر زاد خیر فرمایا ہے یہ تقوی عجب چیز ہے ثواب کے لئے شرط وسبب ہے، اعدا کے لئے موجب
قہر ہے تقوی سے مغفرت ورحمت وتکفیر سیئات کا ظہور ہوتا ہے فتح برکات رفع درجات کا

شور ہوتا ہے حق و باطل مین تفرقہ پڑجاتا ہے تنگی ترشی سے رہائی ہوجاتی ہے رزق ایسی جگہہ سے ملنے لگتا ہے جہان کا کچھہ دہیان گمان بہی نہین ہوتا ہے اجر عمل بڑہتا ہے عمل صالح ہونے لگتا ہے خدا کا شکر مونہہ سے نکلتا ہے نعمت کی ترقی ہوتی ہے صبر کی ہمت بندہتی ہے قرآن مین حکم کیا ہے کہ تم برّ و تقوی مین دوسرے مومنین کی مدد کیا کرو آمر کی مدح فرمائی ہے تمام جہان کو کیا اولین کیا آخرین اسی تقوی کی وصیت کی ہے سو جو کوئی سچا طالب بکار راغب ہو تو اوسکو ضرور ہے کہ وہ عاشق تقوی آشفتۂ پرہیزگاری بنے فسق و فجور کذب و زور کو دہتا بتائے کسی کے کہنے سننے بہکانے پہسلانے مین نہ آئے شیطان انسان کا دشمن قوی ہے اوسکے مکر و فریب سے بجز توسل کتاب و سنت کے ایمنی حاصل ہونا معلوم ہے نفس امارہ خادم ابلیس ہوتا ہے جسطرف اوسکو کہینچتا ہے اوسیطرف یہہ نفس دوڑتا ہے کبہی صورت تقوی مین بہی دہوکہ دیکر تقوی سے باز رکہتا ہے تقوی کے معنی لغت مین پرہیزگاری کرنے کے ہین شرع مین معنی خاص و عام دونون آئے ہین خاص معنی یہہ ہین کہ جو چیزین آخرت مین مضرت پہونچاتے ہین اونسے بچے قلب و اعضا کو اونسے الگ رکہے اونکے ارد گرد بہی نہ پہرے یہہ تقوی بڑہتا گہٹتا رہتا ہے ادنی تقوی یہہ ہے کہ جتنے اقسام شرک و بدعت کے ہین اونسے حتی الامکان احتراز رکہے فاتقوا اللہ ما استطعتم اسمین کچھہ شک نہین ہے کہ یہہ مرتبہ ہر شخص کی استطاعت مین داخل ہوتا ہے اگر اتنا بہی اوس سے نہ بنا تو پہر ابد الآباد تک جہنم اوس سے آباد رہیگی وہ برباد جاویگا اعلی درجہ یہہ ہے کہ جو چیز سلوک الی اللہ سے روکے ذکر اللہ سے باز رکہے اتباع سنت سے محروم کرے مراتب کمال ایمان حسن اسلام اخلاص احسان سے مانع ہو اوس چیز سے آپکو بچاوے اوسکے آس پاس نہ جاوے یہی مراد ہے اس آیت شریف سے واتقوا اللہ حق تقاتہ غرضکہ آنکہہ سے نادیدنی نہ دیکہے کان سے ناشنیدنی نہ سنے ہاتہہ سے ناگرفتنی نہ چہوئے دہن سے ناخوردنی نہ کہائے زبان سے ناآشامیدنی نہ پیے بدن مین ناپوشیدنی نہ پہنے راہ نارفتنی نہ چلے سجدہ ناکردنی نکرے لایعنی نہ بکے شرمگاہ کو حرام زبان کو فضول کلام سے بچاوے بڑی جگہہ نگاہداشت کی انسان کا دل ہے اسکے درست ہونے سے

سارے اعضا درست ہوجاتے ہین اسکے بگڑنے سے سارے جوارح بگڑجاتے ہین یہہ ملک جسم کا پادشاہ ہے سب حواس اسکے لشکر سارے اعضا اسکی رعیت ہین اخلاق حسنہ سے یہہ صالح ہوجاتا ہے اخلاق بد سے بگڑجاتا ہے اسلیئے ہر امر قبیح کو امر حسن سے جو اوسکے مقابلہ مین ثابت ہے بدل لینا لازم ہے مثلاً کفر کو ایمان سے نفاق کو اخلاص سے غضب کو رضا سے بخل کو جود سے تیزی طبع کو نرمی خاطر سے شغل بغیر اللہ کو شغل باللہ و فی اللہ و للہ سے بدل لے وعلی ہذا القیاس جب یہہ ادلابدلی ہوجاتی ہے تو پہر سوا خدا کے کسی کی پروا نہین رہتی یہہ ہوتا ہے اور اللہ باقی خیر سلا ۵

غالب بریدم از ہمہ خواہم کہ زین سپس — کنجے گزینم و بپرستم خداے را

غرضکہ جب کسیکو ہر کام کاج مین تقویٰ منظور نظر پیش نہاد خاطر ہوگا تو رفتہ رفتہ سارے منکرات اوسکے مبدل بمعروفات ہوجاوینگے خصال مذمومہ صفات محمودہ بن جاوینگے افعال قبیحہ اعمال حسنہ سے تبدیل پاوینگے مفاسد مصالح بنکر کچہہ اور ہی لطف دکہاوینگے فضائل کے ساتہہ آراستگی رذائل سے پیراستگی ظاہر ہوگی شغل بغیر تہوڑا تہوڑا کم ہو ہو کر بجاے اوسکے شغل بحق بیٹہہ جاویگا پہر اگر خدا نے چاہا اور نصیب بہی اچہے ہوئے تو دل خیال غیر سے بالکل صاف ہوکر ماسوی اللہ کو بہول جاویگا سبکو چہوڑ چہاڑ کر فقط ایک وحدہ لاشریک لہ کیطرف آجاویگا لا الہ الا اللہ پر قانع ہوجاوے گا ۵

چاہیئے الفت جانان سے سروکار فقط — منتخب عالم ہستی مین ہے اک یار فقط
قید الفت مین ہین فرہاد نہ مجنون باقی — ہم رہے دام محبت مین گرفتار فقط
فکر وصلت سے تو فارغ ہین خدا خیر کرے — منع الفت کے لیئے ہین مرے غمخوار فقط

جب یہہ حالت ہوجاویگی تو معرفت حقیقی کا دریچہ دل اخلاص منزل پر کہل جاویگا اب تک جو کچہہ کہ بطریق علم کے معلوم ہوا تہا وہ سب دیدۂ بصیرت مین مشہود و عیان ہونے لگے گا استدلال بداہت بنجاویگا حصول ضرورت ہوکر آجاویگا عالم اس علم سے معلوم تک پہونچ جاویگا جو کچہہ کتاب عزیز و سنت مطہرہ مین آچکا ہے دل اوسی مطلب پر جم جاویگا حقیت قول خدا اور رسول کا اعتقاد

جی مین سما جاویگا بدعت واہل بدعت سے نفرت کلی ہو جاویگی فسق وفجور سے وحشت بڑہنے لگیگی
ہر امروشد مین یہی جی چاہیگا کہ سوا قرآن وحدیث کے کوئی ذکر چرچا شغل نہو کسی کی بات پر کان
رکہا نجاویگا سر سے پاؤن تک اتباع سنت کے طفیل مین سراپا نور ہو جاویگا مجسم طہارت وتقدس
بنجاویگا لائق جوار حظیرۃ القدس ٹھہریگا سیر ریاض الریاحین جنت کی کرنے لگیگا دنیا کو ایک قیدخانہ
سمجھکر حضرات تجلی کا مشتاق رہیگا اب پانچون انگلیان گہی مین ہو گئین دنیا وآخرت دونون سنبہل
گئین کہو اب اور کیا چاہیے یہ رسالہ ایک ہفتہ مین باوقات قلیلۂ فرصت ۸ ار جمادی الاخرہ ۱۲۰۱ھ
کو بحمدہ تعالےٰ وعونہ تمام ہوا اے اللہ ؎

عمر بگذشت بمحرومی اگر روز پسین	ختم بدولت دیدار شود باکی نیست

رب انت ولیی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین واخر دعوانا
ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین
وشفیع العاصین وآلہ وصحبہ وعلینا معہم اجمعین

بسمہ

خاتمۃ الطبع رسالۂ فتح الباب از افتخار الشعراء حافظ محمد خان شیر سلمہ القدیر

تفاوتست میان شنیدن من وتو	تو بستن در ومن فتح باب می شنوم

ہم جو زمانہ کے انقلاب کو نظر غور سے دیکھتے ہین تو سلف سے آجتک کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی جسکی
تمام عمر ترقی کی حالت مین گزری ہو یا تمام زمانہ تنزل مین بسر ہوا ہو اگر دس بیس برس گہٹا ؤ ہے تو دس
بیس برس بڑہاؤ لیکن البتہ ہمارا اسلام اور علوم اسلام مدت ہاے دراز سے کچھ ایسی حالت مین ہین
کہ اگر بیان کیا جاے تو بجاے خود مرثیہ لکھنے کی نوبت آلے یا نوحہ کہنے کی ضرورت پڑے اگر کوئی
اہل درد ہے تو اوسکو استطاعت نہین اور اگر ذی استطاعت ہے تو اوسکو درد نہین پہر کام چلے
تو کیونکر چلے مگر ہم اللہ کا شکر کرتے ہین کہ اس زمانہ پر شور وفتن مین بھی بہ برکت ذات بابرکات حضور

نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد **صدیق حسن خان** بہادر دام عزہم واقبالہم
اتنا موقع حاصل ہے کہ ہم لوگ دین متین سے اجنبی نہین اور اسلام کے نام سے بہی آگاہ ہین
اللہ جل جلالہ نے حضور ممدوح کی ذات خجستہ صفات کو جامع دین و دول پیدا کیا ہے صدہا کتابین
تصنیف و تالیف کین اور لاکہون روپیہ اونکے طبع و اشاعت مین صرف کئے اور اکثر مفت تقسیم
فرمائین یہہ دعویٰ ہمارا محتاج دلیل نہین ایک عالم اسکا گواہ ہے بلکہ ہند سے لیکر تا بمکہ و مصر و روم
ہمارے بندگان حضور اس جد و جہد مین ضرب المثل و مشہور آفاق ہین اس زمانہ مین جو اکثر بندگان
خدا کو عقیدہ کی طرف سے ٹہیک نہ پایا تو باوجود کثرت مشاغل ملکداری و افکار کارفرمائی اس
کتاب لاجواب کو جو علم عقائد مین مغنی ہے تصنیف فرمایا ایک زمانہ بد دینی و کج آئینی مین ایک طرف
ہے اور ہمارے نواب نامدار کا قلم ہدایت رقم ایک طرف ہم دعا کرتے ہین کہ خدائے برحق حضور کی
عمر و دولت مین ترقی دے اور بندگان والا کے مساعی جمیلہ کو مقبول و مشکور فرمائے اور تہوڑے
ہی عرصہ مین رونق اسلام خاطر خواہ آنکھون سے دکہلائے آمین ثم آمین

قطعہ تاریخ

مرحبا مہر فلک مرتبہ صدیق حسن — تیرے اوصاف قلم بند کرون مین کیا تاب
قصر دولت پہ ترے بخت فریدون حاجب — تیرے دروازہ پہ اقبال سکندر بواب
تیرے دربار کا کمتر متعلق بہمن — تیرے سرکار کا ادنیٰ متوسل داراب
تیرے الطاف نمایان کی نہ غایت نہ شمار — تیرے اوصاف فراوان کی نہ کچہہ حد نہ حساب
کشت امید ترے ابر کرم سے سرسبز — باغ مقصود ترے رشح قلم سے سیراب
میرے آقا میرے محسن میرے سردار کریم — میرے مولیٰ مرے ذی مرتبہ میرے نواب
ضعف کو لطف سے تیرے ہی شرف قوت پر — عہد پیری ہے ترے وقت مین سرجوش شباب
ابر بیقدر کو نسبت جو ترے ہاتہہ سے دی — یہہ خدا جانے خطا کرتے ہین ہم یا کہ صواب
ساری مخلوق ترے لطف سے ہے عیش مین مست — جام در کار ہے انکو نہ صراحی نہ شراب
تیری ہیبت اگر اک ذرہ اثر دکہلادے — منتقل صلب سے رستم کے نہوئے سہراب

کیا لکھون دست کرم کو ترے حیران ہون مین
بحر بخشش کوئی کہتا ہی اسے کوئی سحاب

خوش عقیدونکو تری ذات سے آبادی ہی
اپنا سر کہائے نہ مانے جو کوئی خانہ خراب

نام تیرے وہ انوکہے ہین کہ دیکھے نہ سنے
حرز دین کو وہ یقین روح قلم جان کتاب

نغمۂ فکر سے تیرے ہون یہانتک معمور
چاہتا ہے مرا ہر تار رگ اک اک مضراب

اللہ اللہ مین ترے زور قلم کے صدقے
جاہلیت ہوئی معدوم تو بدعت نایاب

کچہہ اگر اسکا پتا ہی تو تری ذات سے ہی
ورنہ معدوم ہین اسلام کے سارے اسباب

کیا کتاب آپنے لکہی ہے یہہ سبحان اللہ
کہتے ہین علم عقائد کا جسے لب لباب

اسکا ہر حرف ہے تبیین شرح بسط مین فصل
اسکا ہر لفظ حسین خوبی تفصیل مین باب

اہل غفلت کو جگاتی ہے کہ غافل مت ہو
اپنے شائق کو سناتی ہی کہ فرصت دریاب

اکبر آباد سے مطبوع یہہ ہوکر نکلی
اس لیاقت سے کہ جسطرح کوئی گوہر ناب

تا بکے طول سخن ختم کرو نظم شہیر
اور بہی اپنے تمنا نیکو ہین تیرے احباب

سال ہجری سر اخلاص جہکا کر لکھو
خوب زیبا و پسندیدہ چہپی فتح الباب

خاتمة الطبع رسالۂ فتح الباب از سید جمیل احمد سہسوانی ملازم ریاست

نعت زیبا ہے مصطفا کے لئے	حمد شایان ہے کبریا کے لئے

بعد اسکے سامعین کو بشارت ہو اور ناظرین کو اشارت کہ ان دنون یہہ صحیفۂ کاملہ و عجالۂ نافعہ زاد آخرت کثیر المنفعت معلم عقائد ایمانی اصل الاصول کیش مسلمانی کاشف اسرار توحید و رسالت جامع براہین کتاب و سنت ہمہ تن لاجواب سراپا انتخاب موسوم بہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب تصنیف شریف و تالیف لطیف فرخندہ کیش افادت اندیش بحر زخار فضل و تبحر ابر مدرار مجد و تفاخر عارج معارج مکارم اخلاق ناہج مناہج بذل و انفاق قامع اساس شرک و بدعت حامی متبعین کتاب و سنت پشت پناہ ریاست نازشگاہ امارت در دریاے

صدق وصفا مہر سپہر مجد وعلا گردون قباب ہلال رکاب بدر کمال مشتری خصال خورشید شیم عطارد رقم بشر صورت ملک سیرت کان اقبال جان اجلال جناب مستطاب ہمایون خطاب نواب والاجاه امیر الملک سید **محمد صدیق حسن خان** بہادر دام لہ المجد والتفاخر مطبع فیض منبع مرجع انام مفید عام آگرہ مین خان والاشان لیاقت نشان محمد احمد خان صاحب کی کے حسن اہتمام سے چھپکر مشہور خاص وعام و مطبوع طبائع حق پسندان انام ہوا حق تو یہ ہے کہ اس صفت کی کتاب نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے اگر کہنے والے مبالغہ سے سحر حلال کہین تو کیا بعید ہے عبارت وہ دلچسپ ہے کہ دل ہی جانتا ہے مضامین ایسے نافع ہین کہ ہر ایک مانتا ہے خالص توحید واصل سنت کو اس کتاب سے ایسی مناسبت ہے جیسے بو کو گل سے کیف کو مل سے نیسان سے گوہر کو فلک سے اختر کو حرف نو نکو کتاب سے پرتو کو آفتاب سے گل کو باغ سے نور کو چراغ سے طرفہ یہ کہ ہر دعوی پہ دلیل قطعی موجود ہر قول پر برہان قوی وارد یارون نے عقائد دینیہ مین فلسفہ وکلام ومعقول کو ایسی آمیزش دی تھی گویا شریعت شریعت ہی نرہی تھی قربان مؤلف رہنمای بلاگردان اوسکی سعی رسا کے کہ دودھ کا دودھ پانی کا پانی کر دکھایا کافۂ انام کو بدعقیدگیون سے بچایا جزاہ اللہ خیرا عنی وعن سائر المسلمین ❊ **قطعہ تاریخ**

امیر الملک تیری شان وشوکت نے کیا ظاہر
امارت اسکو کہتے ہین ریاست ایسی ہوتی ہے

طلب سے بڑھ کے دنیا اور اوسپر معذرت کرنا
کرم ایسا کہین ہوتا ہے ہمت ایسی ہوتی ہے

عدالت کو تری آکر اگر نوشیروان دیکھے
کہے انصاف تو یہ ہے عدالت ایسی ہوتی ہے

لیا اجلال دین اقبال دنیا زور بازو سے
ملی کسکو یہ طاقت کس مین قوت ایسی ہوتی ہے

ترے قلب صفا آئین سے آئینہ کو کیا نسبت
جلا اوسمین کہین حضرت سلامت ایسی ہوتی ہے

اگر دیکھین ہزارون مین نظر سب کی پڑے تجپر
عدو کی خاک آنکھون مین وجاہت ایسی ہوتی ہے

ترے فیض ہدایت سے ہوا معلوم عالم کو
طریقت اسکو کہتے ہین شریعت ایسی ہوتی ہے

جو آتے ہین یہان جاہل وہ عالم بنکے جاتے ہین
اشاعت علم کی تیری بدولت ایسی ہوتی ہے

زمانہ کو ترے دیتے ہین نسبت صدر اول سے
ہر اک چھوٹا بڑا لیے بہرہ ور تصنیف سے تیری
لکھا کیا خوب نامہ تونے یہہ بابِ عقائد مین
مٹایا کس لطافت سے اصولی اختلافون کو
کہو اب فلسفی و اشعری و ماتریدی سے
مُبرہن ہے ہر اک قول اسکا سنت اور قرآن سے
ہوا یون فلسفہ دین سے جدا جون دودہ سے پانی
ہے معقول و کلام و فلسفہ کو دین سے کیا نسبت
یہہ وہ نامہ ہے جو دلمین جگہہ کرتا ہے عالم کے
ملے جاتے ہین لب آپسمین اسکے پڑہنے والونکے
صفائی مین ہی لفظون کے قیامت کے تکلف ہین
جمیل انصاف کی رو سے تم اسکے طبع کی تاریخ

جہان مین پیروی راہ سنت ایسی ہوتی ہے
اسے مقبولیت کہتے ہین شہرت ایسی ہوتی ہے
ترے خامہ کے مین قربان کتابت ایسی ہوتی ہے
حقیقت کہل گئی اصل شریعت ایسی ہوتی ہے
چلے آؤ ادہر راہِ ہدایت ایسی ہوتی ہے
کہان ہین منطقی دیکہین کہ حجت ایسی ہوتی ہے
کہلا اب شرع خالص اصل ملت ایسی ہوتی ہے
سُن اس نامہ کو توحید و رسالت ایسی ہوتی ہے
تصرف نام ہے اسکا کرامت ایسی ہوتی ہے
ولا شیرین کلامی کی حلاوت ایسی ہوتی ہے
یہہ سچ ہے سادہ و رنگین عبارت ایسی ہوتی ہے
کہو دین کے عقیدونکی ہدایت ایسی ہوتی ہے

۱۲ ھ ۰۲

قطعہ تاریخ فارسی منہ

این نامہ بود ہمہ تدلل
بنوشت جمیل سال طبعش

وین جملہ دلائلش یقینی ست
تنقیح عقیدہائے دینی ست

تقریظ از احمد خان صوفی مہتمم مطبع مفید عام آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

افتتاح کلام بنام حضرت ملک العلام کہ از مشت خاک صور گوناگون آفرید واز قطرہ آب در شاہوار بیدا کردہ از بطن صدف بیرون کشید آن صور ہاے زیبا را زیب انجمن آفرینش گردانید

و ازان لآلی آبدار تاج شاهان را زینت بخشید آن سرمایهٔ حسن و جمال یعنی انسان گنج عرفان را
بخلعت گرانمایه ولقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم مخلع ساخت و بانواع مراحم بے پایان
ولقد کرمنا بنی آدم بنواخت از انمیان یکے را بتکیٔ اریکهٔ قبول ساخته و دیگرے را
در زاویهٔ خمول انداخته پس رد و قبول بحکم مشیت اوست و خار و گل از یک چمن ارادت او

عزیزے که از درگهش سر بتافت — بهر در که شد هیچ عزت نیافت

یارب بهشت خاکم را عزت قبولی بخشش و مرا از در خود مران سر من بر در تو باشد نه بر در دیگران

یارب در خلق تکیه گاهم نکنی محتاج گدا و پادشاهم نکنی — موی سیهم سپید کردی زکرم با موی سپید رو سیاهم نکنی

و نعت حضرت سرور کائنات مفخر موجودات باعث ایجاد عالم سبب تخلیق هیژده هزار عالم محمد
مصطفی صلی الله علیه و آله وسلم از زبان انسان ضعیف البنیان چه آید و مداح خاکی بحبه الفاظ
او را سزا اید که خالق جزو کل خود ثنا گستر اوست و در قرآن مجید و فرقان حمید مدح ذات مطهر او
نخل امید عاصیان بامید شفاعت او تر و تازه و خاکساران تهیدست را از نامش مسرت بے اندازه
در صدف کون و مکان دری است یتیم و بهر امت خویش رحمت رب کریم ؎

محمد کازل تا ابد هرچه هست — بآرایش نام او نقش بست
ضمان دار عالم سیه تا سپید — شفاعت کن روز بیم و امید
قبائے دو عالم همه دوختند — وزان هر دو یک ذره او را فروختند
تهیدست سلطان پشمینه پوش — غلامی خرد پادشاهی فروش

امابعد از خویش بیخبر **صوفی** خسته جگر بخدمت ارباب علم و هنر عرضه میدهد که درین
زمان آفتاب اسلام برلب بام رسیده و صبح دین متین را وقت نماز شام پیش ازین مسلمانان
بعد از فرائض خود را باوراد و وظائف میداشتند و اکنون دل از فرائض نیز برداشته
همت بر طلب دنیا گماشتند نماز میگزارند الا کعبه را پس پشت میدارند ؎

پارسایان روے در مخلوق — پشت بر قبله میکنند نماز

زمانه ایست که هر مسلم را میزر اسلام بر دوش است اِلّا بالوان مختلفه نظر می آید و دو بیست
که در میان کفر و اسلام فرقے نمی نماید بندگان خدا بیشمار اند اِلّا بندهٔ مخلص کمیاب از ینجاست
که گفته اند مسلمانان در گور و مسلمانی در کتاب جاے عبرت است که مسلمانان از مسلمانی
گزشتند و قبله پرستان از قبله برگشتند هادیان در خود بر روے مردم بستند و غولان
بجاے اوشان نشستند ظلمت در بازار جهان دوکان خویش برچیده و نور هدایت
ازین دائره پا بیرون کشیده در هر گروه شرک و بدعت راه یافت و هر قوم از صراط المستقیم
سر بتافت از هزار یکے و در بسیار اندکے بر جادهٔ شرع مقیم است و متبع سنت سنیهٔ
حضرت رسول کریم که دیگران را احوال او براه راست می آرد و اقوال او اثر عظیم میدارد
بهر کلامیکه لب میکشاید دیگران را دل می رباید ؎

پند حکیم عین صلاح است و محض خیر	فرخنده بخت آنکه بگوش رضا شنید

الحمد لله علی احسانه که درین زمانهٔ پر آشوب که عالمی در هوا و هوس گرفتارست و خلقی بمرض جهیان
بیمار نواب عالی تبار والا دودمان مجتهد دوران مفسر قرآن مروج احکام شریعت قاطع شرک و
بدعت جناب اعلیٰ حضرت **نواب والاجاه امیر الملک سید محمد صدیق حسن
خان صاحب بهادر** لازال بالمجد والتفاخر دست حق پرست به نبض بیماران نهاد
و از نسخه هاے کتب معجون مفرح قلب بداد هر نسخهٔ کتاب دواے امراض دل است و سقمونیاے
جان مضمحل هر ورق کتاب روشن تر از ورق نقره و سطورش برنگ مشک ناب صدفاے صفحه بهتر
از طباشیر و نقاط حروف چون دانهٔ هیل تقویت بخش دماغ اولی الالباب از روزیکه اشاعت
این چنین کتب دینیات در ربع مسکون گردیده هزاران گمراهان را نقد هدایت بکف رسید
هر کسے چون مال غنیمت هر کتاب را بلا قیمت میگیرد و از طرف نواب والاجاه منت می پذیرد
شهرها از شهرت این کتب معمور هست و نظرها از مطالعهٔ این رساله جات پر نور راست میگویم
که این دستور سعادت منشور در زمان پیشین هم نبود که مصنفان تصانیف خود را در

اکناف عالم بلا قیمت تقسیم فرمایند وخفتگان خواب غفلت را بہ آب پند و نصایح بیدار نمایند
در کافۂ انام ازین کتب مفید عام سعادت فراوان رسید و ناظرین راہمین سرمایۂ دانش و بینش
حاصل گردید خداوند تعالےٰ عاملان حسنات را جزاے خیر بخشند و نواب ما را بدلالت چنین
امور خیر اجر عظیم عطا فرماید کہ الدال علی الخیر کفاعلہ حدیث نبوی است و آخر دعوانا ان الحمد
للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ
المکرمین ۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم **قطعہ فارسے**

للہ الحمد از سرِ الطاف
باده ریزد بجامِ ما نواب

ہست تالیف فیضِ آگینش
سرمۂ دیدۂ اولی الالباب

دامنِ خلق کرد مالا مال
ریزد از کلک گوہر نایاب

بیکشد پرده از رخِ الفاظ
ہر معنی نمید ہد جلباب

باغِ دین است ہر رسالۂ او
دیده از دیدنش بود سیراب

ہر ورق برگِ یاسمن بینی
نُقَط و حرفہا ز مشک و گلاب

از کتب ہاے خود بخلق جہان
وانماید رہ خطا و صواب

آفتابی است ذاتِ والایش
عقلِ ما ہرِ او چو اصطرلاب

من وہردم ثناے او بر لب
دور م الّا بزمرۂ اصحاب

مونسِ خلوتم خیالِ رخش
غمِ دوری نمی کند بیتاب

اندرین مطبع مفیدِ انام
شب و روزم رود بشغلِ کتاب

تازہ تالیف شد درین ایّام
در عقائد کتاب فتح الباب

تمت

تقریظ منظوم از محمد قادر علیخان فرزند اکبر احمد حسن خان صوفی

میر صدیق حسن خان بہادر نواب
آپکی جملہ تصانیف ہے رہبر ہمکو

ہر رسالہ ہے مضامین مین ہدایت آگین
تقویت ملتی رہی سب سے برابر ہمکو

سطر ہے جادۂ تسخیر تو ہر نور نقاط
کہکشان وہ ہے تو یہ صورت اختر ہمکو

شرح آیات واحادیث ہی ہر ایک کتاب
سب مطالب سے عیان دین پیمبر ہمکو

چھپ گئے جتنے رسالے بزبان اردو
ہر صحیفہ سے ملا قند مکرر ہمکو

یہ رسالہ جو عقائد مین لکھا ہے اس سے
فتح ابواب عقائد ہوئے اکثر ہمکو

طالب دین نبی کہتے ہین ماشاء اللہ
ان کتابون سے کھلے دین کے دفتر ہمکو

اپنے اعمال کی اصلاح کرین پڑھ کے کتاب
کہین توفیق تو دے خالق اکبر ہمکو

مختصر سی ہے کتاب اور ہزارون مضمون
بند کوزہ مین نظر آیا سمندر ہمکو

قلت الفاظ کی اور اونمین معانی کثیر
کردیا بندش مضمون نے ششدر ہمکو

خط گلزار مین لکھی ہی عبارت رنگین
سرخیان اسکی ہوئین لالۂ احمر ہمکو

سخت بے آب نظر آتے ہین در ثمین
آگے اس گنج گرانمایہ کے گوہر ہمکو

جتنے امراض ہین دلکے وہ ہوے دور اس سے
خون فاسد کے لیے سطر ہے نشتر ہمکو

سلسلہ نکلا ہے تقسیم کتب کا جب سے
مرحبا کہنے لگے خویش و برادر ہمکو

آپکے دامن دولت کو جو پکڑا ہمنے
لوگ سمجھے کہ ملا تخت سکندر ہمکو

خاکسارون کے لئے آپکا در ہے اکسیر
کب ہوس ہے کہ ملے دولت قیصر ہمکو

آل واصحاب نبی کی ہے محبت دل مین
تشنہ لب چھوڑینگے کب ساقی کوثر ہمکو

فہرست کتاب فتح الباب لعقائد اولی الالباب

صحت نامہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳	۲۱	ان	اون	۲۱	۱۴	سہی	بہی
۶	۲	بعیہ	بغیہ	"	۲۰	النیون	النبیون
۱۱	۱۸	یدعی	ندعو	۲۲	۳	نہوا	وہ نہوا
۱۶	۱۱	گیاست	کیاست	"	۲۱	فیما	فیہما
۱۷	۵	جسطرح	جسطرح کہ	۲۳	۶	خُلق	خَلق
"	۷	تشبیہہ	تشبیہ	۲۵	۴	فوق	لفظ فوق
"	۹	انسان	انسانی	"	۲۰	جر	جَبر
"	۲۱	توہے	تو یہہ ہے	۲۶	۳	عنداللہ	عند ربنا
۱۹	۴	قدبم	قدیم	۳۳	۱۶	ظاہر	طاہر

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۳۳	۱۷	انہون	اونہون	۵۹	۱۲	پہرسلیمان	پہرداؤد پہرسلیمان
۳۴	۱۲	ترنی	ترقی	۶۲	۵	وذریتہم	ذریتہم
۳۵	۹	بسنے	جسنے	۶۳	۹	اوسکی پیروی	اوسکو پہیردے
″	۱۰	ضم	صنم	۶۶	۶	غرانی	غزالی
″	۱۶	اَڈیان	اَدْیان	۶۷	۱۱	سان	بیان
″	۱۹	رذال	زوال	۶۹	۱۰	متی	مٹی
۳۶	۱۴	حاجت	کچہہ حاجت	۷۲	۱۸	یتبع	یتبغ
۳۸	۹	نام کا شخص	شخص کا نام	۷۳	۱	طلعت	اونکی
″	۱۲	بیناھا	بنیناھا	۷۷	۴	تفصیل	تفضیل
۳۹	۱۷	ی	ئ	۷۹	۱	سنان	سنان کے
۴۰	۱۲	العزیز	عزیز	″	۱۶	خلط	غلط
″	۱۴	سغیہہ	سفیہہ	۸۰	۲۱	بیٹہتے	بیٹہے
۴۳	۱۳	صبو	صبور	۸۱	۱۰	وہ	وہ سب
۴۶	۲	موجہہ	مواجہہ	۸۲	۵	اغتقاد	اعتقاد
″	۱۰	عمل سے	عمل سے حاصل	۸۴	۱	الام	لامٌ
″	۱۶	جیت	جہت	۹۰	۱۷	بہہ	یہہ
″	″	راے	رائی	۹۱	۱۹	لذت	تو لذت
۵۳	۱۷	اعلی	انی	۹۳	۱	داؤد	داوَ
۵۵	۱۹	جہود	جحود	″	۸	بالغۃٌ	یالغۃٌ
۵۷	۸	فقیہہ	فقیہ	″	۱۷	کہ سکی	کہ اسکی

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۹۳	۲۱	چیز	تین چیز	۱۰۸	۱۰	تکفر	نکفر
۹۴	۵	ستفیفد	ستفیضہ	۱۱۰	۷	اینجا	آنجا
۹۵	۱۸	تفاوت	تقاوت	〃	〃	سنت	نسبت
۹۷	۱۴	اُرواہ	رواہ	۱۱۲	۹	بات	باب
۱۰۰	۱	ہین	ہے	〃	۲۰	اسلام	سلام
۱۰۱	۸	بیٹھتاہے	بیٹھاہے	۱۱۴	۵	الزناوقۃ	الزنادقۃ
۱۰۳	۳	فاضل	فاصل	〃	۱۸	نایۃ	نائیۃ
۱۰۴	۲۰	ورہ	ذرہ	〃	۱۹	لقیۃ	نقیۃ
〃	۲۱	لیکر	دیکر	۱۱۵	۱	اخبر	واخبر
۱۰۵	۱۰	نشانی	نشانی ہے	〃	۲	ولا	والا
۱۰۷	۴	ماء	ما	۱۱۶	۱۰	عدوهم	عددهم
۱۰۸	۲	ورسالت	رسالت	〃	۱۹	بذلہ	نذلہ

تمت

تمام شد